

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۱
۲	مقدمہ	۳
۳	برصغیر میں فرقہ "غیر مقلدین" کی ابتداء	۵
۴	"غیر مقلدین" اپنے اکابر کی نظر میں	۷
۵	حافظ زبیر علی زئی غیر مقلد	۱۱
۶	علمائے دیوبند کے خلاف زبیر علی زئی کا تعصب	۱۳
۷	علی زئی کا بے ہودہ دواویلا	۱۴
۸	علماء غیر مقلدین کے ہاں علمائے دیوبند اہل توحید اور اہل السنّت والجماعت ہیں	۱۶
۹	علمائے دیوبند کے اصول و عقائد اکابرین غیر مقلدین کی نظر میں	۱۷
۱۰	علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی غیر مقلد کے الزامات	۱۹
۱۱	علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی غیر مقلد کے الزامات کے جوابات	۲۳
۱۲	(۱) عقیدہ "وحدۃ الوجود" اور علمائے دیوبند کا موقف	۲۵
۱۳	عقیدہ "وحدۃ الوجود" اور غیر مقلدین	۲۶
۱۴	علامہ ابن عربی رحمہ اللہ "غیر مقلدین" کی نظر میں	۲۸
۱۵	(۲) مسئلہ "امکان نظیر" پر علمائے دیوبند کا موقف	۳۴
۱۶	مسئلہ "امکان نظیر" اور غیر مقلدین	۳۴
۱۷	(۳) مسئلہ امکان کذب پر علمائے دیوبند کا موقف	۳۷
۱۸	مسئلہ "امکان کذب" اور "غیر مقلدین"	۳۸
۱۹	بریلویہ و دیوبندیہ اور مسئلہ امکان کذب	۳۹
۲۰	(۴) غیر اللہ سے استعانت	۴۲
۲۱	غیر اللہ سے استعانت اور "غیر مقلدین"	۴۴
۲۲	وظیفہ "یا عبد القادر شیعاً للہ" کا جواز "غیر مقلدین" کے ہاں	۴۸
۲۳	(۵) "جہمیہ" اور "مرجہ" سے موافقت کا الزام	۴۹
۲۴	"جہمیہ" اور "مرجہ" سے "غیر مقلدین" کی موافقت	۴۹
۲۵	غیر مقلدین کے عقائد	۵۱
۲۶	خدا کا ہر جگہ موجود ہونا	۵۱
۲۷	ایمان میں کمی و زیادتی	۵۴
۲۸	ارجاء اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	۵۵
۲۹	صفات باری تعالیٰ میں جائز تاویلات	۵۷
۳۰	(۶) اکابر پرستی اور غلو کا الزام	۶۰
۳۱	"غیر مقلدین" کی اکابر پرستی اور غلو	۶۰
۳۲	(۷) توہین حدیث و صحابہ کرام کا الزام	۶۳
۳۳	غیر مقلدین کی طرف سے صحابہ کرام کی گستاخیاں	۶۶
۳۴	غیر مقلدین کی طرف سے ائمہ مجتہدین کی گستاخیاں	۶۹
۳۵	غیر مقلدین کی طرف سے ائمہ حدیث کی گستاخیاں	۷۰
۳۶	ائمہ حدیث کے خلاف زبیر علی زئی غیر مقلد کی گستاخانہ زبان	۷۲
۳۷	غیر مقلدین کی طرف سے حدیث اور کتب حدیث کی توہین	۷۵
۳۸	(۸) اندھی تقلید کا الزام	۸۰
	مسئلہ تقلید اور غیر مقلدین	
۳۹	"شیعہ" اور "غیر مقلدین" کا "مسئلہ تقلید" میں اتفاق	۸۲
۴۰	(۹) "اہل حدیث" سے بغض کا الزام	۸۵
	"اہل حدیث" اور "غیر مقلدین"	
۴۱	(۱۰) ختم نبوت سے انکار کا الزام	۸۶
	حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی طرف سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت	
۴۲	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی پر الزام کا جواب	۹۲
۴۳	غیر مقلدین کا انکار ختم نبوت	۹۳
۴۴	(۱۱) گمراہی کی طرف داعی ہونے کا الزام	۹۵
	گمراہی کی طرف داعی دیوبندی یا غیر مقلدین	
۴۵	(۱۲) انکار حدیث کا الزام	۹۷
	حدیث کے متعلق علمائے دیوبند کا موقف	
	غیر مقلدین کا انکار حدیث	
	چند مشہور منکرین حدیث کا تعارف جو پہلے غیر مقلد تھے	
۴۶	(۱۳) نماز سنت کے خلاف پڑھنے کا الزام	۱۰۲
	غیر مقلدین کی طرف سے مسنون نماز کی مخالفت	
۴۷	(۱۴) علمائے دیوبند پر قرآن و حدیث کی غلط تاویلات اور تحریفات کا الزام	۱۰۷
	علمائے دیوبند پر قرآن و حدیث کی غلط تاویل کرنے کے الزام کا جواب	
۴۸	حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ پر آیت قرآنی میں تحریف کرنے کے الزام کا جواب	۱۰۸
۴۹	ال حدیث زبیر علی زئی غیر مقلد کے پیچھے نماز کا حکم	۱۰۹
۵۰	زبیر علی زئی کو مخلصانہ مشورہ !	۱۱۲

عرضِ ناشر

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين، سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين۔ انا بعد:

ہر دور میں اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں سے دین کی خدمت و نصرت کا کام لیتا ہے، ۱۸۵۷ء کے بعد کا زمانہ مسلمانانِ برصغیر کے علمی اور اخلاقی انحطاط کا دور ہے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو خدمتِ دین کی سعادت بخشی، علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تدریس، اخلاق و تربیت، اصلاح و ارشاد، تصنیف و تالیف اور مناظرہ و جہاد ہر شعبہ دین میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی، علمائے دیوبند کی ان خدمات سے سب سے زیادہ ڈراگریز حکومت کو تھا جو اپنی تمام قوت مسلمانوں کو بے دین بنانے پر لگا رہے تھے اس لئے انگریز نے علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے دینی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے اور عوام و خواص کو ان سے دور رکھنے کے لئے خود مسلمانوں میں اپنے مفید مطلب لوگوں کو اپنا الہ کار بنایا۔ انگریزی حکومت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے جو لوگ سامنے لائے گئے ان میں اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے شہرت دینے والے غیر مقلدین بھی ہیں۔

غیر مقلدین نے اپنے یومِ پیدائش سے آج تک اہل السنّت والجماعت دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ پر طعن و تشنیع کو اپنا مقصد حیات بنایا ہوا ہے۔

غیر مقلدین کے اس فرقہ میں زیر علی زئی، پیر داد، حضر و انک کا نام بھی نمایاں ہے جن کے زبان و قلم سے خیر القرون سے لے کر اس دور تک کے مخلص خادمانِ دین میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔ انہوں نے اپنے ایک رسالہ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ میں اہل بدعت کی پیروی کرتے ہوئے اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو جس انداز سے نشانہ

تقید بنایا، اپنے پیش روں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

یہ تحریر زبیر علی زئی کے علمائے دیوبند پر ان اعتراضات کی وضاحت ہے۔ اس تحریر میں جہاں زبیر علی زئی کے علمائے دیوبند پر اعتراضات کی وضاحت میں خود علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے ان کے عقائد کی وضاحت ہے وہیں سرکردہ غیر مقلدین کے حوالوں سے بھی ان مسائل میں غیر مقلد حضرات کے عقائد و نظریات پیش کیے گئے ہیں۔

غیر مقلدین چونکہ تقلید کو برا جانتے ہوئے اپنی غیر مقلدیت پر فخر کرتے ہیں اس لئے انہیں خود انہی کی پسند پر مختلف حوالہ جات کے تعارف میں ”غیر مقلد“ لکھا گیا ہے۔

”غیر مقلد“ حضرات میں بطور حوالہ کے ان حضرات کو پیش کیا جا رہا ہے جو زبیر علی زئی کے بقول ان کے استاذ یا ان کے اساتذہ کے مدوح ہیں تاکہ زبیر علی زئی صاحب اپنے قلم کے چھینٹوں کو ان اکابر غیر مقلدین پر اور اپنے آپ پر پڑتے ہوئے دیکھ کر اپنے رویہ پر غور کریں۔ اس تحریر کا مقصد تقید اور طعن و تشنیع نہیں بلکہ ان لوگوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ ان مخلص اکابر اور خادمانِ دین پر اس معصا بانہ رویہ کی وجہ سے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

برادرِ مولانا حافظ ظہور احمد اُسینی زید مجدہ، پوری جماعت اہل السنۃ علمائے دیوبند کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس مدلل رسالہ میں ”فتنہ زبیر علی زئی“ کا بھرپور تعاقب فرمایا۔ اس سے پہلے موصوف کی تین کتابیں: ”رکعات تراویح ایک تحقیقی جائزہ“، ”مسنون نماز تراویح“ اور ”چہل حدیث مسائل نماز“ عوام و خواص سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اور برادرِ مولانا حافظ ظہور احمد اُسینی دامت برکاتہم کی مزید تحقیقی تصانیف ”امام اعظم ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام“، ”ملازمہ امام اعظم ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام“ جس میں حافظ زبیر علی زئی کے افتراء کا مدلل، تحقیقی جواب ہے اور ”تناقضات اہل حدیث زبیر علی زئی“ جلد شائقین کے ہاتھوں میں ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

آخر میں حافظ زبیر علی زئی کے پیچھے نماز کا حکم خود غیر مقلدین خاص کر حافظ زبیر علی زئی کے

مذہبہ استاذ سید بدیع الدین شاہ راشدی کے فتویٰ سے واضح کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے اسلاف کی قدر کرنے اور ان کے اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نثار احمد الحسینی غفرلہ

۱۴۲۹ھ / مئی ۲۰۰۸

مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام، محلہ زاہد آباد، حضرو، انک۔

نام کتاب :- الْمُهَنْدُ الَّذِي يُبْنِي عَلَى غُنْقِ الْمُفْتَرِي

مؤلفہ :- مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی دامت برکاتہم

کمپوزنگ :- مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

”الارشاد کمپوزنگ سنٹر“، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک۔

ناشر :- مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم السلام، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک۔

طابع :- امی پریس، لاہور۔

قیمت :- 82/- روپے

سال طباعت :- ۱۴۲۹ھ / مئی ۲۰۰۸ء

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

مقدمہ

غیر مقلدین کی تاریخ

مذہب غیر مقلدین

اکابر غیر مقلدین کا اپنے مقلدین سے شکوہ

علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے علم و تقویٰ اور عقیدہ

و مسلک پر اکابر غیر مقلدین کی گواہی

زبیر علی زئی ایک متعصب غیر مقلد

زبیر علی زئی کے اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ

پر الزامات

الْمُهَنْدِلُ الدِّيُونَدِيُّ عَلَى عُنَى الْمُفْتَرِي

عُلَمَاءُ دُيُونَدِ قَسَمِهِمْ

زبیر علی زئی کے

الزَّامَاتُ فِي الْجَوَابَاتِ



حَافِظُ ظَهْرٍ أَحْمَدُ الْحُسَيْنِيُّ عَفْوُهُ

فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور، وفاق المدارس العربیہ، پاکستان



مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک، پاکستان

فون: 0572,311400

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم، وعلیٰ آلہ وأصحابہ
وأتباعہ أجمعین۔ أما بعد:-

برصغیر (پاک و ہند) میں جب سے اسلام آیا اور اسلامی حکومت قائم ہوئی، اس
وقت سے لے کر ۱۸۵۷ء (جب انگریز نے اسلامی اقتدار کا خاتمہ کر کے اپنی حکومت قائم کی)
یہاں کے سب مسلمان اہل السنۃ والجماعت خفی تھے۔ چنانچہ ”غیر مقلدین“ کے محقق اعظم
مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام
آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے
ہیں اس وقت سے آج تک لوگ خفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی
مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہاں تک
کہ ایک جم غفیر نے مل کر ”فتاویٰ ہندیہ“ یعنی فتاویٰ عالمگیری جمع
کیا اور اس میں شیخ عبدالرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے
بھی تھے“ ۱۔

انگریز نے اپنے اقتدار کو مضام کرنے کے لئے اپنی شاطرانہ پالیسی ”Divide
and Rule“ (لڑاؤ اور حکومت کرو) کے ذریعہ یہاں کے مسلمانوں میں افتراق
و انتشار پیدا کیا تاکہ مسلمانان ہند آپس میں الجھے رہیں اور جہاد اور آزادی کی طرف ان کی
توجہ نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس وقت کی ملکہ برطانیہ ”مسز وکٹوریہ“ نے اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ

مذہبی آزادی کا اعلان کیا تاکہ اہل اسلام ایک مذہب کی بندھن سے آزاد ہو جائیں اور ان کا شیرازہ بکھر جائے۔

نواب صاحب موصوف لکھتے ہیں:

ملکہ معظمہ (و کٹوریہ) کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا ہے۔

اس مادر پدر آزادی کی علمائے احناف نے مخالفت کی اور حکومت برطانیہ کے

خلاف علم جہاد بلند کیا، ان کا رد کرتے ہوئے اور مسلمانان ہند کی تحریک آزادی کو انگریز کی اصطلاح میں ”غدر“ سے تعبیر کرتے ہوئے نواب صاحب لکھتے ہیں:

اور یہ (مقلدین احناف) چاہتے ہیں کہ وہی تعصب مذہبی اور تقلید شخصی

اور ضد و جہالت آبائی جو ان میں چلی آتی ہے قائم رہے

اور جو آسائش رعایا ہند کو بوجہ آزادی مذہب گورنمنٹ (انگریز) نے

عطا کی ہے وہ اٹھ جائے اور امن باقی نہ رہے۔ سارے مسلمانان وغیرہ

ایک مذہب خاص کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا

گورنمنٹ (انگریز) پر ظاہر کریں اور جب موقع پاویں مثل زمانہ

غدر (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء) فساد برپا کریں۔

نیز لکھتے ہیں:

اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادی

مذہب کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادوں کے وقت

سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے۔

اس مذہبی بے راہ روی کی وجہ سے مسلمانان ہند میں جن فتنوں نے جنم لیا ان میں سب

سے خطرناک فتنہ ”غیر مقلدیت“ کا ہے۔ اس فتنہ کے کارپرداز اپنے آپ کو ”اہل حدیث“

کہلاتے ہیں۔ انگریز کے برصغیر میں آنے سے پہلے اس فتنہ کا یہاں کوئی وجود نہیں تھا۔
غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی کے خصوصی شاگرد مولانا محمد شاہ
جہاں پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے
میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل نا آشنا ہیں۔ پچھلے زمانے
میں شاذ و نادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں، مگر اس کثرت سے
دیکھنے میں نہیں آئے۔ بلکہ ان کا نام بھی ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا
ہے۔

اپنے آپ کو تو وہ اہل حدیث یا محمدی یا مؤجد کہتے ہیں۔ مگر مخالف فریق
میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لاندہب لیا جاتا ہے۔^۱

”غیر مقلدین“ اپنے اکابر کی نظر میں

غیر مقلدین کی ان بے اعتدالیوں کی وجہ سے خود ان کے اپنے اکابرین بھی ان کے
خلاف صدائے احتجاج بلند کیے بغیر نہ رہ سکے۔

مولانا عبدالحق خانپوری جو مولانا نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کے شاگرد اور مقتدر
غیر مقلد عالم ہیں، لکھتے ہیں:

اس زمانے کے جھوٹے اہل حدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین
جو حقیقت مآجاء الرسول سے جاہل ہے وہ صفت میں وارث اور خلیفہ
ہوئے ہیں روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب
اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف
اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہل حدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل

ہیں ملاحدہ اور زندقہ منافقین کے بعینہ مثل تشیع کے.....

مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی اور حسینؑ کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کے کرگالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد اور زندقہ پھیلائیں کچھ پروا نہیں۔ اسی طرح ان جہال بدعتی کا ذب اہل حدیثوں میں ایک دفع رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کو تنگ کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر بدعتی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلا دے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں، بجیں بھی نہیں ہوتے۔ ۱۔

غیر مقلدین کے اکابر میں سے علامہ وحید الزمان غیر مقلد مترجم صحاح ستہ لکھتے ہیں: ۲۔ اپنے ”غیر مقلد“ بھائیوں کی اس روش کا شکوہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی

۱۔ ”النوحید والسنة فی رد اہل الالحاد والبدعة“ (ص ۲۶۲) ۲۔ تعارف علامہ وحید الزمان ”غیر مقلد“ موصوف جو کہ کتب ”صحاح ستہ“ کے مترجم اور اکابرین علمائے غیر مقلدین میں سے ہیں۔ غیر مقلدین کے شیخ العرب والعجم مولانا بدیع الدین راشدی غیر مقلد (جنہیں زیر علی زئی اپنا استاد قرار دیتے ہیں) ان کے تعارف میں لکھتے ہیں: نواب عالی جناب عالم باعل فقیہ وقت، محبت السنہ وحید الزمان بن مسیح الزمان الدکنی (ہدایت المستقیم ترجمہ فتح الحمید ص ۱۰۳) مولانا عبد اللہ روپڑی غیر مقلد ان کو محدث حیدر آباد اور مترجم صحاح سبعہ قرار دیتے ہیں۔ (فتاویٰ اہل حدیث ۲/۲۳) مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد نے ان کو اپنے شیخ اہل مولانا نذیر حسین دہلوی کے خصوصی تلامذہ میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۲۸۲) عبد الرشید عراقی غیر مقلد نے بھی ان کو مولانا نذیر حسین کے تلامذہ میں ذکر کیا ہے، اور ان علمائے اہل حدیث میں شمار کیا ہے۔ (”اہل حدیث کے چار مرکز“ ص ۳۸)

نیز ان کے بارے میں تصریح کی ہے کہ انہوں نے نواب صدیق حسن خان (غیر مقلد) کے حکم سے صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک ماسوا جامع ترمذی کے اردو تراجم کیے۔ (ایضاً ص ۶۰)

آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پروا نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی، قرآن کی تفسیر، صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعضے عوام اہل حدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہل حدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے۔ باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افتراء سے پاک نہیں کرتے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں، بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں، شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔

علامہ وحید الزمان غیر مقلدان نام نہاد اہل حدیث کی مختلف اقسام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بعضے اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ بعضے کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترک تقلید کے انہوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی تقلید بھی ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کر لو۔ بعضے اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوایان دین پر جیسے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ

ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ بعضے شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادہ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں مسلمانوں کو ذرہ ذرہ سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر اور مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوئی ہے۔ بعضے اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید سے بھاگے لیکن ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور مولوی اسماعیل صاحب دہلوی اور نواب صدیق حسن خان مرحوم کی تقلید اندھا دہند کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے: فَرَمْنِ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيزَابِ، یا صُلَّتْ عَلٰی الْاَسْعَدِ وَبَلَّتْ عَنِ النَّقْدِ ۱۔

بزرگ غیر مقلد عالم مولانا عبد الجبار غزنوی مرحوم لکھتے ہیں:

ہمارے اس زمانہ میں ایک فرقہ نیا کھڑا ہو ہے جو اتباع حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور در حقیقت وہ لوگ اتباع حدیث سے کنارے ہیں، جو حدیثیں کہ سلف و خلف کے ہاں معمول بہا ہیں ان کو ادنیٰ سی قدح اور کمزور جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں اور صحابہ کے اقوال و افعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور بے نور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور ان پر اپنے بیہودہ خیالوں اور بیمار فکروں کو مقدم کرتے ہیں اور اپنا نام محقق رکھتے ہیں حاشا وکلا، اللہ کی قسم یہی لوگ ہیں جو شریعت نبویہ (کی حد بندی) کے نشان کو گراتے ہیں اور ملت حنفیہ کی بنیادوں کو کہنہ کرتے ہیں اور سنت مصطفویہ کے نشانوں کو مٹاتے ہیں احادیث مرفوعہ کو چھوڑ رکھا ہے اور متصل الاسناد آثار کو پھینک دیا ہے اور ان کے دفع کرنے کے لئے وہ

حیلہ بناتے ہیں کہ جن کے لئے کسی یقین کرنے والے کا شرح صدر نہیں ہوتا اور نہ کسی مومن کا سر اٹھتا ہے ۱۔

مولانا داؤد غزنوی مرحوم سابق امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان کے صاحبزادے پروفیسر ابو بکر غزنوی ”غیر مقلد“ اپنے ایک مضمون ”فاران کی وادی تک“ میں لکھتے ہیں:

مجھے معاً مولانا (ابوالکلام) آزاد کا اہل حدیثوں کے بارے میں وہ فقرہ یاد آیا: ان پتھروں کو اگر میں ہزار برس بھی تراشتا ہوں تو ان سے انسان کا بچہ تو پیدا نہیں کر سکتا ۲۔

قارئین: ”غیر مقلدین“ کے اکابرین کے ان اقتباسات سے واضح ہو گیا کہ فرقہ غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) کا مقصد امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا اور اکابرین امت پر طعن و تشنیع کر کے عوام کو ان سے متنفر کرنا ہے تاکہ عوام ان سے متنفر ہو کر اسلام کو بھی چھوڑ بیٹھیں۔

حافظ زبیر علی زئی غیر مقلد

حافظ زبیر علی زئی ساکن پیرداد، ضلع انک۔ بھی ان ہی غیر مقلدین میں سے ہیں جن کا تعارف اکابرین غیر مقلدین کی زبان سے کرایا گیا ہے۔ موصوف بھی اسی مشن پر گامزن ہیں جس کی نشاندہی اکابرین غیر مقلدین کے بیانات میں کی گئی ہے۔ فروغی اور اختلافی مسائل میں انتہائی غلو کرنا اور بات بات میں ائمہ مجتہدین کو کذاب، متروک اور دیگر انتہائی نازیبا الفاظ سے مطعون کرنا موصوف کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ آئمہ احناف اور بالخصوص اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے ساتھ دشمنی اس کا شیوہ ہے۔

علمائے دیوبند کی دینی خدمات کا زمانہ معترف ہے۔ خود غیر مقلدین کے

۱۔ ”فتاویٰ علمائے حدیث“ (۸۰/۷) بحوالہ: ”حدیث اور اہل حدیث“ (ص ۱۰۳) ج ۲ ”فاران کا سلور جوبلی

نمبر ۲۱۶“ سال ۱۹۸۶ء بحوالہ: ”آثار التشریح“ (۱/۳۹۶)

مشہور مؤرخ مولانا امام خان نوشہروی علمائے دیوبند کی دینی خدمات بالخصوص خدماتِ حدیث کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے، اور جس میں ان دونوں حدیث کا تذکرہ گویا

گفتہ آید در ”حدیث“ دیگراں

اس کے بانی جناب مولانا محمد قاسم صاحب نے شاہ عبدالغنی صاحب (خلف حضرت حجتہ اللہ) سے حدیث پڑھی، اور اندازہ کر لیجئے کہ دیوبند کا سلسلہ تحدیث ایک طرف کشمیر کی پرفضا وادیوں میں پھیل رہا ہے تو دوسری طرف ساحل سمندر کے دوش پر ڈابھیل (سورت) میں ان دونوں سمتوں کے درمیانی حصہ میں قال رسول اللہ ﷺ کی کتنی مجلسیں قائم ہوں گی ۱۔

زیر علی زئی صاحب کو علمائے دیوبند رحمہم اللہ سے نہ جانے کا ہے کا بیر ہے کہ علمائے دیوبند کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں اور زبردستی ان مبارک ہستیوں کو اہل بدعت کے زمرہ میں شمار کرانے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

ع بریں عقل و دانش بیا ید گریست

علمائے دیوبند کے خلاف زیر علی زئی کا تعصب

زیر علی زئی کا علماء اہل السنۃ والجماعت دیوبند کے خلاف تعصب ملاحظہ کریں کہ انہوں نے ایک کتابچہ لکھا ہے:

”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ اس کتابچہ میں انہوں نے اہل بدعت کے فرقوں

(بریلوی وغیرہ) کا تذکرہ کرنے کے بجائے صرف علمائے دیوبند پر کیچڑ اچھالا ہے کہ

نعوذ باللہ

علمائے دیوبند بدعتی ہیں اور ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے ۱۔

یہ علی زئی کا علمائے حق پر افتراء ہے اور ان کے تعصب کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ورنہ خود ان کے اکابر نے حضرات دیوبند کے پیچھے نماز پڑھنا جائز کہا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے محدث اعظم مولانا عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں:

اگر کوئی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو ہو جائے گی ۲۔

بلکہ ان کے فرقہ ”غیر مقلدین“ کے نزدیک خارجیوں اور رافضیوں جیسے کٹر اہل بدعت کے پیچھے بھی نماز جائز ہے۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں:

اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے اُن کے پیچھے نماز میں اقتداء صحیح رکھی ہے ۳۔

بلکہ اس فرقہ ”غیر مقلدین“ کے اکابرین نے مرزائیوں کو بھی اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مسلم فرقوں میں سے رافضی، خارجی، معتزلہ، جمہی، قادیانی، عرشی، فرشی وغیرہ..... ۴۔

نیز مولانا امرتسریؒ نے فتویٰ دیا تھا کہ:

مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے، اور آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھی تھی ۵۔

اب جبکہ زیر علی زئی صاحب کے فرقہ کے نزدیک رافضی، خارجی، جمہی اور مرزائی

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۳۱) ۲۔ ”فتاویٰ اہل حدیث“ (۹۶/۱)

۳۔ ”لغات الحدیث“ (ج ۱، کتاب ”ذ“، مادہ دین) ۴۔ ”مظالم روپڑی“ (ص ۳۷)

۵۔ ”فیصلہ مکہ“ (ص ۳۶) از: مولانا عبدالعزیز غیر مقلد

وغیرہ سب اہل باطل اسلامی فرقوں میں شامل ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز جائز ہے تو پھر علی زئی کا علمائے دیوبند کے خلاف فتویٰ بازی کرنا محض جہالت اور تعصب نہیں تو کیا ہے؟

زبیر علی زئی کا بے ہودہ واویلا

زبیر علی زئی ایک طرف یہ فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند، العیاذ باللہ۔ بدعتی ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، جب کی دوسری طرف یہ واویلا بھی کرتے ہیں کہ دیوبندیوں کے اسلاف نے اہل حدیث کے خلاف ”نَظْمُ الْمَسَاجِدِ بِاخْرَاجِ الْوَهَابِيِّينَ عَنِ الْمَسَاجِدِ“ نامی رسالہ لکھ کر اہل حدیث کو مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر غیر مقلدین کی علمائے دیوبند کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو پھر ان لوگوں کا دیوبندی مساجد میں جانے کا مقصد سوائے شرارت اور فتنہ فساد کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

لھذا ایسے اہل شر سے مساجد کو پاک رکھنے کے لئے اگر کسی اہل علم نے مذکورہ بالا رسالہ لکھا ہے تو اس پر زبیر علی زئی وغیرہ ”غیر مقلدین“ کو آگ بگولہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور زبیر علی زئی صاحب کی تسلی کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ الحمد للہ علمائے دیوبند کی مساجد نمازیوں سے آباد ہیں، اور ان کی آبادی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْهُمْ۔

لھذا اگر غیر مقلدین کا ”شِرْذِمَةٌ قَلِيلَةٌ“ علمائے دیوبند کی مساجد میں نہ بھی آئے

تو ان

مساجد کی آبادی پر کوئی فرق نہیں پڑھے گا بلکہ ان کے نہ آنے ہی میں خیر ہے۔

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۲۵)

زیر علی زئی صاحب نے ”بدعتی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا حکم“ نامی رسالہ لکھ کر فضول
 اپنا وقت ضائع کیا ہے کیونکہ ان کو کسی نے بھی دیوبندی مساجد میں آکر دیوبندی امام کے پیچھے
 نماز پڑھنے کی نہ دعوت دی اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔

فرقہ ”غیر مقلدین“ کے نزدیک بھی علمائے دیوبند رحمہم اللہ اہل التوحید اور اہل السنّت ہیں۔

زبیر علی زئی نے اگرچہ تعصب اور جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل حق کی مبارک جماعت علمائے دیوبند کو اہل السنّت والجماعت سے خارج کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے۔

لیکن ان کے اکابر دیوبندیوں کو اہل التوحید اور اہل السنّت والجماعت ہی سمجھتے ہیں۔ مثلاً غیر مقلدین کے مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ غیر مقلد کے دست راست مولانا عبد اللہ ثنائیؒ غیر مقلد سابق ناظم تبلیغ ”جماعت اہل حدیث“، پنجاب نے دیوبندیوں کو صراحتاً اہل توحید قرار دیا ہے ۲۔

اسی طرح مولانا عبد اللہ روپڑی (م ۱۹۶۴ء) جو غیر مقلدین کے محدث اعظم کہلائے جاتے ہیں، مولانا حسین بٹالوی، مولانا عبدالرحمن مبارکپوری وغیرہ علمائے غیر مقلدین ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۳۔

موصوف اپنے ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں:

احناف دیوبندی اہل السنّت میں شامل ہیں ۴۔

اب علمائے غیر مقلدین کی زبان سے بھی دیوبندیوں کا اہل التوحید اور اہل السنّت والجماعت ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

ع وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

لیکن علی زئی وغیرہ جیسے اہل حدیثوں کو تو ان کے اکابرین بھی جھوٹے اور بدعتی اہل حدیث قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔ اب ان کا کیا بنے گا؟۔

۱۔ ”امین اوکاڑوی کا تقاب“ (۲۹) ج ۲ ”رسائل ثنائیہ“ (ص ۲۰۷) ج ۲ ”فتاویٰ اہل حدیث“ (۱۸/۱)

۲۔ ایضاً (۶/۱)

علمائے دیوبند کے اصول و عقائد اکابر غیر مقلدین کی نظر میں
 زیر علی زئی نے اہل السنّت والجماعت دیوبند اور غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث)
 کے درمیان اختلاف کی بنیادی وجہ یہ بیان کی ہے کہ
 ”ہمارے اور دیوبندیوں کے عقائد و اصول میں فرق ہے“ ۱۔

نیز زیر علی زئی نے علمائے دیوبند کے عقائد کو خطرناک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ
 ”ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے“ ۲۔

لیکن اس کے برعکس ان کے اکابر کا نظریہ و عقیدہ یہ ہے کہ علمائے دیوبند کے عقائد و اصول
 قرآن و حدیث سے لیے گئے ہیں۔

مشہور غیر مقلد مولانا محمد جونا گڑھی (م ۱۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:
 ملک ہند کے سنی مسلمانوں کے دو بڑے بڑے فریق یعنی حنفی اور اہل حدیث
 تو متفق ہو جائیں جو اصولاً قریب قریب ایک ہیں ہاں البتہ بعض فروعات
 میں اختلاف ہے ۳۔

تنبیہ: علی زئی صاحب (جو حضرات علمائے دیوبند کو حنفی ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں) کی
 تسلی کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ! حضرات دیوبند کچے حنفی ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین کے شیخ
 الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری طاہفہ دیوبندیہ کو احناف میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
 دیوبندی حنفی کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ جو شخص مسائل فقہیہ میں امام ابوحنیفہ
 رحمہ اللہ کا پیرو ہو۔ کتب فقہ کے علاوہ کسی قسم کے رسم رواج کو داخل مذہب
 نہ سمجھے ۵۔

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

ع

۱۔ ”ماہنامہ الحدیث“ (۲۲، ۲۳، ۲۴) ج ۲ ”بدعتی کے پیچھے ناز کا حکم“ (۱۳) ج ۳ ”دلائل محمدی“ (۲ ص)

۲۔ ”امین اکاؤنٹی کا تقاب“ (۲۹ ص) ۵۔ ”مظالم روپڑی“ (۵۶ ص)

مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی (م ۱۳۸۲ھ) جو ایک مقتدر غیر مقلد عالم ہیں، اور مولانا عطاء اللہ حنیف (کہ جن کو زبیر علی زئی اپنا استاذ قرار دیتے ہیں) اور دیگر مشاہیر علمائے غیر مقلدین کے استاد ہیں، فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ ہمارے نزدیک جب تک کوئی شخص پورا کلمہ توحید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہ پڑھے گا وہ مسلمان نہیں کیونکہ اسلام میں جہاں اقرار توحید الہی ضروری ہے وہاں اقرار رسالت محمد ﷺ بھی ضروری اور لازمی امر ہے۔ اور جیسے وجود باری کا ماننا ضروری ہے ویسے ہی اس کی جملہ صفات ثبوتیہ و سلبیہ کا اقرار بھی لازمی امر ہے اور اس کی جملہ صفات کمالیہ مخصوصہ میں کوئی مخلوق اس کی سہیم و شریک نہیں۔ چاہے وہ مخلوق نبی ہو یا ولی یا دیوی ہو یا پری اور اس کی ذات ساتویں آسمانوں کے اوپر عرش عظیم پر ہے۔ تاہم اس کا علم ہر جگہ ہے۔ وہ سب کو دیکھتا ہے اور سب کی باتیں سنتا ہے۔ یہاں تک کہ چیونٹی کے پیر کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ اس کی قدرت و سطوت ہر ایک چیز پر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ اور جو چاہے گا سو کرے گا اور جو چاہا سو کیا۔ عبادت و بندگی اسی ذات واحد کے لئے ہے۔ وہی اپنے بندوں کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ وہی نفع نقصان کا مالک ہے۔ جو شخص خدائی صفات مخصوصہ کو کسی نبی یا دیوی پری میں خیال و اعتقاد کرے گا وہ ہمارے نزدیک مشرک ہے۔ ہم تمام صفات خدائے تعالیٰ کو جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں بلا کیف و بلا تشبیہ و بلا تاویل و تعطیل تسلیم کرتے ہیں اور ان پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں۔ جیسے سَمِعَ وَ بَصُرَ وَ يَدُ قَدَمٌ وَ ضَحِكَ وَ تَعَجَّبَ وغیرہ۔ اور قریب قریب یہی اعتقاد دیوبندی حضرات کا ہے ۲۔

نیز ان مذکورہ عقائد کے بارے میں لکھتے ہیں:

واقعہ یہ ہے کہ اہل حدیث کے جملہ عقائد وہی ہیں جو بطریق محدثین صحیح سند و قوی دلیل قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔^۱

پس جب بقول مولانا کھنڈیلوی اہل حدیث کے جملہ عقائد قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرات علمائے دیوبند کے عقائد بھی یہی ہیں تو معلوم ہوا کہ خود غیر مقلدین کے نزدیک علمائے دیوبند کے عقائد بھی قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ لہذا زبیر علی زئی صاحب کا ان عقائد کو خطرناک اور شدید بدعت قرار دینا دراصل بقول اپنے اکابر قرآن و حدیث پر طعن کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی کے الزامات

زبیر علی زئی صاحب نے اپنے زعم کے مطابق جن عقائد کو ذکر کر کے علمائے حقہ طائفہ دیوبندیہ کو اہل السنۃ والجماعت سے خارج کر کے اہل بدعت میں داخل کیا وہ ان کے الفاظ میں یہ ہیں:

- (۱) عقیدہ وحدت الوجود (۲) امکان نظیر (۳) امکان کذب (۴) غیر اللہ سے استمداد (۵) جسمیہ و مرجہ کی موافقت (۶) اکابرستی اور غلو (۷) گستاخیاں (۸) اندھی تقلید (۹) اہل حدیث سے بغض (۱۰) ختم نبوت پر ڈاکہ (۱۱) گمراہی کی طرف اعلانیہ دعوت (۱۲) انکار حدیث (۱۳) نماز بھی خلاف سنت (۱۴) قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں اور تحریفات ۲۔

زبیر علی زئی جس طرح دین اسلام سے جاہل ہیں ایسے ہی اپنے مسلک سے بھی

ناواقف ہیں اور انہیں اپنے گھر کی بھی خبر نہیں کہ وہ جو عقائد علمائے دیوبند کی طرف منسوب کر رہے

۱۔ ”خاتر اختلاف“ (ص ۱۱۵) ۲۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“، ”ماہنامہ الحدیث“، حضرو، وغیرہ۔

ہیں وہی عقائد بلکہ ان سے بڑھ کر خود ان کے اپنے اکابر میں بڑی آب و تاب سے موجود ہیں۔

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر

دیکھ غافل اپنی آنکھ کا ذرا شہتیر بھی

زبیر علی زئی کے مذکورہ الزامات کی حقیقت، علمائے دیوبند کا موقف اور خود زبیر علی زئی

کے اپنے اکابر غیر مقلدین کی تصریحات ملاحظہ فرمائیے۔

علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات

علمائے دیوبند رحمہم اللہ کا عقیدہ و مسلک

علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے عقیدہ و مسلک پر اکابر
غیر مقلدین کی گواہی

زبیر علی زئی اور دوسرے غیر مقلدین کی گستاخانہ زبان



﴿۱﴾ عقیدہ وحدت الوجود

زیر علی زئی کی طرف سے علمائے دیوبند پر لگائے جانے والے الزامات میں پہلا عنوان ”وحدت الوجود“ ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زیر علی زئی کے الزام کے جواب سے پہلے علمائے دیوبند کے ہاں ”وحدت الوجود“ کا مفہوم بیان کیا جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم عقیدہ ”وحدت الوجود“ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وحدت الوجود“ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں حقیقی اور مکمل وجود صرف ذاتِ باری تعالیٰ کا ہے، اس کے سوا ہر وجود بے ثبات، فانی اور نامکمل ہے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ ایک نہ ایک دن فنا ہو جائے گا، دوسرے اس لئے کہ ہر شئی اپنے وجود میں ذاتِ باری تعالیٰ کی محتاج ہے، لہذا اشیاء ہمیں اس کائنات میں نظر آتی ہیں، انہیں اگرچہ وجود حاصل ہے، لیکن اللہ کے وجود کے سامنے اس وجود کی کوئی حقیقت نہیں، اس لئے وہ کالعدم ہے۔

اس کی نظیریوں سمجھئے جیسے دن کے وقت آسمان پر سورج کے موجود ہونے کی وجہ سے ستارے نظر نہیں آتے، وہ اگرچہ موجود ہیں، لیکن سورج کا وجود ان پر اس طرح غالب ہو جاتا ہے کہ ان کا وجود نظر نہیں آتا۔

اسی طرح جس شخص کو اللہ نے حقیقت شناس نگاہ دی ہو وہ جب اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی معرفت حاصل کرتا ہے تو تمام وجود اسے ہیج، ماند، بلکہ کالعدم نظر آتے ہیں، بقول حضرت مجدد و برحمہ اللہ:

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے

تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا ۱

مسئلہ وحدت الوجود کا صحیح مفہوم ملاحظہ کر لینے کے بعد اب زیر علی زئی نے علمائے دیوبند کو بدنام کرنے کے لئے اس کا جو غلط مفہوم بیان کیا ہے وہ ملاحظہ کریں۔
چنانچہ زیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

دیوبندی حضرات اس وحدت الوجود کے قائل ہیں جس میں خالق و مخلوق، عابد و معبود، اور خدا و بندے کے درمیان فرق مناد یا جاتا ہے۔

حالانکہ یہ زیر علی زئی کا تعصب یا تجاہل عارفانہ ہے کہ ”وحدت الوجود“ میں خالق و مخلوق اور عابد و معبود میں فرق نہیں رہتا۔ ورنہ جس عقیدہ وحدت الوجود کو وہ غلط ثابت کر رہے ہیں اسی عقیدہ کے خود ان کے اپنے اکابر بھی قائل ہیں اور اس کو وہ قرآن و حدیث سے ماخوذ مانتے ہیں۔
عقیدہ ”وحدت الوجود“ اور غیر مقلدین

مثلاً غیر مقلدین کے محدث اعظم مولانا عبداللہ روپڑی (م ۱۹۶۴ء) ”عقیدہ وحدت الشہود“ اور ”عقیدہ وحدت الوجود“ کو صحیح قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

توحید حالی ”وحدت الشہود“ ہے اور توحید الہی ”وحدۃ الوجود“ ہے۔ یہ اصطلاحات زیادہ تر متاخرین صوفیاء (ابن عربی وغیرہ) کی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ متقدمین کی کتب میں نہیں۔ ہاں مراد ان کی صحیح ہے۔ توحید ایمانی اور توحید علمی تو ظاہر ہے توحید حالی کا ذکر اس حدیث میں ہے: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنْكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانَّهُ يَرَاكَ۔ یعنی خدا کی اس طرح عبادت کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ یہ حالت چونکہ اکثر طور پر ریاضت اور مجاہدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے یہ عقل سے سمجھنے کی شئی نہیں ہاں اس کی مثال عاشق و معشوق سے دی جاتی ہے۔ عاشق جس پر معشوق کا تخیل اتنا غالب ہوتا ہے کہ تمام اشیاء اس کی نظر میں کالعدم ہوتی

ہیں۔ اگر دوسری شئی کا نقشہ اس کے سامنے آتا ہے تو محبوب کا خیال اس کے دیکھنے سے حجاب ہو جاتا ہے گویا ہر جگہ اس کو محبوب ہی محبوب نظر آتا ہے خاص کر خدا کی ذات سے کسی کو عشق ہو جائے تو چونکہ تمام اشیاء اور آثار اور صفات کا مظہر ہیں اس لئے خدائی عاشق پر اس حالت کا زیادہ اثر ہوتا ہے یہاں تک کہ ہر شے سے اس کو خدا نظر آتا ہے وہ شئی نظر نہیں آتی جیسے شیشہ دیکھنے کے وقت چہرے پر نظر پڑتی ہے نہ کہ شیشہ پر..... الخ ۱۔

اور توحید الہی (یعنی وحدۃ الوجود) کا صحیح مفہوم بیان کرتے ہوئے مولانا روپڑی لکھتے ہیں:

صحیح راستہ اس میں یہ ہے کہ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ سوائے خدا کہ کوئی شئی حقیقیہ موجود نہیں اور جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ محض توہمات ہیں جیسے ”سوفسطاویہ“ فرقہ کہتا ہے کہ آگ کی گرمی اور پانی کی برودت وہی اور خیالی چیز ہے تو یہ سراسر گمراہی ہے۔ اور اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ موجودہ انسانی ایجادات کی طرح نہیں کہ انسان کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہتی ہیں بلکہ ان کا یہ وجود خدا کے سہارے پر ہے اگر ادھر سے قطع تعلق فرض کیا جائے تو ان کا کوئی وجود نہیں۔ تو یہ مطلب صحیح ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بجلی کا کرنٹ (برقی رو) تمقوں کے لئے ہے۔ گویا حقیقت میں اس وقت بھی ہر شئی فانی ہے مگر ایک علمی رنگ میں اس کو سمجھنا ہے اور ایک حقیقت کا سامنے آنا ہے۔ علمی رنگ میں تو سمجھنے والے بہت ہیں مگر حقیقت کا اس طرح سامنے آتا ہے جیسے آنکھوں سے کوئی شئی دیکھی جاتی ہے یہ خاص ارباب بصیرت کا حصہ ہے گویا قیامت والی فنا اس وقت ان کے سامنے ہے۔ پس آیت کریمہ: کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔ ان کے حق میں نقد ہے نہ ادھار ۲۔

غیر مقلدین کے دیگر اکابرین نواب صدیق حسن خان اور علامہ وحید الزمان وغیرہ بھی عقیدہ وحدت الوجود کو درست و صواب قرار دیتے ہیں ۱۔

بنابریں علی زئی کا اپنے اکابرین جو بڑے شد و مد کے ساتھ عقیدہ وحدت الوجود کو صحیح قرار دے رہے ہیں کو چھوڑ کر علمائے دیوبند پر طعن زنی کرنا اور اس کا غلط مطلب بیان کرنا محض ان کی حماقت اور جہالت ہے۔

۲۔ اپنا چہرہ اگر تم کبھی دیکھتے پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

علامہ ابن عربیؒ اور غیر مقلدین

امام الصوفیاء علامہ ابن عربیؒ (م ۶۳۸ھ) عقیدہ وحدت الوجود کے قائلین میں سے ہیں، ان کی مراد نہ سمجھنے یا ان کی کتب میں بعد کی تحریف کی وجہ سے ان کی مخالفت کی گئی، غیر مقلدین اس میں پیش پیش ہیں اور بعض نہ عاقبت اندیش ان کی تکفیر تک کر دیتے ہیں۔ دور حاضر کے غیر مقلدین بھی اسی روش پر ہیں مثلاً زبیر علی زئی اور ان کے استاذ طالب الرحمن غیر مقلد ابن عربی رحمہ اللہ کی سخت سے سخت مخالفت کرتے ہیں اور ان کو کافر تک کہنے سے نہیں چو نکتے۔ حالانکہ ان کے اکابرین شیخ ابن عربی رحمہ اللہ کے بڑے مداح ہیں اور ان کو ”خاتم الولاية المحمدية“ وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔

مثلاً غیر مقلدین کے شیخ اکل مولانا نذیر حسین دہلویؒ (م ۱۹۰۳ء) کے حالات میں امام خان نوشہرویؒ غیر مقلد (جنہیں مولانا محمد جونا گھڑی غیر مقلد جماعت اہل حدیث کے مقتدر عالم و اہل قلم مولانا امام خان صاحب نوشہروی مقیم لاہور سے یاد کرتے تھے ۲)۔ ارقام فرماتے ہیں: میاں صاحب مرحوم علمائے متقدمین کی بہت عزت کرتے، شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کا نام ”شیخ اکبر“ اور اکثر ”خاتم الولاية المحمدية“

۱۔ ”التاج المکمل“ (ص ۹۰)، ”بدیۃ المہدی“ (ص ۵۰، ۵۱)، ”کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ“ (ص ۱۳۶)

۲۔ ”عقل محمدی“ (ص ۲۶)

کے خطاب کے ساتھ پکارتے۔ اس پر علامہ قاضی بشیر الدین قنوجی (استاد جناب السید نواب صدیق حسن خان صاحبؒ والی بھوپال) کہ ابن عربی کے اشد مخالفین میں سے تھے، اور ابن عربی رحمہ اللہ کی برتری و بزرگی کے روا دار نہ تھے۔

میاں صاحب سے صرف ”شیخ اکبر“ پر مناظرہ کرنے کے لئے دہلی تشریف لائے، دو ہفتے متواتر گفتگو جاری رہی، مگر میاں صاحب نے شیخ اکبر کا احترام ہاتھ سے نہ جانے دیا، اور آخر کار قاضی صاحب بھی آپ سے متفق ہو گئے۔

اسی طرح علامہ شمس الحق ڈیانوی نے بھی کئی روز شیخ اکبر پر آپ کے ساتھ مناظرہ کیا، اور دوران گفتگو میں ”فصوص الحکم“ پیش کرتے رہے، میاں صاحب نے پہلے تو اور طریقوں سے سمجھایا مگر جب دیکھا کہ آپ کسی طرح نہیں مانتے تو فرمایا کہ ”فتوحات مکیہ“ شیخ اکبر کی آخری تصنیف ہونے کی وجہ سے ان کی تمام کتابوں کی ناخ ہے۔ اس پر مولانا شمس الحق حقیقت کو پا کر خاموش ہو گئے۔ ۱۔

مولانا میاں نذیر حسین دہلوی صاحب کے سوانح نگار اور شاگرد مولانا فضل حسین صاحب بہاریؒ لکھتے ہیں:

مولانا میاں نذیر صاحب جب ”کتاب رقائے“ کا درس دیتے اور تصوف کے نکات و حقائق بیان فرماتے تو کہتے ”صاحبو“ ہمیں یہاں احیاء العلوم دیکھائی دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ طبقہ علماء میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے شیخ ابن

عربی "خاتم الولاية المحمدية" ہیں۔
 مولانا فضل حسین اس حوالہ کو نقل کرنے کے بعد اس پر اپنا تبصرہ کرتے ہوئے شیخ ابن
 عربی کے متعلق لکھتے ہیں:

اور حق وہی ہے جو حضرت نے فرمایا اس لئے کہ ظاہری اور باطنی علوم کی اس
 طرح کی جامعیت انفرادیت اور ندرت سے خالی نہیں ۲۔

غیر مقلدین کے مجدد اور محقق اعظم نواب صدیق حسن خان (م ۱۸۹۰ء) علامہ ابن عربی
 کی خوبیاں و کمالات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیخ ابن عربی کے خوابوں اور کرامتوں کا احاطہ کئی جلدوں
 میں بھی نہیں ہو سکتا، وہ اللہ کی ایک ظاہری حجت و دلیل اور واضح نشانیوں میں
 سے ہیں ۳۔

نیز لکھتے ہیں: میں نے شیخ ابن عربی کی زیارت کی ہے اور کئی بار اس سے تبرک
 حاصل کیا ہے، آپ کی قبر انوار و برکات کے آثار نمایاں نظر آئے، اور وہاں
 مشاہدہ کئے جانے والے عظیم احوال سے کوئی منصف مزاج آدمی انکار نہیں
 کر سکتا ۴۔

غیر مقلدین کے محدث اعظم مولانا عبداللہ روپڑی (م ۱۹۶۲ء) شیخ ابن عربی اور دیگر
 صوفیاء کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

ابن عربی، رومی، اور جامی کے کلمات اس توحید (وحدة الوجود) میں مشتبہ ہیں۔
 اس لئے بعض لوگ ان کے حق میں اچھا اعتقاد رکھتے ہیں بعض برا۔ ابن تیمیہ
 وغیرہ ابن عربی سے بہت بدظن ہیں۔ اسی طرح رومی اور جامی کو کئی علماء برا

۱۔ "الحیاء بعد الممات" (ص ۱۲۳) ۲۔ "الحیاء بعد الممات" (ص ۱۷۸) ۳۔ "التاج المکمل"
 (ص ۷۷) بحوالہ: "کچھ دیگر غیر مقلدین کے ساتھ" (ص ۱۴۱) ۴۔ ایضاً (ص ۱۷۸)

کہتے ہیں مگر میرا خیال ہے کہ جب ان کا کلام محتمل ہے جیسے جائی کا کلام اور نقل ہو چکا ہے اور وہ درحقیقت ابن عربی کا ہے۔ کیونکہ ابن عربی کی کتاب ”عوارف المعارف“ سے ماخوذ ہے تو پھر ان کے حق میں سوء ظنی ٹھیک نہیں۔ اسی طرح رومی کو خیال کر لینا چاہیے۔ غرض حتی الوسع فتویٰ میں احتیاط چاہیے جب تک پوری تسلی نہ ہو فتویٰ نہ لگانا چاہیے خاص جب وہ گزر چکے۔ اور ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہو چکا تو اب کرید کی کیا ضرورت؟ بلکہ صرف اس آیت پر کفایت کرنی چاہیے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ خَلَتْ لَہٗمَا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ وَلَآ تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يٰعْمَلُوْنَ ۚ۔

ترجمہ:- وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کے واسطے ہے جو انہوں نے کیا اور تمہارے واسطے ہے جو تم نے کیا اور تم سے کچھ پوچھ نہیں ان کے کاموں کی۔

مشہور غیر مقلد علامہ وحید الزمان (م ۱۹۲۰ء) لکھتے ہیں:

اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہیے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہیے غفر اللہ لہ، منہ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلمات ناشائستہ علماء کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے۔ ہم کو شیخ ابن عربی سے محبت ہے اور ابن تیمیہؒ اور شوکانیؒ سے بھی، ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بھی ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے۔ اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے۔ ۱۔

نیز لکھتے ہیں:

ہمارے (غیر مقلدین۔ ناقل) اصحاب میں نواب صدیق حسن خان نے فرمایا کہ شیخ محی الدین ابن عربی اور شیخ احمد سرہندی کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ دونوں اللہ تعالیٰ کے چیدہ بندوں میں سے ہیں، اور جن اعتراضات کا انہیں نشانہ بنایا گیا ہے ہمیں ان کی کوئی پروا نہیں۔ ہمارے اصحاب میں سے علامہ شوکانی بھی اسی طرح کے بزرگ ہیں جنہوں نے بالآخر شیخ ابن عربی کی مذمت سے رجوع کر لیا تھا اور کہا تھا کہ میں نے ”فتوحات مکیہ“ کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ”فصوص“ میں شیخ کے کلام کو صحیح معنی و مجمل پر محمول کیا جاسکتا ہے۔

نیز علامہ وحید الزمان نے شیخ ابن عربی رحمہ اللہ کو علمائے اہل حدیث کا پیشوا قرار دیا ہے ۲۔

غیر مقلدین کے امام العصر مولانا ابراہیم سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ء) شیخ موصوف کی کتاب ”فصوص الحکم“ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ ”فصوص الحکم“ میں فرماتے ہیں ۳۔
مولانا فیاض علی صاحب (م ۱۹۵۷ء) جن کے بارے میں مولانا ندیر احمد رحمانی غیر مقلد نے تصریح کی ہے کہ وہ غیر مقلد عالم تھے ۴، لکھتے ہیں:

شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ جو علمائے ابراہر اور صوفیاء کبار میں سے ہیں ۵۔

مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:
صوفی صافی امام محی الدین ابن عربی ۶۔

۱۔ ہدیۃ المہدی (ص ۵۰) ۲۔ لغات الحدیث (ج ۲، کتاب ص ۱۳) ۳۔ ”واضح البیان“ (ص ۴۲۱)

۴۔ ”اہل حدیث اور سیاست“ (ص ۲۱۷) ۵۔ ایضاً (ص ۲۰۸، ۲۰۷) ۶۔ ”سیرت البخاری“ (ص ۳۰۹)

قارئین!

اکابرین غیر مقلدین کی ان عبارات میں آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ یہ حضرات کس قدر شیخ ابن عربی جو عقیدہ وحدۃ الوجود کے سب سے بڑے علمبردار ہیں، کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں اور کس طرح ان کی طرف سے مدافعت کر رہے ہیں اور کتنے بڑے بڑے القاب ”شیخ اکبر“ اور ”خاتم الولاية المحمدیہ“ وغیرہ سے ان کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ لیکن زیر علی زکی وغیرہ غیر مقلدین اپنے گھر کی فکر کرنے کی بجائے علمائے دیوبند پر خواہ مخواہ کچڑا چھال رہے ہیں۔ چنانچہ زیر علی زکی لکھتے ہیں:

مسئلہ وحدت الوجود اور ابن عربی کے بارے میں اکابر علمائے دیوبند کی تصریحات ”علمائے دیوبندیت“ پر مخفی نہیں ہیں ۱۔

زیر علی زکی صاحب سے عرض ہے کہ علمائے دیوبند کی فکر چھوڑیں۔ اپنے مذہب کے ان بانیوں کی ابن عربی اور وحدت الوجود کی بابت مذکورہ تصریحات ملاحظہ کریں اور پھر ٹھنڈے دماغ سے اپنے اس دعویٰ حقانیت غیر مقلدیت پر غور و فکر فرمائیں کہ:

”مذہب اہل حدیث ہی حق ہے، اس کے علاوہ باقی تمام مذاہب باطل ہیں چاہے وہ دیوبندیوں کا مذہب ہو یا شیعوں خارجیوں کا، والحمد للہ۔ ہمیں تو اپنے مذہب کے مکمل سچا ہونے کا پورا یقین ہے“ ۲۔

اتنا نہ بڑھا پا کئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ

﴿۲﴾ مسئلہ ”امکانِ نظیر“

زیرِ علی زئی کا علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر دوسرا اعتراض مسئلہ ”امکانِ نظیر“ میں ہے (کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کا ہم مثل اور نظیر پیدا کرنے پر قادر ہیں) اور زیرِ علی زئی نے اپنی خیانت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو گندہ عقیدہ قرار دیا ہے ۱۔ اور یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ یہ عقیدہ علمائے دیوبند کا خراع ہے اور اسی وجہ سے دیوبندی اور بریلوی اختلاف پیدا ہوا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

بریلوی و دیوبندی کا نقطہ آغاز اس وقت شروع ہوا جب دیوبندیوں نے امکانِ نظیر (یعنی نبی ﷺ کا ہم مثل و نظیر ممکن ہے) کا مسئلہ بھی چھیڑا ہے ۲۔

مسئلہ ”امکانِ نظیر“ اور غیر مقلدین

زیرِ علی زئی کا علمائے دیوبند پر یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے، کیونکہ علمائے دیوبند سے بھی پہلے حضرت مولانا محمد اسماعیل دہلوی شہید رحمہ اللہ (م ۱۲۶۳ھ) جن کو غیر مقلدین غیر مقلد اور اہل حدیث قرار دیتے ہیں ۳، بھی اسی نظریہ کے قائل تھے اور ان کے اور مولانا فاضل حق خیر آبادی کے درمیان اس مسئلہ پر کافی بحث مباحثہ ہوا تھا۔ مولانا امام خان نوشہرویؒ غیر مقلد مولانا شہید کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

صاحب الافاضل علامہ فاضل حق خیر آبادی سے مسئلہ ”اللہ رب العزت حضرت محمد ﷺ سادوسرا پیدا کرنے پر قادر ہے“ پر بحثیں ہو رہی ہیں فاضل خیر آبادی رسالت مآب ﷺ جیسا پیدا کرنے پر خداوند ارض و سما کو غیر قادر بتاتے، جنہیں سیدنا اسماعیل نے اس آیت سے ہمیشہ کے لئے مہربل ب کر دیا۔ اُولَیْسَ

۱۔ الحدیث (۲۳: ۴۷) ۲۔ امین اکاڑوی کا تعاقب (ص ۸) ۳۔ حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ حج العقیدہ اور خفی المذہب تھے اس پر علمائے دیوبند کی تحقیقات مطبوعہ ہیں۔ البتہ غیر مقلدین ان کو ”غیر مقلد“ اور اہل حدیث کہتے ہیں۔ دیکھئے (تراجم علمائے حدیث ہند) (ص ۱۱۲/۶۹)

الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ بِشَلْهُمَ
بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ۔

ترجمہ:- جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا وہ ایسے ہیں اور آسمان اور اسی
قسم میں اور زمین پیدا نہیں کر سکتا کیوں نہیں اس قادر مطلق کے لئے کیا مشکل
ہے۔

اس شکست کے بعد علامہ خیر آبادی غم ٹھوک کر میدان میں اتر آئے۔

نیز مولانا نوشہروی کی تصریح کے مطابق علامہ شہید نے مسئلہ ”امکانِ نظیر“ کے اثبات
میں ایک کتاب لکھی ہے جس کو ایک روز میں قلم بند فرمایا تھا اور اسی مناسبت سے اس کا نام ”یک
روزی“ رکھا۔

سید امیر احمد فاضلی غیر مقلد نے مولانا شہید رحمہ اللہ کے دفاع میں اور ”امکانِ نظیر“
کے اثبات میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ”نقض الابطال عن الشيخ
اسماعیل“ ہے۔

مذہب غیر مقلدین کے شیخ اکل مولانا میاں نذیر حسینؒ اور ان کے تلامذہ بھی ”امکانِ
نظیر“ کے قائل ہیں اور اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو اس کا منکر ہے۔ ذیل میں ان کا ایک فتویٰ
ملاحظہ کریں:-

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ زید
کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت نہیں کہ مثل آنحضرت ﷺ کے پیدا کر سکے، اور
عمر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت تو ہے مگر موافق اپنے وعدہ کے پیدا نہ کرے گا۔
ان دونوں میں کون سچا ہے۔ بینوا تو جروا۔

الجواب:- در صورت مرقومہ معلوم کرنا چاہئے کہ زید اپنے قول میں جھوٹا ہے۔

اور دعویٰ اس کا خلاف عقائد مسلمین کے ہے۔ اور عمر اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور اعتقاد اس کا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے ہے۔ اور اعتقاد زید کا گمراہی ہے ایسے شخص کو گمراہ اور اہل بدعت سے سمجھنا چاہیے۔ ایسے شخص کے کفر اور عدم کفر میں علماء مختلف ہو رہے ہیں، اور قریب کفر کے ہونے میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ
اس فتویٰ پر دیگر علمائے غیر مقصدین خواجہ ضیاء الدین، محمد اسد علی اور حفیظ اللہ کے بھی دستخط ہیں ۱۔

اب زیر علی زئی صاحب سے ہمارا سوال ہے کہ آپ تو عقیدہ ”امکانِ نظیر“ کو گندہ عقیدہ قرار دے رہے ہیں، اور اس کی وجہ سے علمائے دیوبند کو مطعون کر رہے ہیں۔ لیکن آپ کے اکابر آپ جیسے ”منکرین امکانِ نظیر“ کو گمراہ اور کافر تک قرار دے رہے ہیں، لہذا آپ کو چاہیے کہ اب یہ ”مذہب غیر مقلدیت“ کو ترک کر کے اس سے زیادہ ترقی یافتہ کوئی مذہب اختیار کر لیں! دیدہ باید۔

﴿۳﴾ مسئلہ امکان کذب

زیر علی زئی صاحب علمائے دیوبند سے دشمنی میں اتنا آگے نکل چکے ہیں کہ وہ ان کے مقابلے میں اہل بدعت اور بریلویوں کی حمایت کرنے میں بھی فخر محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ ”امکان کذب“ جو علمائے دیوبند اور بریلویوں کے درمیان معرکتہ الآراء مسئلہ ہے، میں بریلوی نقطہ نظر کی حمایت کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

مسئلہ ”امکان کذب“ کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جس طرح ہر چیز پر قادر ہے، اپنے دیے ہوئے حکم کے خلاف کرنے پر بھی قادر ہے اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا، اپنی بات کے خلاف کرنا عام حالات میں جھوٹ کہلاتا ہے مگر جب اللہ تعالیٰ ایسا کریں تو اسے جھوٹ نہیں کہہ سکتے اس کا مفہوم سمجھانے کے لئے اس کا عنوان کذب نہیں بلکہ ”امکان کذب“ رکھا جاتا ہے۔

علمائے دیوبند کے استاذِ کل قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ مسئلہ ”امکان کذب“ کی وضاحت کرتے ہوئے اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے اور اس کے کلام میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں جیسے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور ”اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کون ہے۔“ اور جو شخص کہ یہ اعتقاد رکھے اور زبان سے کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ کہتا ہے تو وہ قطعی کافر و ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع امت کے خلاف ہے۔

زیر علی زئی مسئلہ ”امکان کذب“ میں بریلویوں کی وکالت میں علمائے دیوبند کے

خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان لوگوں کو اس بات سے شرم نہیں آئی کہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا باطل عقیدہ اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں ۱۔

مسئلہ ”امکانِ کذب“ اور ”غیر مقلدین“

حالانکہ خود زبیر علی زئی کو شرم آنی چاہئے کہ جس عقیدہ میں ان کے اپنے اکابر بریلوی کے مقابلے میں علمائے دیوبند کے ہموار ہیں، اسی عقیدہ کو وہ باطل اور گستاخانہ قرار دے رہے ہیں۔

ع شرم مگر تم کو نہیں آتی

غیر مقلدین کے محدث اعظم مولانا عبداللہ روپڑی صاحب (م ۱۹۶۲ء) ایک بریلوی عالم کی عبارت ”بعض بدعقیدہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔“ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسئلہ ”امکانِ کذب“

تبصرہ:- صاحب رسالہ کو لکھنا نہیں آتا مقابلہ کا لحاظ کرتے ہوئے یوں لکھنا چاہئے تھا کہ: اللہ تعالیٰ کی ذات جھوٹ بولنے پر قادر نہیں، کیونکہ نقص و عیوب سے پاک تو سب ہی مانتے ہیں اگر کہا جائے کہ ”وہ جھوٹ بولنے پر قادر نہیں“ یہ نقص اور عیب ہے اس بناء پر مقابلہ صحیح ہو گیا تو اس کے جواب میں دوسرا فریق کہہ سکتا ہے کہ ”جھوٹ پر قدرت نہ رکھنا یہ نقص و عیب ہے“ اس لئے خدا کی ذات کو اس سے پاک ماننا چاہئے۔ اس صورت میں مقابلہ ایک اور چیز میں ہو گیا۔ یعنی جھوٹ پر قدرت رکھنا یا قدرت نہ رکھنا ان دونوں سے کونسا ”عیب“ اور کونسا ”کمال“ ہے۔ پس صاحب رسالہ کو اس کا فیصلہ کرنا چاہئے تھا۔ تاکہ رسالہ پڑھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچتا ویسے لکھنے سے کیا فائدہ؟ اب ہم اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بریلویہ و دیوبندیہ اور مسئلہ امکان کذب:

بریلویہ و دیوبندیہ میں ”امکان کذب“ کے بارے میں بحث چلی تھی یعنی خدا جھوٹ بولنے پر قدرت رکھتا ہے یا نہیں؟ فریقین کی طرف سے اس پر بہت کچھ لکھا تھا جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ بریلویہ نے یہ کہا کہ ”جھوٹ عیب ہے“ اور عیب پر قدرت ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کی ذات میں عیب ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کی ذات میں عیب ہونا محال ہے۔ دیوبندیہ نے اس کے مقابلہ میں کئی پہلو اختیار کیے ایک یہ کہ جب ایک شئی پر ایک مقام میں ایک نتیجہ مرتب ہو اور دوسرے مقام میں دوسرا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی ذات کو کوئی بھی لازم نہیں کیونکہ جوشی ذات کو لازم ہوتی ہے وہ جہاں ذات ہوگی وہاں وہ ہوگی۔ مثلاً ایک ملک کے لوگ ”سیاہ“ ہیں ایک ملک کے ”سفید“ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ”سیاہی“ ”سفیدی“ انسانیت کی ذات کو لازم نہیں ورنہ سارے سیاہ ہوتے یا سارے سفید ہوتے جب یہ بات سمجھ آ گئیں تو اب جھوٹ کو دیکھئے کہ یہ ”فی نفسہ“ عیب ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ فی نفسہ عیب نہیں کیونکہ اگر ”فی نفسہ“ عیب ہوتا تو شرع اس کو کسی موقع پر مستحسن نہ سمجھتی حالانکہ ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ مشہور ہیں اور دو شخصوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ایسے ہی کئی موقع ہیں جہاں جھوٹ کی اجازت ہے بلکہ کئی دفعہ واجب ہو جاتا ہے۔ جیسے کافر ظالم سے مسلمان بھائی کی جان بچانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے۔

۱۔ تنبیہ:۔ زیر علی زکی نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور حضرت تھانوی رحمہما اللہ تعالیٰ کے دو حوالے نقل کرنے کے بعد ان سے ایک غلط مطلب کشیدہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی نانوتوی صاحب اور تھانوی صاحب کے نزدیک جھوٹ بولنا مباح ہے۔ (امین اوکاڑی کا تعاقب ص ۵۰) حالانکہ کہ یہ علی زکی کا ان حضرات پر بہتان ہے اور =

پس معلوم ہوا کہ عیب ہونا جھوٹ کی ذات کو لازم نہیں تو اس پر قدرت ہونے سے خدا کی ذات میں کوئی نقص بھی نہیں پیدا ہو سکتا۔

دوسرا پہلو دیوبندیہ نے یہ اختیار کیا کہ یہاں یہ دو چیزیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ جیسے اللہ کا ”حی قیوم“ ”سمیع بصیر“ ہونا عالم الغیب ہونا وغیرہ اور ایک اللہ تعالیٰ کے افعال جیسے پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا، زندہ کرنا، وغیرہ وغیرہ، اور ”افعال“ ارادہ کے تحت ہوتے ہیں اور جو چیز ”ارادہ“ سے ہو اس پر قدرت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا بھی اسی قسم سے ہے پس اللہ تعالیٰ کلام پر قادر ہوا۔

کلام کی اقسام :- کلام کی دو قسمیں ہیں سچی اور جھوٹی۔ جو اصل پر قادر ہوتا ہے وہ اس کے افراد پر بھی قادر ہوتا ہے۔ بلکہ اصل پر قادر ہونے کے معنی ہی افراد پر قادر ہونا ہے کیونکہ شئی کا وجود انہی افراد سے ہوتا ہے جیسے صرف انسان خارج میں کوئی شئی نہیں بلکہ زید، عمرو، بکر کا وجود ہی انسانی = ان کی عبارات سے غلط مطلب کشید کرتا ہے۔ لیکن اگر یہ کشید مطلب صحیح بھی باور کر لیا جائے تو اس سے صرف یہی لازم آتا ہے کہ ان کے نزدیک مجبوری میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل زبیر علی زئی صاحب کے محدث اعظم مولانا روپڑیؒ تو مذکورہ بالا بیان میں کئی موقعوں میں جھوٹ بولنے کو واجب کہہ رہے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ علی زئی صاحب ان پر کیا فتویٰ صادر کرتے ہیں؟ دیدہ بابر

ع لیکن مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے

نیز زبیر علی زئی نے علماے دیوبند کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ہمیں اہل دیوبند سے یہ شکایت ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں (ماہنامہ ”الحدیث“: ۵۵/۲۲)

حالانکہ غیر مقلدین کے مشہور عالم مولانا اسماعیل سلطانیؒ سابق امیر جمعیت اہل حدیث نے یہ اقرار کیا ہے کہ:

”حضرات دیوبند گالیاں دینے سے اور جھوٹ بولنے سے محفوظ ہیں۔“ (”تحریک آزادی فکر“ ص ۴۲۰)

اب زبیر علی زئی صاحب خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ خود جھوٹ بول رہے ہیں یا یہ مقتدر غیر مقلد عالم؟

ع میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

وجود ہے۔ پس جھوٹ پر قدرت سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔

تیسرا پہلو یہ ہے کہ جھوٹ ”عیب“ ہو تو اس سے بچنا کمال ہوگا اور کمال اسی صورت میں ہوگا کہ اس پر قدرت ہو۔ اگر قدرت نہ ہو تو اس سے بچنے کے کچھ معنی ہی نہیں مثلاً کوزے میں پانی نہ ہو تو اس سے بچنے کے کیا معنی ”اہل سنت“ اس پر متفق ہیں کہ ”خیر اور شر کا خالق“ خدا ہے، اور اس میں شبہ نہیں کہ ”شر“ عیب ہے۔ لیکن اللہ کا اس کو پیدا کرنا ”عیب“ نہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ جھوٹی کلام کرنا بھی اللہ کے لئے عیب نہ ہو۔ چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب کی ہو۔

غرض اس قسم کی وجوہ بہت ہیں جو ”دیوبندیہ“ کے نظریہ کو ترجیح

دیتے ہیں ۱۔

مولانا روپڑی کے اس طویل تبصرہ کے بعد زبیر علی زئی صاحب خود فیصلہ کر لیں کہ علمائے دیوبند بے شرم ہیں یا آپ خود؟

ع میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

نیز غیر مقلد محدث مولانا محمد گوندلویؒ نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ:

”امکان کذب“ سے وقوع کذب لازم نہیں آتا ۲۔

لہذا زبیر علی زئی کا علمائے دیوبند پر یہ اعتراض بھی ان کے دوسرے اعتراضات کی طرح فضول ہے۔

﴿۴﴾ غیر اللہ سے استعانت کا الزام

علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ غیر اللہ میں سے کسی کو فاعل مستقل یا قادر بالذات یا مختار بعبائے الہی مان کر اس سے مدد مانگنا شرک ہے البتہ صرف اسباب کے درجہ میں کسی کو مددگار یا مشکل کشا کہنا یا سمجھنا شرک نہیں ہے۔ علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ ان کی کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ ا۔

۱۔ مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں:

جو استعانت واستمداد بالخلق باعتماد علم و قدرت مستقل مستمد نہ ہو شرک ہے، اور جو باعتماد علم و قدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم و قدرت کسی دلیل سے ثابت نہ ہو معصیت ہے، اور جو باعتماد علم و قدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم و قدرت کسی دلیل سے ثابت ہو جائز ہے، خواہ وہ مستمد نہ جی ہو یا میت، اور جو استمداد بلا اعتماد علم و قدرت نہ ہو مستقل نہ غیر مستقل، پس اگر طریق استمداد مفید ہو تب بھی جائز ہے جیسے استمداد بالنار، والماء، والواقعات التارخہ، ورنہ نفی ہے۔

یکل پانچ قسمیں ہیں، پس استمداد ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے اور غیر صاحب کشف کے لئے محض ان حضرات کے تصور و تذکرے قسم رابع ہے، کیونکہ اچھے لوگوں کے خیال کرنے سے ان کو اتباع کی ہمت ہوتی ہے اور طریق مفید بھی ہے اور غیر صاحب کشف کے لئے قسم خامس ہے۔ (فتاویٰ امدادیہ ج ۵ ص ۳۶۳، ۳۶۵)

نیز حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال اللہ تعالیٰ: اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا سَجَدُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ بَشِرْ كُفْرَكُمْ، وَلَا يَنْتَبِهَتْكَ مِثْلُ خَبِيرٍ۔ اس آیت مبارکہ میں چار جملے ہیں جو نداء بالخلق و استعانت بالخلق کی شرائط جواز کا فیصلہ کر رہے ہیں، جملہ اولیٰ سے شرائط علم اور ثانیہ سے شرائط قدرت، اور ثالثہ سے اعتقاد تصرف مستقل کا (کہ فرد ہے شرک کی) انتفاء اور رابعہ سے خبر صحیح معتبر عند اهل البصيرة سے علم و قدرت کا ثبوت، اور یکی شرائط عقلی بھی ہیں جہاں احد شرائط بھی مستغنی ہوگا، نداء استعانت ناجائز ہوگا۔ پھر عدم جواز کے مراتب حسب اختلاف اولیٰ مختلف ہوں گے کہیں شرک ہوگا کہیں معصیت پھر کہیں خود خفیف ہوگا مگر عوام کے لئے مفیدہ بننے کے سبب شدید ہو جاوے گا، اور یہ سب تفصیل نداء حقیقی یعنی تصد اقبال منادی میں ہے۔ اور نداء مجازی بمعنی محض تذکر یا تحسیر وغیرہا میں اگر کوئی مفید نہ ہو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔ الخ (ایضاً ج ۵ ص ۳۴۳) خود علی زئی نے مفتی محمد حنیف خالد دیوبندی صاحب کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل اور ذوات کے اعتبار سے مددگار اور مشکل کشا اللہ تعالیٰ ہے لیکن اسباب کے درجہ میں کسی کو مددگار اور مشکل کشا کہنا ناجائز ہے۔ زیر علی زئی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعینہ یہی عقیدہ بریلویوں کا ہے۔ ("بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" ص ۱۷) حالانکہ خود علی زئی ایک =

اب موجودہ غیر مقلدین جو خوف خدا سے بالکل عاری ہیں، علمائے دیوبند کی اس وضاحت کے باوجود ان حضرات کی بعض عبارات اور ان کے چند ذوقیہ اشعار کو لے کر۔ العیاذ باللہ۔ ان کو مشرک اور بدعقیدہ قرار دے کر اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ مثلاً زبیر علی زئی صاحب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند اشعار ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

حاجی صاحب نبی کریم ﷺ کو ”مشکل کشا“ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور آپ کی وفات کے بعد آپ کو مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ حاجی صاحب کا یہ عقیدہ ”وایاک نستعین“ اور اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (الفاتحہ: ۵) کے سراسر خلاف ہے۔

اسی طرح زبیر علی زئی نے دیگر اکابرین (مولانا نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ) کے اشعار اور ان کی عبارات سے یہی تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ان کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔

= منکر حدیث جس نے حضرت لوط علیہ السلام پر الزام لگایا کہ انہوں نے غیر اللہ سے مدد مانگی تھی، کے جواب میں لکھتے ہیں: ماتحت الاسباب مدد مانگنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنا شرک نہیں ہوتا۔ شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ میں کسی کو شریک کیا جائے یا اموات سے مافوق الاسباب مدد مانگی جائے لہذا منکرین حدیث کی طرف سے سیدنا لوط پر شرک کا الزام باطل ہے۔ (”اللہ یث“ ۲۳/۱۸، ۱۷) اس سے معلوم ہوا کہ زبیر علی زئی بھی علمائے دیوبند کے خلاف وہی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہیں جو پالیسی حضرات انبیاء علیہم السلام کے خلاف منکرین حدیث کی ہے۔

علمائے غیر مقلدین اور استعانت غیر اللہ

حالانکہ اس طرح کے اشعار اور عبارات سے اگر زیر علی زئی کے نزدیک علمائے دیوبند بدعتیہ ہیں تو پھر غیر مقلدین کے اکابرین ان سے بڑھ کر بدعتیہ ہیں کہ ان کے ہاں یہ سب چیزیں بہت سارے اضافوں کے ساتھ موجود ہیں: چند حوالے پیش قارئین ہیں:-

علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں:

ان خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضی الٰہی تصرفات ہوتے ہیں، اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی۔ حضرات صوفیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ اور اتفاق کے ساتھ بتواتر ان سے اس قسم کے واقعات منقول ہیں، جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔

مگر بعض اہل ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں، ان امور کا انکار کیا ہے۔ نیز لکھتے ہیں:

انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے اُن کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد ان کا کوئی عمل نامہ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔ احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کی قبر میں جھانکا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء اللہ نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس ظلمی سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھے تنگ کر دیا ہے۔ یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان مارا گیا ۲۔

موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

اس سے یہ بات بدیہی طور پر معلوم ہوگئی کہ جن امور پر مخلوق کو قدرت حاصل ہے ان میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنا، پکارنا اور اس کی طرف متوجہ ہونا، اسی طرح ان میں غیر اللہ سے نفع نقصان کا عقیدہ رکھنا شرک اکبر نہیں ہے، نیز غیر اللہ سے اگر نفع اور نقصان کا خیال اس عقیدہ کے ساتھ ہو کہ جو کچھ بھی ہوگا اللہ کی اجازت اور حکم سے ہو تو یہ بھی شرک اکبر نہیں ہے۔ ۱۔

حاشیہ میں لکھتے ہیں:

اور یہ کیسے شرک ہو سکتا ہے جبکہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ”وَمَا لَهُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ“ (اور وہ لوگ اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے ذریعہ سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے) معلوم ہوا کہ اللہ کے حکم سے وہ نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اسی ”جامع البیان“ کے مؤلف نے اپنی تفسیر کی ابتداء میں نبی کریم ﷺ سے مدد طلب کی ہے تو اگر غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مطلقاً شرک ہو تو تفسیر ”جامع البیان“ کے مؤلف کا مشرک ہونا لازم آئے گا۔ پھر کیسے ان کی تفسیر پر اعتماد کیا جاسکے گا، جبکہ تمام اہل حدیث ان کی تفسیر کو معتبر مانتے ہیں۔ ۲۔

علامہ وحید الزمان ”غیر مقلد“ غیر اللہ سے مانگنے اور انہیں پکارنے کے جواز پر بحث

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أودعاء غير الله تعالى بغلبة الحب والاستغراق دعاء لغويا
بمعنى النداء وتنزيل الغائب منزلة الحاضر مثل قوله يا
رسول الله أو يا علي أو يا حيدر الكرار أو يا مندار أو يا سلا راو يا

محبوب او یا غوث والاستعانة والاستغاثة فی امور
 یقدر علیها العباد بالصالحین من الاموات کالانبیاء
 والاولیاء فهذا وامثلة لا یشخرج المؤمن الاسلام
 اسی طرح غلبہ محبت یا استغراق کی کیفیت میں اللہ کے سوا کسی کو پکارا اور
 غائب کو حاضر کے درجہ میں سمجھا گیا مثلاً یا رسول اللہ، یا حیدر، یا علی، یا مادر،
 یا سالار، یا محبوب، یا غوث جیسے الفاظ کہے یا ان امور میں غیر اللہ
 سے مدد طلب کی جن پر اللہ کے نیک بندے قادر ہوتے ہیں تو یہ
 اور اس طرح کی دوسری چیزیں آدمی کو خارج از اسلام نہیں کرتی ہیں۔
 غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا میاں نذیر حسین صاحب ”لکھتے ہیں کہ:
 ہاں اگر کبھی غلبہ محبت کی بنا پر یا رسول اللہ، یا غوث الاعظم زبان سے نکل
 جائے تو جائز ہے ۲۔

غیر مقلدین کے محقق اعظم نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب ”التاج المکمل“
 میں ذکر کردہ بزرگوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:
 اگرچہ یہ لوگ کیمیت میں کم ہیں تاہم کیفیت میں بہت زیادہ ہیں اس لئے کہ
 یہی لوگ کامل مد کا ذریعہ ہیں ۳۔
 نیز نواب صاحب کے ایک طویل قصیدہ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

ع یاسیدی یا عروتنی وسیلتی ویاعدتی فی شدة ورخائی
 قد جئت بابک ضار عامتضرعا متاوها بنفس الصعداء
 مالتی ورائک مستغاث فارحمنی یا رحمة للعالمین بکائی

۱ ”ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمّدی“ (ص ۱۶) ۲ ”فتاویٰ نذیریہ“ (۱۳۲/۱) ۳ ”التاج
 المکمل“ (ص ۲۰)

ترجمہ اشعار:- اے میرے آقا! اے میرے سہارے اور وسیلے! اور اے خوشحالی و بدحالی میں میری متاع! میں روتا گھر گھڑاتا اور ٹھنڈی آئیں بھرتا آپ کے در پر آیا ہوں! آپ کے علاوہ میرا کوئی فریادرس نہیں! سو اے رحمت للعالمین! میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔
نواب صاحب اپنے ان اشعار میں نبی کریم ﷺ سے مدد مانگ رہے ہیں اور صاف تصریح کر رہے ہیں کہ: آپ کے علاوہ میرا کوئی فریادرس نہیں۔

”غیر مقلدین“ غیر اللہ سے مدد مانگنے میں ایسے غلو کا شکار ہوئے ہیں کہ خود اپنے اسلاف کو بھی حاجت روا مشکل کشا بنا دیا نواب صدیق حسن خان ”غیر مقلد“ کے اشعار ملاحظہ ہوں:
شیخ سنت مدد دے..... قاضی شوکانی مدد دے۔ ۲۔

اب زیر علی زئی کو ان اشعار میں کوئی خرابی نظر نہیں آرہی لیکن اکابرین دیوبند کی کلام میں تنکا بھی ان کو شہتیر نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت نانوتوی صاحب کے اشعار پر تبصرہ کرتے ہوئے علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

ان اشعار میں نانوتوی صاحب یہ عقیدہ بتا رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سوا کوئی بھی نانوتوی صاحب کا حامی کار نہیں ہے لہذا وہ نبی ﷺ کو مافوق الاسباب پکار رہے ہیں..... الخ۔ ۳۔

کاش! علی زئی صاحب دیگر لوگوں پر کچڑا چھالنے سے پہلے اپنے اکابر کی یہ عبارات اور ان کے کہے گئے یہ اشعار دیکھنے کی زحمت گوارا کر لیتے تو ممکن ہے کہ وہ اس طرح کے فتویٰ سازی اور چیلنج بازی کا مظاہرہ نہ کرتے۔ اسی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھنے تو دے
ہوتا ہے جو خراب وہ میرا ہی گھر نہ ہو

وظیفہ ”یا عبد القادر شیئ اللہ“ اور غیر مقلدین

زیر علی زئی صاحب نے حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ کے تذکرہ میں طنزاً یہ بھی لکھا ہے کہ آپ یا عبد القادر جیلانی شیئ اللہ کے بھی قائل تھے ۱۔
حالانکہ خود زیر علی زئی کے اکابرین بھی اس کو جائز کہتے ہیں۔ چنانچہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ سابق امیر جماعت اہل حدیث پاکستان کے حالات میں لکھا ہے کہ:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا غزنوی پر جب مقدمہ چلا تو عدالت میں جسٹس منیر نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ ”یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئ اللہ“ کہنے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ مولانا غزنوی نے فرمایا: اس کا انحصار کہنے والے کی نیت پر ہے ہر اس شخص کو جو یہ الفاظ زبان سے نکالتا ہے مشرک نہیں قرار دیا جاسکتا ابھی آپ نے یہ الفاظ زبان سے نکالے مگر آپ کو مشرک نہیں کہا جائے گا ۲۔

پس جب خود غیر مقلدین کے نزدیک بھی صحیح نیت کے ساتھ یہ وظیفہ پڑھنا جائز ہے تو پھر کا علمائے دیوبند پر اعتراض کرنا فضول ہے۔ حالانکہ زیر علی زئی کے مددح مولانا ارشاد الحق اثری نے علمائے دیوبند سے بحوالہ ”امداد الفتاویٰ“ (۹۴/۴) نقل کیا ہے کہ یہ وظیفہ صرف صحیح العقیدہ اور سلیم الفہم شخص کے لئے جائز ہے ۳۔

۱۔ ”تعداد رکعات قیام رمضان“ (ص ۵۶) ۲۔ ”نقوش عظمت رفیع“ از مولانا محمد اسحاق بھٹی غیر مقلد (ص ۵۸، ۵۶)،

”غزنوی خاندان“ از عبد الرشید عراقی غیر مقلد (ص ۱۰۷) ۳۔ توضیح الکلام (۴۰۲/۱)

﴿۵﴾ ”جہمیہ“ و ”مرجہ“ کی موافقت کا الزام

زبیر علی زئی کا علمائے دیوبند پر پانچواں الزام ”جہمیہ“ اور ”مرجہ“ کی موافقت ہے حالانکہ علمائے دیوبند محمد بن عبد اللہؐ نہ ”جہمیہ“ ہیں نہ ”مرجہ“ علمائے دیوبند ”اہل السنۃ والجماعت“ کے مسلک اعتدال کے ترنمان ہیں۔

زبیر علی زئی نے ”جہمیہ“ اور ”مرجہ“ کی موافقت کے عنوان کے ذیل یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علمائے دیوبند ”جہمیہ“ کی طرح صفات باری تعالیٰ میں تاویلات کرتے ہیں، اور ”مرجہ“ کی طرح ایمان میں زیادتی و نقصان کے قائل نہیں ہیں۔ نیز وہ ”جہمیہ“ کے فرقہ ”ملترمہ“ کی طرح خدا کو ہر جگہ موجود مانتے ہیں۔ ۱۔

”غیر مقلدین“ کی ”جہمیہ“ ”مرجہ“ ”شیعہ“ سے موافقت

زبیر علی زئی صاحب سے ہمیں یہ گلہ ہے کہ وہ اپنے گھر کی فکر کرنے کی بجائے دوسروں پر کچڑا چھالتے ہیں۔ خود اپنی جماعت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی کبھی تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ یہ نام نہاد اہل حدیث جماعت خود کتنے اہل بدعت فرقوں کی آراء و افکار کا مجموعہ ہے۔

مولانا عبد العزیزؒ غیر مقلد سابق سیکرٹری اہل حدیث ہند اس نام نہاد اہل حدیث جماعت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

آہ ! آج اہل حدیث کی حالت یہ ہے کہ جو شخص مذہب اہل حدیث میں معتزلہ و متکلمین کی تاویلات و تحریفات کی آمیزش کر کے اس کو اہل حدیث کی طرف سے پیش کرے اس کے لئے کوئی ملامت نہیں ہے، جو شخص صحابہ کرام کی تفسیر چھوڑ کر ابو مسلم معتزلی کی تفسیر کو اپنی کتاب کے لئے مایہ ناز سمجھتا ہو اس پر کوئی انکار نہیں ہے، جو شخص صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین اور محدثین کے

۱۔ ملخصاً از: ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۱۸، ۱۹)

مسلم کے خلاف صفات باری تعالیٰ میں معتزلہ اور متکلمین کی تاویلات کو رائج کرتا ہو اس کے لئے کوئی زجر و توبیخ نہیں ہے۔ اپنی ابتداء اور موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے:

یاد دل پہ کوئی زخم نہ تھا جز نمود داغ یا اب بڑھ گیا ہے کہ ناسور ہو گیا!۔
نیز موصوف لکھتے ہیں:

آج جماعت اہل حدیث ایک جسم بلا روح رہ گئی بلکہ جسم کہتے ہوئے بھی قلم رکتا ہے، آج ہم میں تفرق و تشتت کی یہ حالت ہے کہ شاید ہی کسی جماعت میں اس قدر اختلاف و افتراق ہو۔ مذہبی احساسات و عقائد کی پختگی کا عشرِ شیر بھی نظر نہیں آتا ۲۔

اسی طرح موصوف نے اپنی جماعت کے علماء کے بارے میں تصریح کی ہے کہ: ان لوگوں کو شرم کرنے چاہئے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور تقریروں میں جب مذہب اہل حدیث بیان کرتے ہیں تو حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے خاص طور پر لکڑی کی چپٹی بنا کر دکھلاتے ہیں کہ یہ سیدھی چپٹی مذہب اہل حدیث ہے جو صحابہ کرام تابعین ائمہ دین کے وقت سے برابر چلا آتا ہے اور یہ ٹھہری چپٹیاں دوسرے فرقے والے ہیں جو اسلام کے عہد مبارک اور صدر اول کے بعد ظاہر ہوئے لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو وہی لوگ صحابہ کرام اور ائمہ حدیث کا مسلک چھوڑ چھاڑ کہیں متکلمین کی خوشہ چینی کرتے ہیں، کہیں معتزلہ، جہمیہ کی تقلید کرتے ہیں، اور کہیں متاخرین مقلدین کے در پر کاسہ گدائی لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ شرم! شرم!

اسی طرح مولانا عبدالاحدؒ غیر مقلد و غیرہ کے حوالے گزر چکے ہیں کہ موجودہ غیر مقلدین مثل ”جہمیہ“ اور ”شیعہ“ وغیرہ باطل فرقوں کے ہیں۔

غیر مقلدین کے عقائد

زیر علی زئی صاحب کی جماعت کا تعارف خود ان کے اکابرین سے کراٹنے کے بعد اب ہم ان عقائد و نظریات سے متعلق ان کے اکابرین کے اقوال و ارشادات نقل کرتے ہیں کہ جن کی وجہ سے زیر علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند کو ”مرجہ“ و ”جہمیہ“ کی موافقت کا طعنہ دیا ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ موجود ہونا﴾

”مرجہ“ اور ”جہمیہ“ کی موافقت کے ذیل زیر علی زئی نے علمائے دیوبند پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانتے ہیں اس پر خود ”غیر مقلدین“ کے اکابر کے خیالات ملاحظہ ہوں۔
(۱) علامہ محمد شوکانی رحمہ اللہ (م ۱۲۵۵ھ) جن کے متعلق مولانا بنالوی غیر مقلد لکھتے ہیں: فخر المتأخرین امام محمد بن علی شوکانی جن کا علم و کمال و امامت و استقامت اہل حدیثان زمانہ حال میں بالاتفاق مسلم ہے ۱۔

موصوف کے صفات باری تعالیٰ سے متعلق عربی حوالہ کا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ غیر مقلد کے قلم سے مترجم اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

خدا کی جن صفات کو سلف صالحین نے ظاہر پر جاری رکھا ہے جیسی کہ قرآن و حدیث میں آئی ہیں۔ ان میں سے ایک صفت استواء ہے۔ کتاب و سنت کی دلیلیں اس میں بہت ہیں۔ جیسا ہم استواء اور اس جہت میں ہونے کے متعلق کہتے ہیں اسی طرح ہم آیات معیت ھُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وغیرہ میں کہتے ہیں۔ یعنی ہم ایسی آیات میں وہی کہتے ہیں جیسا قرآن میں آیا ہے کہ

اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے ہم اس کی تاویل میں تکلف نہیں کرتے جیسا کہ ہمارے غیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد علم ہے کیونکہ یہ ایک تاویل ہے جو مذاہب خلف کے مخالف ہے۔ اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کے بھی بالکل خلاف ہے۔ جب تو سلامتی کے راستہ پر پہنچ گیا۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے آگے نہ گزرے۔

مولانا ثناء اللہ غیر مقلد مذکورہ حوالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ امام شوکانیؒ نہ تواستواء کی تاویل کرتے ہیں اور نہ معیت خداوندی کی تاویل کے قائل ہیں بلکہ ہر قسم کی تاویل پر صحابہ اور سلف صالحین کے مذاہب کے خلاف بتاتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک ہومعکم کی تاویل علم کے ساتھ کرنے والے مذاہب سلف کے ایسے ہی مخالف ہیں جیسے وہ لوگ جو استواء علی العرش کی تاویل کرتے ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحبؒ (م ۱۸۹۰ء) جن کے متعلق مولانا امرتسری لکھتے ہیں:

ہندوستان کے نامور سلفی اہل حدیث مصنفین میں سے مولانا نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی مشہور ترین ہیں۔ ۳۔ نواب صاحب موصوف کا اس مسئلہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کے قلم سے ایک مترجم اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

ہمارے نزدیک رائج بات یہ ہے کہ استواء علی العرش اور اللہ کا آسمان پر ہونا اور مخلوق سے مبائن ہونا اور اس کا قرب اور معیت اور جو بھی صفات آئی ہیں۔ کیفیت بتانے اور علم و قدرت کے ساتھ تاویل کرنے کے بغیر ظاہر پر جاری ہیں۔ کیونکہ تاویل کرنے کی کوئی دلیل شرعی وارد نہیں ہوئی۔

۱۔ ”رسالہ التحف فی مذاہب السلف“ (ص ۱۳، ۱۴) ۲۔ ”مظالم روپڑی“ (ص ۱۳) ۳۔ ایضاً

۴۔ ”کتاب الجوائز والصلوات“ ۲۶۲

مولانا امرتسری اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ یہ عبارت قاضی شوکانی کی عبارت سے بھی واضح تر ہے۔

مطلب اس کا وہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا کہ عرش پر ہے ویسا ہی زمین پر ہے۔

رہا یہ امر کہ کیسے ہے۔ سو یہ سوال کیفیت سے ہے جو حوالہ بخدا ہے ۱۔

اسی طرح مولانا امرتسری نے جماعت غیر مقلدین کے وکیل اعظم مولانا محمد حسین

بٹالویؒ کی تائید سے علامہ محمد بن علی شوکانی سے بھی یہی عقیدہ نقل کیا ہے ۲۔

خود مولانا امرتسری غیر مقلد اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں خدا کی صفت قرب و معیت کو اور اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمینوں میں ہونا

بلا تاویل یقین کرتا ہوں ۳۔

اب جس عقیدہ کو یہ اکابرین غیر مقلدین حق کہہ کر اس پر جمے ہوئے ہیں اور اس کو سلف

صالحین کا مسلک قرار دے رہے ہیں، علی زئی اس عقیدہ کو باطل باور کر کے علمائے دیوبند کو اس کا

الزام دے رہے ہیں۔

ع بریں عقل و دانش بیاید گریست

(۲) ایمان میں کمی و زیادتی

زیر علی زئی نے دھوکہ دیتے ہوئے ایمان میں زیادتی اور کمی کے مسئلہ کو صرف ”مرجہ“ کا مسلک قرار دیتے ہوئے علمائے دیوبند پر تنقید کی ہے، حالانکہ اہل السنۃ والجماعت کے کئی جلیل القدر ائمہ بھی اسی کے قائل ہیں اور اس بابت حنفیہ اور مرجہ کے درمیان آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ باقر علمائے غیر مقلدین حنفیہ کے مسلک کی تائید میں قرآن و حدیث سے دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحب ارقام فرماتے ہیں:

ایمان میں کمی بیشی کے مسئلہ کا مدار ایمان و اعمال صالحہ کی درمیانی نسبت ہے اس کے متعلق علمائے اسلام میں اختلاف ہے جس کی تفصیل امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شرح صحیح بخاری میں لکھ دی ہے ۱۔ نیز لکھتے ہیں:

جس امر میں بزرگان دین کا اختلاف ہو۔ اس میں ہم جیسے ناقصوں کا محاکمہ کرنا بری بات ہے۔ لیکن چونکہ بزرگوں سے حسن تادب کی وجہ سے ہمارا فرض ہے کہ ان کے کلام کے صحیح محمل بیان کر کے ان سے الزام و اعتراض کو دور کریں۔ اور محض اپنی شخصی رائے سے نہیں بلکہ بزرگوں ہی کے اقوال سے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں۔ جس کی تفصیل مختصر آئیہ ہے کہ اعمال کے جزء ایمان ہونے یا نہ ہونے یعنی داخل ماہیت ایمان ہونے یا نہ ہونے کی بناء پر ایمان و اسلام کی درمیانی نسبت کے سمجھنے پر ہے کہ ہر دو ایک ہیں یا ان میں کچھ اختلاف ہے۔ اور اس امر میں ائمہ دین میں جو اختلاف ہے وہ معلوم علماء ہے۔ جیسے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

نے اور علامہ یعنی رحمہ اللہ نے بھی شرح صحیح بخاری نہایت سطر سے بیان کر دیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر فریق کے پاس قرآن وحدیث سے دلائل ہیں۔ پس کسی فریق کو بھی ملامت نہیں کر سکتے ۲۔ اس پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

خاکسار نابکار کہتا ہے کہ ایمان بحسب لغت تصدیق کو کہتے ہیں جو دل کا کام ہے..... الخ

نیز مولانا سیالکوٹی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ اور آپ کے تلامذہ پر ارجاء کی تہمت کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بھی رجال مرجہ میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ آپ اہل السنۃ کے بزرگ امام ہیں۔ اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجے کے تقویٰ اور تورع پر گزری۔ جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔

ارجاء اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

بے شک بعض مصنفین نے (خدا ان پر رحم کرے) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ کو رجال مرجہ میں شمار کیا ہے۔ جس کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اور حضرت امام صاحب مدوح کی طرز زندگی پر نظر نہ رکھتے ہوئے بعض لوگوں نے اسے خوب اچھالا ہے۔ لیکن حقیقت رس علماء نے اس کا جواب کئی طریق پر دیا ہے ۲۔

پھر اس کے بعد موصوف نے بڑی تفصیل اور مستند حوالہ جات سے آپ پر اور آپ کے تلامذہ پر اس الزام کو رفع کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ آپ کے مسلک اور فرقہ مرجہ کے مسلک میں بہت فرق ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرجہ کے نزدیک جس شخص نے زبان سے اقرار کر لیا اور

دل سے تصدیق کر لی اس کو کئی معصیت بالکل ضرر نہ دے گی۔ اور آپ اور دیگر بعض ائمہ اہل سنت و الجماعت کا یہ مسلک ہے کہ عمل ایمان کی جز نہیں مگر ثواب و عتاب اس پر مرتب ہوتا ہے ۱۔
 اور آخر میں مولانا نے بحوالہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ غیر مقلد مرحہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) مرجئۃ البدعیۃ (۲) مرجئۃ السنۃ (جو مسلک ائمہ اہل سنت و الجماعت کی طرف منسوب ہے) اور یہ وضاحت کی ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اصحاب ابی حنیفہ رحمہ اللہ کو ”مرجئہ“ کی جس قسم میں شمار کیا ہے اس سے مراد قسم ثانی ہے ۲۔

جن ائمہ کے نزدیک ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے، ان میں امام بخاری بھی ہے۔ مولانا عبدالسلام مبارکپوریؒ غیر مقلد آپ کے نظریہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہم یہ مانتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو الایمان قول و عمل، میں خاص قسم کا کد اور تشدد تھا جس کی شہادت صحیح بخاری کی کتاب الایمان سے بھی ملتی ہے ۳۔

﴿۳﴾ صفاتِ باری تعالیٰ میں جائز تاویلات

زیر علی زئی نے ”مرجہ“ اور ”جہمیہ“ کی موافقت کے ذیل علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر جو تیسرا الزام لگایا ہے وہ صفاتِ باری تعالیٰ میں (جائز) تاویلات کرنا ہے، اور اس کی وجہ سے انہوں نے علمائے دیوبند کو جہمیہ فرقہ کا مذہب اختیار کرنے کا طعنہ دیا ہے ۱۔ حالانکہ یہ زیر علی زئی کی جہالت ہے ورنہ خود ان کے اپنے علماء نے بھی صفاتِ باری تعالیٰ میں جائز تاویلات کرنے کو درست کہا ہے اور اس کو صحابہ کرام ؓ اور اہل حدیث کا مذہب قرار دیا ہے۔ ذیل میں مسئلہ صفاتِ باری تعالیٰ کی تاویل کے بارے میں علامہ شوکانی رحمہ اللہ غیر مقلد کی ایک عبارت کا ترجمہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد کے قلم سے ملاحظہ کریں۔

چنانچہ علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

اس قسم میں (آیاتِ صفات کی تاویل میں) علمائے امت کے تین مذہب ہیں۔ (اول) یہ کہ ان میں تاویل کو کوئی دخل نہیں بلکہ ان کو ان کے ظاہر پر جاری کیا جاوے اور ان میں سے کسی کی بھی تاویل نہ کی جائے۔ اور یہ قول مشہین کا ہے۔ (دوسرا) یہ کہ ان کی کوئی تاویل تو ضرور ہے لیکن اس تاویل سے رکے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تشبیہ (کسی کی طرح ہونے) اور تعطیل (صفات سے معطل و خالی ہونے) سے پاک ہے۔ بدین قولِ الہی ”وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ“ ابنِ برہان نے کہا سلف کا یہی قول ہے۔ (اور تیسرا مذہب یہ ہے) کہ یہ آیات قابلِ تاویل ہیں، ابنِ برہان (مذکور) نے کہا ان مذاہب (مذکورہ بالا) میں سے پہلا مذہب یعنی تشبیہ تو باطل ہے اور دوسرے دونوں صحابہ سے منقول ہیں۔ اور یہ تیسرا

مذہب یعنی تاویل والا حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے ۱۔
 اس کے بعد مولانا سیالکوٹی صاحب اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں:
 بعض لوگوں کا خیال اب بھی ہے اور پہلے بھی رہا ہے کہ اہل حدیث مطلقاً (صفات باری تعالیٰ کی) تاویل کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن ان کی یہ رائے مسئلہ صفات کو تفصیلاً نہ سمجھنے اور ائمہ اہل حدیث کی تصریحات و شریحات کو نہ جاننے کے سبب ہے۔ بلکہ صفات فعل میں جہاں کوئی قطعی دلیل عقلی یا نقلی پر مجبور کرے وہاں اہل حدیث بھی تاویل کرتے ہیں ۲۔

نیز اس بابت حافظ ابن حزم رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ وغیرہ کے حوالے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ان پر دو ائمہ اہل حدیث کی تصریحات سے صاف ثابت ہو گیا کہ اہل حدیث کو تاویل سے بہر صورت انکار نہیں۔ بلکہ وہ صرف ان باطل تاویلوں سے انکار کرتے ہیں..... الخ ۳۔

پس جب خود غیر مقلدین کے اپنے اکابر اقرار کر رہے ہیں کہ صفات باری تعالیٰ میں جائز تاویل کرنے کا مذہب بعض صحابہ کرام کا بھی ہے اور خود اہل حدیث کو بھی اس سے انکار نہیں تو پھر اگر علمائے دیوبند نے یہ لکھ دیا کہ صفات باری تعالیٰ کی جائز تاویل کرنا بھی درست ہے تو اس پر علی زئی صاحب وغیرہ کا ان کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کرنا چہ معنی دارد؟

۱۔ "ارشاد الفحول" (ص ۱۶۳) بحوالہ: "تاریخ اہل حدیث" (ص ۳۱۸) ۲۔ "تاریخ اہل حدیث" (ص ۳۲۳)

الحاصل: علی زئی صاحب جن تین مسائل (۱) اللہ ہر جگہ موجود ہے، (۲) ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی اور (۳) صفاتِ باری تعالیٰ کی جائز تاویل درست ہے۔ کی وجہ سے علمائے دیوبند پر ”جہمیہ“ اور ”مرجہ“ کی موافقت کا الزام لگایا ہے ان تینوں مسائل کو غیر مقلدین اکابر بھی درست قرار دے رہے ہیں اور وہ خود بھی اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔

لہذا علی زئی صاحب کو چاہیے کہ علمائے دیوبند پر بدعتی ہونے کا فتویٰ دائر کرنے سے پہلے اپنے اکابر کی خبر لے۔ دیدہ باید۔

دوسروں پر طعن کرتے ہو اپنے گھر کی خبر نہیں
تم سا احمق تو دنیا میں کوئی بشر نہیں

﴿۶﴾ اکابر پرستی اور غلو کا الزام

علمائے دیوبند اپنے اسلاف، اکابر سے عقیدت، محبت اور اتباع کو سرمایہ دارین سمجھتے ہیں اور قرآن و سنت کے سمجھنے میں اکابر کی تعلیمات کے اتباع کو اہمیت دیتے ہیں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

حاصل یہ ہے کہ اولیاء کرام، صوفیائے عظام کا طبقہ مسلک علمائے دیوبند کی رو سے امت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے جن سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے اس لئے علماء دیوبند ان کی محبت و عظمت کو ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے، ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں لیکن اس کے معنی عبادت کے نہیں لیتے کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع و طواف و نذر یا منت، یا قربانی کا محل بنالیا جائے ۱۔

غیر مقلدین کی اکابر پرستی اور غلو

زیر علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند پر الزام لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ:

دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے بارے میں سخت غلو کرتے ہیں ۲۔

علمائے دیوبند کا موقف تو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے حوالہ سے مذکور ہوا ہے اب خود ”غیر مقلدین“ اپنے اکابر سے کس غلو کی عقیدت رکھتے ہیں اور کس قدر اکابر پرستی میں مبتلا ہیں۔ ملاحظہ ہو، چنانچہ ”غیر مقلدین“ کے امام العصر مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ:

اہل حدیث جو کچھ کرتے اور جو کچھ کہتے ہیں سب حدیث رسول ﷺ کی بنا پر کرتے

۱۔ ”مسلک علمائے دیوبند“ (ص ۲۸، ۲۹) ۲۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۱۹)

اور کہتے ہیں۔ اپنی رائے محض سے نہ کچھ کہتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔
خود زیر علی زئی لکھتے ہیں:

میں اور میرے تمام ساتھی علی الاعلان اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مذہب
اہل حدیث ہی حق ہے، اس کے علاوہ تمام مذاہب باطل ہیں چاہے وہ
دیوبندیوں کا مذہب ہو یا شیعوں خارجیوں کا، والحمد للہ ہمیں تو اپنے دین
و مذہب کے مکمل سچا ہونے کا پورا یقین ہے مگر آپ لوگ یعنی آل دیوبندیہ سمجھتے
ہیں کہ دیوبندیوں کا مذہب درست ہے مگر اس میں خطا کا احتمال ہے ۲۔

اب زیر علی زئی نے خود تسلیم کر لیا کہ حضرات دیوبندی بجائے خود غیر مقلدین
اکابر پرستی اور غلو میں مبتلا ہیں۔

ع میں الزام اُن کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا
نیز مشہور غیر مقلد عالم مولانا وحید الزمان نے زیر علی زئی وغیرہ جیسے نام نہاد اہل
حدیثوں کے اس غلو کے بارے میں کیا خوب لکھا ہے کہ:

ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ
اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ اور مولوں محمد اسماعیل صاحب شہید
نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان
بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑھ گئے۔ برا بھلا کہنے
لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو اور انصاف سے کام لو۔ جب تم نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
اور شافعی رحمہ اللہ کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت
متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ ہمارے پیشوا اہل حدیث ان کے سوا
اور بہت سے گزرے ہیں، جیسے امام ابن حزم ظاہری، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام

داؤد ظاہری، اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، شیخ جلال الدین سیوطی، امام نووی، امام سخاوی، محمد بن اسماعیل امیر، شیخ محی الدین ابی۔ حموی، شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اگر ہم دلائل پر غور کر کے کسی مسئلہ میں ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے ساتھ اتفاق کریں تو کونسا گناہ لازم آیا اور وہ کیوں قابل ملامت ٹھہرے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

نیز لکھتے ہیں:

بعض اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور مولوی اسماعیل صاحب دہلوی اور نواب صدیق حسن خان صاحب موحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے فرمن المطر و قمام تحت المیزاب یا صلت علی الاسعد و بلت عن النقد ۲۔
ان اقتباسات کے بعد علی زئی صاحب خود فیصلہ کر لیں کہ دیوبندی اکابر پرستی اور غلو کرتے ہیں یا آپ نام نہاد اہل حدیث؟

ع میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا
باقی زیر علی زئی نے حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی ثانی صاحبہ کا واقعہ جو ذکر کیا ہے اس کا تعلق کرامات سے ہے۔ اور اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار کرنا سوائے جہالت اور حماقت کے اور کچھ نہیں ہے۔ خود غیر مقلدین نے اپنے اکابرین کی بڑی بڑی کرامتیں ذکر کی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ”کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ“ (ص ۲۱۱ تا ۲۱۲)

﴿۷﴾ توہینِ حدیث و صحابہ کرام ﷺ کا الزام

زیرِ علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ یہ حضرات احادیث، صحابہ ﷺ وغیرہ کی گستاخیاں کرتے ہیں ۱۔

حالانکہ یہ علی زئی کا حضراتِ دیوبند پر افتراء ہے۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم ”دارالعلوم دیوبند“ لکھتے ہیں:

حدیث کے سلسلے میں بھی علماءِ دیوبند کا مسلک نکھرا ہوا اور صاف ہے اور اس میں وہی جامعیت اور اعتدال کا عنصر غالب ہے جو دوسرے مقاصدِ دین میں ہے بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حدیث کو چونکہ قرآن کریم کا بیان اور دوسرے درجہ میں مصدرِ شریعت سمجھتے ہیں اس لئے کسی ضعیف سے ضعیف حدیث کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بشرطیکہ وہ قابلِ احتجاج ہو۔ حتیٰ کہ متعارض روایات کے سلسلہ میں بھی ان کی سب سے پہلی سعی اخذ و ترک کے بجائے تطبیق و توفیق اور جمع بین الروایات کی ہوتی ہے تاکہ ہر حدیث کسی نہ کسی طرح عمل میں آجائے، متروک نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک سلسلہ روایات میں اعمالِ اولاً ہے اہمال سے پھر اسی جامعیتِ مسلک کے تحت حسبِ اصول، حنفیہ متعارض روایات میں رفعِ تعارض کی جس قدر اصولی صورتیں ائمہ اجتہاد کے یہاں زیرِ عمل ہیں وہ سب کی سب موقعہ بہ موقعہ مسلکِ علماءِ دیوبند میں جمع ہیں ۲۔

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا کلمہ“ (۲۲: ۲۱: ۲۰) ۲۔ ”مسلکِ علمائے دیوبند“ (ص ۳۵)

صحابہ کرام

نبی کریم ﷺ کے بعد مقدس ترین طبقہ نبی ﷺ کے بلا واسطہ فیض یافتہ اور تربیت یافتہ لوگوں کا ہے جن کا اصطلاحی لقب صحابہ کرام ﷺ ہے خدا اور رسول نے من حیث الطبقة اگر کسی گروہ کی تقدیس کی ہے تو وہ صرف حضرات صحابہ کرام ﷺ کا طبقہ ہے ان کے سوا کسی طبقہ کو من حیث طبقہ مقدس نہیں فرمایا اور طبقہ کے طبقہ کی تقدیس کی ہو مگر اس پورے کے پورے طبقہ کو راشد و مرشد راضی و مرضی، تقی القلب، پاک باطن، مستمر الاطاعت، محسن و صادق، اور موعود بالجنة، فرمایا پھر ان کی عمومی مقبولیت و شہرت کو کسی خاص قرن اور دور کے ساتھ مخصوص اور محدود نہیں رکھا بلکہ عمومی گردانا، قطبہ سابقہ میں ان کے تذکروں کی خبر دے کر بتلایا کہ وہ اگلوں میں بھی جانے پہچانے لوگ تھے اور قرآن کریم میں ان کے مداح و مناقب کا ذکر کر کے بتلایا کہ وہ پچھلوں میں بھی جانے پہچانے ہیں اور قیامت تک رہیں گے جب تک قرآن کریم رہے گا، زبانوں پر، دلوں میں ہر وقت کی تلاوت میں، پنج وقتہ نمازوں میں، خطبات و موعظات میں، مسجدوں میں اور معبودوں میں، مدرسوں اور خانقاہوں میں، خلوتوں اور جلوتوں میں، غرض جہاں بھی اور جب بھی اور جس نوعیت سے بھی قرآن کریم پڑھا جاتا رہے گا، وہی ان کا چرچا اور امت پر ان کا تفوق نمایاں ہوتا رہے گا۔ پس بلحاظ مدح و ثناء وہ امت میں یکتا و بے نظیر ہے جن کی انبیاء کے علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد اول و آخر کوئی نظیر نہیں ملتی مگر علماء دیوبند نے اپنے اس مسلک میں جو صحابہ کرام ﷺ کی بابت عرض کیا گیا، رشتہ اعتدال کو ہاتھ نہیں دیا اور کسی گوشہ سے بھی اس میں افراط و تفریط اور غلو کو آنے نہیں دیا۔ مثلاً اس عظمت و جلالت کے معیار سے

صحابہ کرام ﷺ میں تفریق کے قائل نہیں کہ کسی لائق محبت سمجھے اور کسی کو معاذ اللہ لائق عداوت سمجھے کسی کی مدح میں رطب اللسان ہوں، اور عیاذ اللہ کسی کی مذمت میں، یا تو انہیں سب و شتم اور قتل و غارت کرنے پر اتر آئے۔ اور ان کا خون بہانے میں بھی کسر نہ چھوڑے اور یا پھر ان میں سے بعض کو نبوت سے بھی اونچا مقام دینے پر آجائیں۔ انہیں معصوم سمجھنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض میں حلول خداوندی ماننے لگیں۔ علماء دیوبند کے مسلک پر یہ سب حضرات مقدسین تقدس کے انتہائی مقام پر ہیں۔ مگر نبی یا خدا نہیں۔ بلکہ بشریت کی صفات سے متصف، لوازم بشریت، اور ضروریات بشری کے پابند ہیں، مگر عام بشر کی سطح سے بالاتر کچھ غیر معمولی امتیازات تک نہیں پہنچ سکے، یہی وہ نقطہ اعتدال ہے جو حضرات صحابہ کرام ﷺ کے بارہ میں علماء دیوبند نے اختیار کیا ہوا ہے۔ ان کے نزدیک تمام صحابہ کرام ﷺ شرف صحابیت اور صحابیت کی برگزیدگی میں یکساں ہیں اس لئے محبت و عظمت میں بھی یکساں ہیں البتہ ان میں باہم فرق مراتب بھی ہیں لیکن یہ فرق چونکہ نفس صحابیت کا فرق نہیں اس لئے اس سے نفس صحابیت کی محبت و عقیدت میں بھی فرق نہیں پڑ سکتا۔

پس اس مسلک میں الصحابة کلہم عدول۔ (صحابہ کرام ﷺ سب کے سب عادل تھے) کا اصول کارفرما ہے جو اس دائرہ میں اہل السنۃ والجماعت کے مسلک کا جو بیعتہ مسلک کے علماء دیوبند ہے۔ اولین سنگ بنیاد ہے۔ ۱۔

”علمائے دیوبند“ حدیث اور صحابہ کرام ﷺ کا کتنا احترام کرتے ہیں آپ نے ملاحظہ کیا اب ”غیر مقلدین“ کے ٹولہ کو دیکھیے جو سب سے بڑا گستاخ ہے اور ان کے حملوں سے نہ احادیث محفوظ ہیں اور نہ صحابہ کرام ﷺ اور نہ دیگر اکابرین امت۔

غیر مقلدین کی طرف سے صحابہ کرام ؓ کی گستاخیاں

ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدیت کے بانی مولوی عبدالحق بنارس کا ایک بیان مولانا عبدالرحمن پانی پتی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے جس میں اس نے صحابہ ؓ کی توہین کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

”ان کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں اور ہم کو سب حدیثیں یاد ہیں اور ان کا علم کم تھا اور ہمارا علم بڑا ہے“ ۱۔

نیز اس بد بخت نے حضرت عائشہ صدیقہ کی توہین کرتے ہوئے یہ کہو اس کی ہے کہ:

”عائشہ ؓ حضرت علی ؓ سے لڑ کر مرتد ہوئی اور اگر بے توبہ مری تو کافر مری“ ۲۔

علامہ وحید الزمان غیر مقلد صحابہ ؓ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بعض صحابہ ؓ نے ایسے کام بھی کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں“ ۳۔

نیز لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ کچھ صحابہ ؓ فاسق ہیں، جیسا کہ ولید اور اسی کے مثل کہا جائے گا معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور سرہ بن جندب ؓ کے حق میں ۴۔

نیز لکھتے ہیں:

”خلفائے راشدین ؓ کو گالیاں دینے سے آدمی کافر نہیں ہوتا“ ۵۔

اسی طرح لکھا ہے کہ:

”ایک سچے مسلمان کا جس میں ایک ذرہ بھی پیغمبر صاحب کی محبت ہو دل یہ

گوارا کرے گا کہ وہ معاویہ ؓ کی تعریف و توصیف کرے“ ۶۔

۱۔ ۲۔ ”کشف الحجاب“ (ص ۲۱) بحوالہ: ”مقدمہ رسالہ اہل حدیث“ (۲۹/۱)

۳۔ ”لغات الحدیث“ (ج ۲، کتاب ص ۱۹) ۴۔ ”نزل الابرار“ (ج ۳ ص ۹۴)

۵۔ ایضاً (۲/۳۱۸) ۶۔ ”لغات الحدیث“

اسی طرح انہوں نے حضرت معاویہ ؓ کے لئے حضرت اور رضی اللہ عنہ وغیرہ کلمات تعظیم کہنے سے بھی منع کیا ہے ۱۔

حکیم فیض عالم صدیقی غیر مقلد خطیب جامع مسجد اہل حدیث محلہ مستریاں جہلم اپنی کتاب ”سیدنا حسن ابن علی ؓ“ میں جا بجا حضرات اہل بیت کی سخت توہین کی ہے۔ مثلاً اسی کتاب میں ایک عنوان قائم کیا ہے:

”سیدنا علی ؓ کی نام نہاد خلافت اور سیدنا حسن ؓ“

اس عنوان کے ذیل میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت علی ؓ خلافت کے مستحق نہیں تھے اور آپ کی خلافت صحیح نہیں تھی۔ العیاذ باللہ۔

رسول خدا ﷺ کے نو اسوں حضرت حسن ؓ اور حضرت حسین ؓ کو زمرہ صحابہ ؓ سے خارج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو زمرہ صحابہ میں شمار کرنا صریحاً سبائیت کی ترجمانی یا اندھا دھند تقلید کی خرابی ہے ۲۔

ایک انتہائی متعصب غیر مقلد ابوالاشبال شاغف نے امیر المؤمنین حضرت عثمان ؓ پر قرآن و سنت کی مخالفت کا الزام لگاتے ہوئے اپنی خباثت کا یوں اظہار کیا ہے کہ:

جب حضرت عثمان نے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو اپنی صواب دید اور اجتہاد سے امیر جہاد مقرر کیا تو ۳۱ھ میں محمد بن ابی بکر اور محمد بن ابی حذیفہ نے ان کی مخالفت شروع کر دی اور اس کا نتیجہ حضرت عثمان ؓ و علی کی شہادت اور جنگ وجدال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے نص صریح کو چھوڑ کر قیاس و اجتہاد پر عمل کرنے کا ۳۔

اسی طرح اس بد بخت نے حضرت معاویہ ؓ پر بھی قرآن و سنت کی مخالفت کا الزام لگایا ہے ۱۔

خود زبیر علی زئی نے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی توہین کی ہے چنانچہ آپ ؓ کے بارے میں گستاخی کرتے ہوئے اور متعہ جیسے زنا کا جواز ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ابن عباس سے بھی متعہ کا جواز مروی ہے اور اکابر صحابہ ؓ نے ان پر اس مسئلہ میں سخت تنقید کی ہے ۲۔

حالانکہ بقول علامہ وحید الزمان غیر مقلد حضرت ابن عباس نے اس قول سے رجوع کر لیا تھا ۳۔

زبیر صاحب ع دیگر رانصیحت خود رافضیحت

۱۔ مقالات شاغف (ص ۲۸۲) ۲۔ ”نور العینین“ (ص ۳۹)

۳۔ ”لغات الحدیث“ (ج ۳، کتاب م، ص ۱۰)

غیر مقلدین کی طرف سے ائمہ مجتہدین کی گستاخیاں

غیر مقلدین ائمہ مجتہدین خصوصاً حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی شان میں بھی گستاخیاں کرنا اپنا فریضہ مذہبی سمجھتے ہیں۔ اس کا شکوہ خود ان کے اپنے اکابر نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ مشہور بزرگ غیر مقلد عالم مولانا داؤد غزنویؒ سابق امیر جماعت اہل حدیث فرماتے ہیں:

دوسروں لوگوں کی یہ شکایت کہ اہل حدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلاوجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں، یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے ۱۔

نیز فرماتے ہیں:

جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے، کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہہ دیتا ہے، پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے، یا زیادہ سے زیادہ گیارہ اور اگر کوئی بڑا احسان کرے تو وہ سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یک جہتی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے۔ یا غُرْبَةُ الْعِلْمِ اِنَّمَا اَشْكُوْنِي وَخُزْنِي اِلَى اللّٰهِ ۲۔

غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دھلویؒ ایسے نام نہاد اہل حدیثوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

کچھ ائمہ مجتہدین کو گالی وغیرہ دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو خوشی یا

شافعی کہنا شراب نوشی یا زنا کاری سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں، خدا کی پناہ اور اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں، ان کا جواب تو یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنا تو صحیح ہے لیکن ائمہ مجتہدین کو برے الفاظ سے یاد کرنا ہے دینی اور گمراہی ہے۔ ۱۔

مولانا عبد الواحد خان پوریؒ اور مولانا وحید الزمان وغیرہ علمائے غیر مقلدین کے حوالے بھی گزر چکے ہیں کہ گروہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہل حدیث کہلاتے ہیں، ائمہ مجتہدین کے گستاخوں کا ٹولہ ہے۔

ع والفضل ماشہدت بہ الاعداء

ائمہ حدیث کی گستاخیاں

فرقہ غیر مقلدین بظاہر تو محدثین کی جماعت سے ڈانڈے ملاتا ہے لیکن اندر سے یہ لوگ محدثین کے بھی کچے گستاخ ہیں۔ اس فرقہ کی ایک مشہور شاخ جماعت غربائے اہل حدیث (جس کی ضلعی امارت کاشرف علی زکی صاحب کو حاصل ہے ۲۔) کے بارے میں پروفیسر مبارک غیر مقلد لکھتے ہیں: جماعت غرباء اہل حدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی صرف یہی مقصد نہیں بلکہ ”تحریک مجاہدین“ یعنی سید احمد بریلوی کی تحریک کی مخالفت کر کے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہاں تھا ۳۔

یہی حال اس فرقہ کی دیگر جماعتوں کا ہے۔

محدثین کے بارے میں بطور نمونہ مشتبہ از خوارے ان کی چند گستاخیاں ملاحظہ کریں۔

امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ (م ۱۹۸ھ) جو حدیث و اسماء الرجال کے بلند پایہ

اور مسلمہ امام ہیں، اور مولانا عبد السلام مبارکپوریؒ غیر مقلد نے لکھا ہے کہ فن اسماء الرجال کا سنگ

۱۔ ”فتاویٰ ندویہ“ (۱/۱۸۳) ۲۔ ”نور العینین“ (مصنف کا تعارف ص ۱۱) طبع سوم

۳۔ ”علمائے احناف اور تحریک مجاہدین“ (ص ۴۸)

بنیادیکی بن سعید قطان نے رکھا ۱۔

اس جلیل القدر امام کے اسماء الرجال سے متعلق ایک قول کا ذکر کرتے ہوئے مولانا وحید الزمانؒ غیر مقلد لکھتے ہیں:

یہ قول یکی کا باطل اور منجملہ نزغات شیطانی ہے ۲۔
نیز لکھتے ہیں:

یکی بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں: فی نفسی منہ شیء ومجالدا حب الی منہ ۳۔

نیز موصوف حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۲۵۶ھ) پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ امام بخاری پر رحم کرے مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں ۴۔
نیز لکھتے ہیں:

بخاری رحمہ اللہ پر تعجب ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت لی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے ۵۔

حدیث رسول ﷺ کے مدون اول اور صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث کے مرکزی راوی حضرت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (م ۱۲۵ھ) کے بارے میں حکیم فیض عالم صدیقی غیر مقلد کو اس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ابن شہاب منافقین و کذابین کے دانستہ نہ سہی نادانستہ ہی سہی مستقل ایجنٹ

۱۔ "سیرۃ البخاری" رحمہ اللہ (ص ۲۸۱) ۲۔ "لغات الحدیث" (۲ ج، کتاب ص ۳۹ ص ۳۹)

۳۔ ایضاً (ج ۱، کتاب "ج" ص ۶۱) ۴۔ ایضاً ۵۔ ایضاً (ج ۲، کتاب "ص" ص ۳۹)

تھے اکثر گمراہ کن، خبیث اور مکذوبہ روایتیں انہی کی طرف منسوب ہیں ۱۔
یہی حکیم صاحب حافظ کبیر، محدث شہیر امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ) پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام مسلم سے تقریباً ۲۱ برس بعد ابو عیسیٰ محمد ترمذی نے یہ وضعی روایات اپنی کتاب میں درج کی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ امام مسلم کی وفات کے بعد کسی سبائی نکسال میں انہیں گھڑا گیا ہے ۲۔

علی زئی کے مدوح مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد امام دارالہجرہ حضرت مالک بن انس پر جارحانہ حملہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام مالکؒ کے متعلق بھی اہل علم کو شکوہ ہے کہ وہ ناروائہ ثقات و معروفین پر کلام کرتے ہیں اور ان سے روایت نہیں لیتے ۳۔

علم حدیث کے عظیم المرتبت امام حافظ ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (م ۳۲۱ھ) پر تنقید کرتے ہوئے غیر مقلد مناظر مولوی عبدالعزیز ملتانی لکھتے ہیں:

آپ امام مزنی کے بھانجہ اور شاگرد ہیں اپنے ماموں سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر خفی ہو گئے پھر کیا تھا خفی مذہب کی حمایت اور تائید میں ایک مستقل کتاب بنام ”معانی الآثار“ لکھ ماری جس میں ضعیف حدیثوں کی تصحیح اور صحاح کی تضعیف کر کے احناف کی رضا جوئی حاصل کی ۴۔

زیر علی زئی کی آئمہ حدیث کے خلاف گستاخانہ زبان:

خود زیر علی زئی نے اپنے پیش رو غیر مقلدین کی تقلید میں متعدد آئمہ حدیث کی گستاخیاں کی ہیں۔ مثلاً امام دارالہجرہ حضرت مالک بن انس نے ایک راوی پر جرح کی تو اس کے جواب

۱۔ ”صدیقہ کائنات“ (ص ۱۰۷) ۲۔ ایضاً (ص ۱۱۸) ۳۔ ”توضیح الکلام“ (۱/۲۷۷)

۴۔ ”فیصلہ نفع یدین“ (ص ۱۰)، بحوالہ: ”حدیث اور اہل حدیث“ (ص ۱۱۱)

میں زبیر علی زئی نے امام مالک کی نیت پر حملہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

امام مالک وغیرہ نے ذاتی دشمنی کی وجہ سے انہیں شدید جروح کا نشانہ بنایا ہے۔

امام ترمذی کا حدیث میں جو مقام ہے وہ کسی تعریف کا محتاج نہیں ہے، امام موصوف نے ایک حدیث (جوزبیر علی زئی کے مسلک کے خلاف ہے) کو صحیح اور حسن قرار دیا تو زبیر علی زئی اس پر ان کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں:

ابن جریج مدلس کی یہ روایت عَنْ سے ہے اور عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے

کہ (غیر صحیحین میں) مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا یہ روایت

ضعیف ہے۔ ابن جریج کی تدلیس کے باوجود امام ترمذی کا اسے ”حسن صحیح

غریب“ کہنا عجیب و غریب ہے ۲۔

گویا زبیر علی زئی کی نظر میں امام ترمذی جیسے محدث کا مقام عام طالب علموں سے بھی کم ہے۔

ع بریں عقل و دانش ببايد گريت

جليل القدر محدث امام اسحاق بن ابی اسرائیل کو زبیر علی زئی نے قلیل العقل (کم عقل)

قرار دیا ہے ۳۔

اسی طرح زبیر علی زئی جلیل القدر محدث امام ابن الترمکائی رحمہ اللہ کی توہین کرتے

ہوئے ان کے خلاف یہ عنوان قائم کیا ہے:

ابن الترمکائی کی چیرہ دستیایں ۴۔

محدث کبیر حافظ عبدالقادر قرشی (م ۵۷۷ھ) جو علامہ عراقی (استاذ حافظ ابن حجر) وغیرہ جیسے ائمہ

حدیث کے استاد ہیں۔ امام محمد بن احمد الفاسی (م ۸۳۲ھ) ان کے بارے میں لکھتے ہیں: وکان

ذاعناية بالفقه، والحديث، وغير ذلك، ولديه فضل ۵۔

۱۔ ”الکوکب الدرّیہ“ (ص ۴۲) ۲۔ ایضاً (ص ۴۳) ۳۔ ”نور العینین“ طبع سوئم ۲۰۰۵ء، (ص ۲۲۸)

۴۔ ایضاً (ص ۱۳۹) ۵۔ ”ذیل التقیید“ (۱۳۰/۲)

حافظ ابو الفضل مکی (م ۸۸۱ھ) فرماتے ہیں: الامام، العلامة، الحافظ ۱۔
اس قدر بلند پایہ محدث بھی زبیر علی زئی کی تنقید اور توہین کا نشانہ بننے سے محفوظ نہ رہ سکے۔ چنانچہ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

عبد القادر القرشی وغیرہ متعصبین اور بے کار لوگوں کا اسے ”امام کبیر“ قرار دینا چنداں مفید نہیں ہے ۲۔

مشہور حافظ الحدیث امام احمد بن عمرو الہزار (م ۲۰۳ھ) صاحب السنن کی ایک روایت کو علی زئی معلول (ضعیف) قرار دیتے ہوئے ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

حافظ بزار بذات خود متکلم فیہ ہے ۳۔

جلیل القدر محدث امام حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) جو ”المستدرک“ وغیرہ بلند پایہ کتب حدیث کے مصنف ہیں، علی زئی نے خواہ مخواہ ان کو وہی قرار دے دیا۔ خود علی زئی کے اپنے ایک ہم مسلک حافظ ثناء اللہ ضیاء غیر مقلد اس پر زبیر علی زئی سے احتجاج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب کہ امام حاکم لازوال قوت یاداشت کے مالک تھے۔ ایک مضبوط حافظہ کے مالک امام کا وہم کاشکار قرار دے دیا جائے۔ یہ تو سید ہاسد ہا امام حاکم پر جارحانہ حملہ ہے ۴۔

اس کے جواب میں زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

المستدرک کے اوہام اہل علم پر مخفی نہیں ہیں، بعض جگہ مطبعی اخطاء (غلطیاں) ہیں اور بعض مقامات پر خود امام حاکم کو اوہام ہوئے ہیں ۵۔

۱۔ ”ذیل تذکرۃ الحفاظ“ (۱۰۵/۵) ج ۲ ”الہباری“ (۳۸) ج ۲ ”الحدیث“ (۲۹/۲۳)

۲۔ ”الصراف“ (ج ۲، شمارہ ۱، ص ۴۳) ۳۔ ”الحدیث“ (۵۷، ۲۸)

حدیث اور کتب حدیث کی توہین

غیر مقلدین کی توہین و تنقید سے احادیث رسول ﷺ، کتب حدیث اور راویان حدیث بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ یہاں تک کہ ان ظالموں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث اور ان کے راویوں پر بھی شب خون مارا ہے۔

مثلاً غیر مقلد عالم مولانا بشیر الرحمن مستحسن نے ایران میں شیعوں کے سامنے صحیح بخاری کو آگ میں ڈالنے کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ مشہور صحافی اختر کاشمیری اپنے سفر نامہ ایران میں لکھتے ہیں:

اس سیشن کے آخری مقرر گوجرانوالہ کے اہل حدیث عالم مولانا بشیر الرحمن مستحسن تھے، مولانا مستحسن بڑی مستحب قسم کی چیز ہیں علم محیط جسم بسیط کے مالک، ان کا انداز تکلم جدت آلود اور گفتگورف ہوتی ہے فرمانے لگے:

اب جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے قابل عمل نہیں، اختلاف ختم کرنا ضروری ہے مگر اختلاف ختم کرنے کے لئے اسباب اختلاف کو مٹانا ہوگا، فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز کر رہی ہے کیوں نہ ہم ان اسباب کو ہی ختم کر دیں؟ اگر آپ صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں تو ان تمام روایات کو جلانا ہوگا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم بخاری کو آگ میں ڈالتے ہیں، آپ اصول کافی کو نظر آتش کریں آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ صاف کر دیں گے ۱۔

حدیث کی مشہور کتاب ”مسند احمد بن حنبل“ کے بارے میں حکیم فیض عالم

صدیقی غیر مقلد لکھتے ہیں:

مسند احمد بن حنبل کا جامع اول ابو بکر شافعی کے نام سے معروف ہے۔ حقیقت

میں یہ شخص رافضی تھا اور بظاہر شافعی بنا ہوا تھا.....
مسند کا جامع دوم ابو بکر قطعی متوفی (۳۶۸ھ) ہے یہ بھی شیعہ تھا، ان دونوں
شیعوں نے امام احمد اور ان کے بیٹے عبد اللہ سے کچھ حدیثیں لے کر ان میں
جا بجا اپنے مسلک کے مطابق محو و اثبات کر کے شیعہ روایات کے الفاظ کو بدل
کر اپنی خود ساختہ حدیثوں کے مناسب اسناد جوڑ کر چھ جلدوں میں ایک ضخیم
مجموعہ احادیث مدون کر ڈالا۔

عصر حاضر کے مشہور غیر مقلد شیخ ناصر الدین البانی (جن کو غیر مقلدین اپنا امام اور مقتدا قرار
دیتے ہیں، چنانچہ زبیر علی زئی صاحب نے بھی ان کو مشہور محقق امام ۲، ”مشہور محدث“، صحیح محدث
العصر اور امام الحمد شین قرار دیا ہے) نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی کئی احادیث کو ضعیف و موضوع
قرار دے دیا، اور ان کے راویوں پر بھی سخت تنقید کی ہے، چنانچہ مولانا ابوالشال شاغف غیر مقلد
لکھتے ہیں:

لیکن ناصر الدین البانی نے خرق اجماع کیا یا اتفاق امت مسلمہ کا پارا پارا کرنے
کی کوشش اشعوری طور پر خدمت حدیث کے نام پر کرتے ہوئے صحیحین کی
بہت سی حدیثوں کو ضعیف و موضوع کے اندر داخل فرما کر جہلائے عصر کے لئے
راہ ہموار کر دی کہ وہ صحیحین کی حدیثوں کو بھی قبول کرنے کے لئے ناصر الدین
البانی کی تصحیح کو ضروری سمجھنے لگے۔ ۵۔

خود علی زئی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ شیخ البانی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث پر تنقید کی
ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

شیخ البانی رحمہ اللہ، وغیرہ معاصرین اور ان سے پہلے لوگوں نے صحیح بخاری و

۱۔ ”خلافت راشدہ“ (ص ۸۴، ۸۵) ۲۔ ”الحدیث“ (۳۵/۲) ۳۔ ایضاً (۱۸:۲۲) ۴۔ ”عبادات میں بدعات“

(ص ۱۲۸، حاشیہ نمبر ۲) ۵۔ ”مقالات شاغف“ (ص ۲۶۶)

صحیح مسلم پر جو جرح کی ہے ۱۔

زبیر علی زئی صاحب نے غیر مقلدین کے شیخ اکمل مولانا ندیر حسین دہلوی (جو خیر سے زبیر علی زئی کی سند حدیث میں ان کے بالواسطہ استاد ہیں ۲) کے متعلق لکھا ہے:

مولانا ندیر حسین دہلوی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کے ایک راوی محمد بن فضیل بن غزواں پر جرح کی ہے ۳۔

خود علی زئی نے بھی صحیحین کے متعدد راویوں پر جرح کر رکھی ہے۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

زبیر علی زئی صاحب کے مدوح مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے دعویٰ کیا ہے کہ صحیح بخاری میں ضعیف راویوں کی روایات بھی ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

صحیح بخاری میں ضعیف راویوں کا ہونا اور بات ہے اور جیسے امام بخاری رحمہ اللہ ضعیف اور اس کی احادیث کو مقلوب کہیں اس سے روایت لینا دونوں میں بڑا فرق ہے ۴۔

زبیر علی زئی خود مؤطا امام مالک کی ایک حدیث جس کو وہ خود بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں، کو کافرا قرر دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسعود صاحب یہ حدیث آپ کے حلق کا وہ کافرا ہے جسے نہ آپ نکل سکتے ہیں اور نہ باہر پھینک سکتے ہیں ۵۔

اندازہ لگائیں کہ جو شخص ایک حدیث کو صحیح تسلیم کرنے کے باوجود اس کو کافرا کہہ رہا ہے اس سے بڑا گستاخ کون ہوگا؟ نیز حضرت عمرؓ کی قاہم کردہ سنت (بیس تراویح کی جماعت)

۱۔ ”الحدیث“ (۲۱:۲۳) ۲۔ ایضاً (۴۰/۲) ۳۔ ایضاً (۱۱/۲۳)

۴۔ ”توضیح الکلام“ (ص ۶۱۳) طبع جدید ۵۔ ”تعداد رکعات قیام رمضان“ (ص ۵۴)

کے بارے میں زبیر علی زئی زہرا گھٹے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ مقلدین کی چار سو بیسی ہے ۱۔

اسی طرح زبیر علی زئی نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے متعدد راویوں پر بھی عمل جراحی کیا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کے ایک راوی علی بن الجعد رحمہ اللہ جن کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے بہت زیادہ محتاط ہونے کے باوجود ان سے اپنی صحیح میں احادیث روایت کی ہیں ۲۔

ان کے بارے میں زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

یہ ثقہ ہونے کے ساتھ چھی تھا۔ یعنی اہل سنت والجماعت سے خارج تھا۔ وہ کہتا تھا کہ: اگر اللہ تعالیٰ امیر معاویہؓ کو عذاب دے تو مجھے ناپسند نہیں ہے۔ اور وہ صحابہؓ کو برا کہتا تھا ۳۔

نیز لکھتے ہیں:

علی بن الجعد تشیع کے ساتھ مجروح ہے۔ سیدنا معاویہؓ وغیرہ صحابہؓ کی تنقیص کرتا تھا ۴۔

نیز لکھتے ہیں:

مگر یہ بھی مروی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر، معاویہ بلکہ عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین پر سخت تنقید کرتا تھا، سیدنا عثمانؓ کے بارے میں اس کا عقیدہ یہ تھا کہ انہوں نے۔ عاذ اللہ۔ بیت المال سے ایک لاکھ درہم ناحق لیے تھے۔ سیدنا معاویہؓ کی وہ تکفیر کا قائل تھا۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے یہ برا نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کو عذاب دے ۵۔

۱۔ ”تعداد رکعات قیام رمضان“ (ص ۵۵) ۲۔ تہذیب التہذیب (۴/۱۸۵)

۳، ۴۔ ”ہدیۃ المسلمین“ (ص ۹۱) ۵۔ ”تعداد رکعات قیام رمضان“ (ص ۲۸)

مزید اس پر غصہ اتارتے ہوئے لکھتے ہیں:

علی بن الجعد تو مختلف فیہ اور مجروح ہے ۱۔

اب جو شخص خود اور اس کے ہم مسلک صحیحین اور ان کے راویوں پر اس قدر تنقید کرتے ہوں ان کو علمائے دیوبند پر صحیحین کی احادیث اور راویوں کی گستاخی کا الزام لگاتے ہوئے حیا آنا چاہئے۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

﴿۸﴾ اندھی تقلید کا الزام

زیر علی زکی نے علمائے دیوبند پر آٹھواں الزام اندھی تقلید کرنا لگایا ہے۔ زیر علی زکی کے اس الزام کے جواب سے پہلے ”تقلید“ پر علمائے دیوبند کا موقف ملاحظہ فرمائیے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم ”دارالعلوم دیوبند“ لکھتے ہیں:

فقہ اور فقہاء کے سلسلہ میں بھی علمائے دیوبند کا مسلک وہی جامعیت اور جوہر اعتدال لئے ہوئے ہے جو اولیاء و علماء کے بارہ میں انہوں نے اپنے سامنے رکھا۔ جس کا خلاصہ بطور اصول یہ ہے کہ وہ دین کے بارہ میں آزادی نفس سے بچنے، دینی بے قیدی اور خود درائی سے دور رہنے اور اپنے دین کو تشکیک اور پراگندگی سے بچانے کے لئے اجتہادی مسائل میں ”فقہ معین“ کی پابندی اور ایک ہی امام ”مجتہد“ کے مذہب کے دائرہ میں محدود رہنا ضروری سمجھتے ہیں اس لئے وہ اور ان کی تربیت یافتہ جماعت فقہیات میں حنفی المذہب ہے لیکن اس سلسلہ تقلید و اتباع میں بھی اعتدال و جامعیت کی روح سرایت کئے ہوئے ہے جس میں افراط و تفریط کا وجود نہیں۔ نہ تو ان کے یہاں یہ آزادی ہے کہ وہ سلف کے قائم کردہ اصول فقہ اور ان سے استنباط کردہ مسائل ہی کے قائل نہ ہوں اور ہر قدم پر اور ہر زمانہ میں ایک نیا فقہ مرتب کرنے کے خط میں گرفتار ہوں یا بالفاظ دیگر اپنے فہم و رائے کی قطعیت کے توہم میں اجتہاد مطلق کا دعوے لے کر کھڑے ہوں۔ اور نہ اس کے برعکس فقہیات میں ایسے جمود اور بے شعوری کے قائل ہیں کہ ان فقہی مسائل کی تحقیق، تدقیق یا ان کے ماخذوں کا پتہ چلانے کے لئے کتاب و سنت کی صرف مراجعت کرنا بھی گناہ تصور کرنے لگیں اور ان فقہی استنباطوں کا رشتہ بھی قرآن و حدیث سے جوڑنا اور اور ان کی

مزید چھتیں اپنی وسعت علم سے نکال لانا بھی خود رائی اور آزادی نفس کے مترادف باور کریں۔

پس وہ بلاشبہ ”مقلد“ اور ”فقہ معین“ کے پابند ہیں مگر اس ”تقلید“ میں بھی ”تحقیق“ ہیں ”جامد“ نہیں۔ تقلید ضرور ہے مگر کورانہ نہیں لیکن اس شان تحقیق کے باوجود بھی وہ اور ان کی پوری جماعت مجتہد ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ البتہ ”فقہ معین“ کے دائرہ میں رہ کر مسائل کی ترجیح اور ایک ہی دائرہ کی مثالیں یا متخالف جزئیات میں سے حسب موقعہ محل اور حسب تقاضائے زمان و مکان کسی جزئی کے اخذ و ترک یا ترجیح و انتخاب کی حد تک وہ اجتہاد کو منقطع بھی نہیں سمجھتے۔ اس لئے ان کا مسلک کورانہ تقلید اور اجتہاد مطلق کے درمیان میں ہے پس وہ نہ کورانہ اور غیر محققانہ تقلید کا شکار ہیں اور نہ برخود غلط ادعائے اجتہاد کے وہم میں گرفتار ہیں۔

علمائے دیوبند کا موقف تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ تقلید کس صورت میں کرتے ہیں زیر علی زئی صاحب خود اپنے گھر کی خبر نہیں لیتے کہ خود وہ اور ان کے اکابرین غیر مقلدین جس انداز سے تقلید کرتے ہیں وہ صرف اندھی ہی نہیں گوئی اور بہری بھی ہے۔ مولانا وحید الزمان ”غیر مقلد کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ کی تقلید کو تو شرک کہتے ہیں لیکن خود ابن تیمیہ، ابن القیم، نواب صدیق اور مولانا نذیر حسین وغیرہ علماء کی اندھا دھند تقلید کرتے ہیں۔

اب زیر علی زئی صاحب کے تجاہل عارفانہ کو داد دیجئے۔ خود اپنے گریبان میں جھانکنے کی بجائے علمائے دیوبند پر الزام لگا رہے ہیں کہ وہ اپنے اکابر کی اندھی تقلید کرتے ہیں ۲۔

لاحون ولا قوۃ الا باللہ ۔

ع میری نگاہ شوق پہ اتنی ہیں سختیاں
اپنی نگاہ شوق کی کچھ بھی خبر نہیں

مولانا وحید الزمانؒ نے اپنے ان غیر مقلدین کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے:
لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغا بازی اور
وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں۔ اس پر سخت حیرت ہوتی
ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ مکروہ اور بدعت گناہ صغیرہ ہوگی چھوڑ کر
کبیرہ گناہوں میں، یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغا بازی میں مبتلا ہو گئے،
لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ع مدی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

”شیعہ“ اور ”غیر مقلدین“ کا مسئلہ تقلید میں اتفاق

زبیر علی زئی صاحب نے غصہ میں آ کر لکھ دیا کہ

دیوبندیوں کے نزدیک تقلید واجب ہے اسی طرح ان کے بھائیوں رافضیوں
کے نزدیک بھی تقلید واجب ہے اس بنیادی عقیدہ میں دونوں متفق ہیں ۲۔

حالانکہ زبیر علی زئی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود ان کے اکابرین بھی مطلق تقلید کا
انکار نہیں کرتے اور وہ بھی عوام کے لئے تقلید کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ غیر مقلدین کے امام العصر
مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحبؒ ارقام فرماتے ہیں:

کیا ہمارے خفی بھائی ہم اہل حدیثوں کے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ ہم تقلید
سے مطلقاً انکار کرتے ہیں اور عوام کو تعلیم کرتے ہیں کہ وہ باوجود رسول اللہ ﷺ
کی حدیث یا اقوال صحابہؓ نہ ملنے کے اور خود بھی کتب متداولہ مشہورہ میں علمی
قابلیت نہ رکھنے کے اقوال ائمہ کو (معاذ اللہ) ٹھکرادیا کریں۔ اور مادر پدر آزاد
ہو کر جو چاہیں سو کیا کریں۔

اگر ان کا یہی خیال ہے تو ہم صاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ انہوں نے

ہمارا مسلک سمجھنے میں تحقیق سے کام نہیں لیا۔ ۱۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی کے علمائے عرب کے سامنے معافی نامہ کے متعلق لکھتے ہیں:

لطف کی بات یہ ہے کہ خود والد مرحوم باوجود ان تمام تفصیلات کے بیان کرنے کے کہا کرتے تھے۔ مولانا نذیر حسین نے توبہ کر لی۔ اور زور دیتے تھے کہ انہوں نے تقلید شخصی کو مستحسن تسلیم کر لیا۔ حالانکہ یہ جماعت بھی عوام کے لئے ہمیشہ تقلید کو ضروری بلکہ فرض ٹھراتی ہے۔

مولانا نذیر احمد رحمانی غیر مقلد مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ حوالہ نقل کرنے کے بعد حاشیہ میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت میاں (نذیر حسین) صاحب قدس سرہ نے ”معیار الحق“ میں مسئلہ تقلید پر بہت تفصیل سے بحث کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اس کا کچھ خلاصہ پیش کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولانا آزاد نے جو بات کہی ہے اس کی تائید خود میاں صاحب کے کلام میں بھی موجود ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بحوالہ مولانا نذیر حسین تقلید کی چار اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) واجب (۲) مباح (۳) حرام و بدعت اور (۴) شرک ۱۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ خود اکابرین غیر مقلدین بھی مطلق تقلید کا انکار نہیں کرتے بلکہ عوام کے لئے اس کو ضروری اور فرض قرار دیتے ہیں۔ لہذا اعلیٰ زکی صاحب کا یہ کہنا کہ صرف دیوبندیوں اور روافض کے نزدیک تقلید واجب ہے سراسر دھوکہ اور صریح بددیانتی ہے۔

البتہ یہ بات حق ہے کہ شیعہ و روافض اور غیر مقلدین اہل سنت والجماعت کے مقابلے میں اس پر متفق ہیں کہ تقلید صرف زندہ کی جائز ہے فوت شدہ کی نہیں۔ چنانچہ مولانا وحید الزمان

لکھتے ہیں:

جو مجتہد فوت ہو چکا ہے اس کی تقلید جائز نہیں۔ اس میں شیعہ ہمارے ساتھ ہیں۔ اسی طرح شیعہ وروافض اور غیر مقلدین دیگر کئی مسئلوں میں بھی باہم متحد و متفق ہیں مثلاً غیر مقلدین ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔ شیعہ وروافض کا بھی یہی مذہب ہے بلکہ یہ مسئلہ ان کی علامت سمجھا جاتا ہے ۲۔

اسی طرح ماء مستعمل کی طہارت کے مسئلہ میں بھی غیر مقلدین شیعہ امامیہ کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ مولانا وحید الزمانؒ غیر مقلد شیعہ کی ایک روایت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس سے صاف نکلتا ہے کہ مستعمل پانی طاہر اور مطہر ہے۔ اہل حدیث اس مسئلہ میں امامیہ سے متفق ہیں ۳۔

شیعہ وروافض جو دشمنانِ صحابہؓ ہیں، ان کے نزدیک آثارِ صحابہؓ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اسی طرح غیر مقلدین بھی آثارِ صحابہؓ کو نہیں مانتے ۴۔

شیعہ وروافض صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں جب کہ غیر مقلدین ائمہ مجتہدین کی گستاخیاں کرتے ہیں۔ جن کا اقرار خود ان کے علماء نے بھی کیا ہے جیسا کہ ماقبل گزر چکا ہے۔ غیر مقلدین کے شیخ النکل مولانا نذیر حسین صاحب اعلان کرتے ہیں کہ ائمہ دین کے بے ادب چھوٹے رافضی ہیں ۵۔

ان حقائق کی روشنی میں اب علی زئی صاحب خود ہی فیصلہ کر لیں کہ ”روافض“ ہمارے بھائی ہیں یا آپ ”غیر مقلدین“ کے۔ ۶۔

میری وفا کو دیکھ کر، میری ادا کو دیکھ کر
بندہ پروری منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۱۔ ”ہدیۃ المہدی“ (ص ۱۱۱) ۲۔ ”فتاویٰ ثنائیہ“ (ج ۲ ص ۳۶) ۳۔ ”لغات الحدیث“ (جلد ۴، کتاب واد)

۴۔ ”فتاویٰ نذیریہ“ (۳۴۰/۱) وغیرہ ۵۔ ”تاریخ اہل حدیث“ (ص ۹۶)

﴿۹﴾ اہل حدیث سے بغض

زیر علی زئی نے علمائے دیوبند پر الزام لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ:
 دیوبندی حضرات اہل حدیث سے سخت بغض رکھتے ہیں اس پر انہوں نے دلیل
 یہ ذکر کی ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کے پیچھے احتیاطاً نماز نہ
 پڑھی جائے! وغیرہ۔

اس الزام کے جواب سے پہلے یہ وضاحت کرنی مناسب ہے کہ اہل حدیث کسے کہتے
 ہیں، چنانچہ خود زیر علی زئی نے لکھا ہے:

اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ مسلمانوں کی ایک خاص جماعت جس
 کو حدیث رسول ﷺ سے علمی اور عملی شغف رہا وہ جماعت اپنے آپ کو لقب
 ”اہل حدیث“ سے ملقب کرتی رہی ہے ۲۔

”اہل حدیث“ محدثین کے گروہ کا نام ہے جن کا مقصد حیات حدیث رسول ﷺ کی جمع
 و ترتیب ہے، نہ کہ ”اہل حدیث“ مادر پدر آزاد، جہلاء کو کہا جاتا ہے کہ جو حدیث کے قریب بھی نہیں
 گئے اور ”اہل حدیث“ نام رکھ کر انکا وظیفہ صبح، شام فقط اسلاف کو بُرا بھلا کہنا ہے زیر علی زئی کا یہ
 الزام سراسر دھوکہ ہے الحمد للہ! علمائے دیوبند اصل اہل حدیث (یعنی محدثین، امام بخاری
 رحمہ اللہ وغیرہ) سے محبت کرتے ہیں اور ان کو اپنا مقتداء و پیشوا سمجھتے ہیں۔ البتہ وہ زیر علی زئی
 صاحب کی طرح نام نہاد ”اہل حدیث“ جو انگریزی دور کی پیداوار ہے، اور جن کو خود ان کے اپنے
 اکابر بھی اپنے دعویٰ ”اہل حدیث“ میں جھوٹا اور بدعتی قرار دے چکے ہیں، ان کو حضرات
 دیوبند اصلی اہل حدیث کہنے کی جسارت نہیں کر سکتے۔ بلکہ علمائے دیوبند جسے منکرین حدیث کو ان
 کے دعویٰ اہل قرآن میں جھوٹا قرار دیتے ہیں ایسے ہی ان غیر مقلدین کو بھی اہل حدیث ماننے

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے ناز کا حکم“ (ص ۲۲۲) ۲۔ ”طریقہ اجماع“ المعروف جنت کا راستہ ص ۴۲ مطبوعہ ۱۳۵۱ھ
 ”مقالات“ ۱/۲۹ مطبوعہ: مارچ ۲۰۰۸ء (معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ۔)

کے لئے تیار نہیں ہیں۔

لہذا حضرت تھانوی رحمہ اللہ وغیرہ جن علماء نے ان کے پیچھے احتیاطاً نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ دیا ہے وہ بالکل بجا ہے۔

﴿۱۰﴾ عقیدہ ختم نبوت کے انکار کا الزام

زیر علی زئی صاحب نے ”ختم نبوت پر ڈاکہ“ کے عنوان کے ذیل میں حضرت نانوتوی رحمہ اللہ وغیرہ اکابرین دیوبند کے چند حوالے ذکر کرنے کے بعد یہ باور کرانے کی ناکام کوشش کی ہے کہ ان حضرات کا ختم نبوت کے متعلق عقیدہ ٹھیک نہیں ہے ۱۔

حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر اس الزام کا جواب خود حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی تحریرات سے بطور اقتباسات ملاحظہ ہو۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

- (۱) خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں ۲۔
- (۲) حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں، علی الاطلاق کہیے یا بالاضافہ ۳۔

- (۳) ہاں یہ مسلم ہے کی خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے ۴۔
- (۴) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر لیجئے (تحذیر الناس) صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیت زمانی اور

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۲۶، ۲۵) ”امین اوکاڑوی کا تعاقب“ (ص ۸) ۲۔ ”مناظرہ عجیبہ“ (ص ۳۹)

۳۔ ایضاً (ص ۳) ۴۔ ایضاً (ص ۶۹)

خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدالات مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ۱۔

(۵) خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے ۲۔

(۶) حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہیے کہ

منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی فضیلت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جمادیئے اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ۳۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ ختم نبوت پر اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اپنا دین و ایمان ہے، بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں ۴۔

تفصیل کے لئے ”عبارات اکابر“ حصہ اول مصنفہ امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم اور ”عقیدت الامت فی معنی ختم النبوت“ مصنفہ علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کو ملاحظہ کیا جائے، زیر علی زنی غیر مقلد نے ان اعتراضات کے لئے ”بریلویت“ سے سہارا لیا ہے مگر یہ نہیں دیکھا کہ بریلویوں نے اکابر دیوبند پر اعتراض کے باوجود یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے ختم نبوت کا انکار نہیں کیا، چنانچہ مشہور بریلوی مصنف پیر محمد کرم شاہ الازہری مرحوم (م ۱۳۱۹ھ ۱۹۹۸ء) لکھتے ہیں:

لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارت النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت

زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔^۱

زبیر علی زئی کا ان حضرات پر یہ افتراء ہے اور ختم نبوت کے لئے علمائے دیوبند کی خدمات کا انکار کرنا چڑھتے سورج کا انکار کرنے کے مترادف ہے اور جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا انکار کیا تو اس کا تعاقب سب سے پہلے علمائے دیوبند نے کیا۔ چنانچہ جب مولانا محمد حسین بنا لوی وغیرہ غیر مقلدین کے مرزا کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے تو علمائے دیوبند سے وابستہ علمائے لدھیانہ نے ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں سب سے پہلے اس کے کفر کا فتویٰ دیا تھا اس کا اعتراف مولانا بنا لوی غیر مقلد نے بھی کیا ہے۔^۲

”غیر مقلدیت“ اور ”قادیانیت“

ذیل میں اس بابت غیر مقلدین کے گھٹاؤ نے کردار کی چند جھلکیاں ملاحظہ کریں۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے خود غیر مقلد تھا، اور وہ غیر مقلدین کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھتا تھا۔ چنانچہ اس کے حالات میں لکھا ہے کہ

مرزا صاحب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے ۳۔ آٹھ تراویح کے قائل تھے ۴۔

جراہوں پر مسح کے قائل تھے ۵۔ جمع بین الصلوٰتین کے قائل تھے ۶۔ ہاتھ

سینے پر باندھتے تھے ۷۔ بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے ۸۔ غیر مقلدین کی

طرح گوہ کھانے کو جائز سمجھتے تھے ۹۔

۱۔ ”تخذیر الناس میری نظر میں“ ص ۵۸، مطبوعہ اگست ۱۹۸۶ء، ضیاء القرآن، لاہور ۲ اشاعت النسخہ (ج ۱۳، ش ۱۲،

ص ۳۸۱) ۳۔ ”سیرت المہدی (حصہ دوم، ص ۳۹) ۴۔ ایضاً (۱۳) ۵۔ ایضاً (ص ۲۶) ۶۔ ایضاً (ص ۸۸)

۷۔ ذکر حبیب (ص ۲۴)، نہج المصلى (ج ۴، ص ۷۷)، بحوالہ الکلام المفید (ص ۱۸۶)

۸۔ ذکر حبیب (ص ۲۴) ۹۔ ”سیرت المہدی“ (حصہ دوم ص ۱۳۲)

(۲) مرزا کا سب سے بڑا حواری اور خلیفہ اول حکیم نور الدین بھی غیر مقلد تھا۔ ۱۔

(۳) مولوی نور الدین قادیانی بھی پہلے غیر مقلد تھا ۲۔

(۴) مرزا کا خاص مرید مولوی محمد احسن امروہی بھی پہلے پکا غیر مقلد تھا اور اس نے اپنے سابقہ مسلک (غیر مقلدیت) کے اثبات میں ایک کتاب ”مباح الادلہ“ کے نام سے لکھی تھی۔

(۵) پاکستان کا سابق وزیر خارجہ اور مشہور قادیانی ظفر اللہ خان بھی غیر مقلد خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے کہ:

میرے دادا چودھری سکندر خان صاحب مرحوم اپنے علاقہ کے بڑے باروخ زمیندار تھے جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے وہ اہل حدیث فرقے سے تعلق رکھتے تھے ۳۔

(۶) مرزا صاحب کا نکاح بھی غیر مقلدین کے شیخ اکمل مولانا نذیر حسین دھلویؒ نے پڑھایا تھا ۴۔

(۷) مرزا کو عروج اور شہرت کی بلندیوں پر پہنچانے والے شخص غیر مقلد پن کے وکیل اعظم مولانا حسین بنا لویؒ صاحب تھے۔ چنانچہ بنا لوی صاحب نے ایک دفعہ اپنے احباب کے سامنے عالم برافروختگی میں کہا کہ میں نے ہی اس شخص (مرزا قادیانی) کو بلند کیا تھا ۵۔

مولانا بنا لوی لکھتے ہیں:

مؤلف براہین احمدیہ (مرزا قادیانی) کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین میں سے ایسے کم واقف نکلیں گے۔ مؤلف ہمارے ہم وطن ہیں، بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھتے تھے)

۱۔ ”فتاویٰ اہل حدیث“ (۱۰۱/۱۱) ج ۲ ایضاً ۳۔ ”تحدیثِ نعمت“ بحوالہ ”ترک تقلید کے بیابانک نتائج“ (ص ۵۰)

۲۔ ”تاریخ احمدیت“ (ج ۲ ص ۵۶) ۵۔ ”تحفہ گلزدیہ“ (ص ۹) بحوالہ: ”اہل حدیث اور انگریز“ (ص ۱۲۵)

ہمارے ہم مکتب تھے۔ اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط و کتابت و ملاقات مراسلات برابر جاری و ساری ہے۔

نیز مجدد اعظم کا مرزائی مولف لکھتا ہے:

خود مولوی محمد حسین بٹالوی باوجود اس قدر بڑا عالم اور محدث ہونے کے اس قدر آپ (مرزا قادیانی) کی عزت و احترام کرتا تھا کہ آپ کا جوتا اٹھا کر آپ کے سامنے سیدھا کر کے رکھ دیتا تھا اور اپنے ہاتھ سے آپ کو وضو کرانا اپنی سعادت سمجھتا تھا۔

(۷) غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا حوالہ ماقبل گزر چکا ہے کہ انہوں نے قادیانیوں کو متقی اور مسلمان قرار دیا ہے۔

نیز انہوں نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھی تھی اور قادیانیوں کے پیچھے نماز کے جواز کا فتویٰ بھی دیا تھا۔

مولانا عبدالعزیز غیر مقلد سابق سیکرٹری جمیعت اہل حدیث ہند مولانا امرتسری کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی آپ مرزائی کیوں نہیں؟
آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟

آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا اس سے آپ مرزائی کیوں نہیں ہوئے؟

مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد نے مولانا امرتسری کی تفسیر (عربی) کو مرزائی فتنہ سے بھی زیادہ بڑا فتنہ قرار دیا تھا۔

۱۔ ”مجدد اعظم“ (۲۲/۱) ۲ ایضاً (۲۲/۱) ۳ ”فیصلہ مکہ“ (۳۶) ۴ ایضاً (۲۶)

(۸) مولانا محمد اسماعیل غزنویؒ سابق نائب امیر جمعیت اہل حدیث ہند کے بارے میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے انکشاف کیا تھا کہ وہ درپردہ مرزائی ہیں اور ان کے جلسوں کے اخراجات بھی مرزائیوں کی طرف سے آرہے ہیں۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا داؤد غزنویؒ نے بھی اپنے ایک خط میں مولانا اسماعیل غزنویؒ پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ہاں یہ صحیح ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب کے طریق کار سے انجمن تبلیغ الاسلام امرتسر کے سلسلے میں مقامی حالات کے ماتحت ایک خاص فضا کی موجودگی میں مرزائیوں کے ساتھ ملکر آریوں سے مناظرہ وغیرہ کرنے میں مجھے شدید ترین اختلاف تھا اور ہے۔ ۲۔

(۹) مشہور غیر مقلد عالم اور مترجم صحاح ستہ مولانا وحید الزمانؒ (جن کا تعارف ماقبل گزر چکا ہے) تو قادیانیوں کو اہل سنت کے فرقوں میں شمار کر دیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ مقلد اور غیر مقلد، بدعتی اور وہابی، عرشی اور فرشی، قادیانی اور چکڑالی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۳۔
(۱۰) علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند کو قادیانیوں کا حامی ثابت کرنے کے لئے مفتی کفایت اللہ صاحب دھلویؒ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے: ۴۔

حالانکہ اس فتویٰ میں مرتدین کی بات ہو رہی ہے جنہوں نے اسلام کو چھوڑ کر قادیانیت اختیار کی وہ مرتد کہلائیں گے اور جو قادیانیوں کے ہاں پیدا ہوئے وہ کافر کہلائیں گے۔ اسی طرح کاتھوی غیر مقلدین کے محدث اعظم مولانا عبد اللہ روپڑیؒ نے بھی دیا ہے۔

۱۔ ”فیصلہ مکہ“ (۳۵، ۳۴) ۲۔ ایضاً (۳۸) ۳۔ ”انفات الحدیث“ (ج ۲، کتاب ۱ ص ۱۸۱)

۴۔ ”امین اداکڑی کا تعاقب“ (ص ۸) بحوالہ: ”کفایت المفتی“ (۳۱۳/۱)

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

جو اسلام سے نکل کر مرزائی ہو گئے وہ مرتد ہیں اور جو مرزائیوں کے گھر پیدا ہوئے یا کسی اور دین سے نکل کر مرزائی ہوئے وہ اہل کتاب کے علم میں ہیں۔ ارتداد کے لئے صرف اتنی شرط ہے کہ پہلے اسلام میں ہو پھر اس سے نکل جائے۔ قرآن مجید میں ہے ”وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنِ الدِّينِ (الایۃ) ۱۔“

اب اگر مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے اس فتوے سے ان کا قادیانوں کا حامی ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر زبیر علی زئی اپنے محدث روپڑی صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ صادر کریں گے؟ دیدہ باید۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر الزام کا جواب (۱۱) زبیر علی زئی صاحب نے لکھا ہے کہ:

اہل حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں کہ:

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

زبیر علی زئی کی منقولہ عبارت میں دیکھ لیا جائے کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے بالفرض کہا ہے جس سے اس کا وقوع ہونا لازم نہیں آتا، اور اس طرح کی مثالیں قرآن و حدیث میں متعدد ہیں۔ مثلاً تین صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول حدیث کہ ”لو عاش ابراہیم لکان نبیا“ (اگر ابراہیم (صاحبزادہ نبی ﷺ) زندہ رہتے تو نبی ہوتے)، اس حدیث پر بعض حضرات نے اشکال کیا تو ان کے جواب میں حافظ سخاویؒ اپنے استاذ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (مولانا وحید

۱۔ فتاویٰ اہل حدیث (۹/۱) ۱۔ بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۲۵)، بحوالہ تحذیر الناس (ص ۳۳)

الزمان غیر مقلد نے ان دونوں شاگردوں استاذ کو اہل حدیث کا پیشوا قرار دیا ہے ۱) کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ان القضية الشرطية لاتستلزم الوقوع ۲۔ کہ قضیہ شرطیہ وقوع کو مستلزم نہیں ہے۔ پھر اس کی تائید میں حافظ سخاوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے: ”لو كان بعدى نبي لكان عمر“ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے ۳)

خود حضرت نانوتوی صاحب کے قلم سے ختم نبوت کے متعلق یہ وضاحت گزر چکی ہے کہ: ”اب رسول اللہ ﷺ کو ختم نبوت زمانی، مکانی اور مرتبی تینوں لحاظ سے خاتم النبیین مانتے ہیں۔“
”غیر مقلدین“ کا انکار ختم نبوت

زیر علی زئی نے اپنے گھر کی خبر نہیں لی کہ ان کے اکابر ”غیر مقلدین“ نے تو صراحتاً ختم نبوت کا انکار کیا ہے۔ غیر مقلدین کے مجدد اور محقق اعظم نواب صدیق حسن خان صاحب نے محدث ابن قدامہؒ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ:

ابن حنبلی کہا کرتے تھے کہ شیخ احمد بن قدامہ کہ زمانہ میں اگر کوئی نبی مبعوث ہوتا تو وہ ابن قدامہ ہوتے ۴۔

اب زیر علی زئی صاحب اپنے نواب صاحب پر کیا فتویٰ صادر کریں گے؟ اسی طرح مسئلہ امکان نظیر کے ذیل میں غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا ذریعہ حسین صاحب دہلویؒ اور ان کے تلامذہ کا فتویٰ نقل ہو چکا ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی قدرت سے رسول اللہ ﷺ جیسا رسول پیدا ہونا ناممکن اور محال ہے اس کا یہ عقیدہ گمراہی ہے اور وہ شخص اہل سنت والجماعت سے خارج اور اس کے کفر کے قریب ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

حافظ زیر علی زئی صاحب نے تصریح کی ہے نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا

۱۔ ”لغات الحدیث“ (ج ۱، کتاب د ص ۲۱) ۲۔ ایضاً ۳۔ ”القاصد الخیر“ (ص ۳۹۶، ۳۹۷)

۴۔ ”الراجح لکل“ (ص ۲۲۰) بحوالہ: ”کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ“ (ص ۲۱۸)

محال، ناممکن اور باطل ہے ۱۔

اب انہیں اپنا شوق فتویٰ بازی پورا کرتے ہوئے اپنے پیش روں پر بھی فتویٰ لگا دینا چاہیے۔

ع بریں عقل و دانش بایاد گریست

الحاصل:

حافظ زبیر علی زئی ختم نبوت کے سلسلہ میں اپنے اکابر کے سیاہ ماضی اور گھناؤنے کردار کو دیکھنے کی بجائے علمائے دیوبند کی عبارات پر اعتراض کر کے ان کے بلند پایہ اور عظیم الشان کردار کو داغدار کرنے کی ناکام و نامراد کوشش کر رہے ہیں۔ آخر میں ان کو غیر مقلدین کے استاذ العلماء، مولانا محمد گوندلوی (جن کے بارے خود علی زئی لکھتے ہیں: شیخ الاسلام، حجة الاسلام، شیخ القرآن والحديث، الامام الشفہ، الممتقن الحجة، المحدث الفقیہ الاصولی محمد گوندلوی رحمہ اللہ ۲) کی ایک نصیحت یاد دلاتے ہیں جس میں وہ فرماتے ہیں: یاد رکھنا چاہئے حتی الامکان اگر کوئی کلام کسی توجیہ سے صحیح بن سکتا ہو تو اس کو صحیح ہی سمجھنا چاہئے ۳۔

۱ "الحدیث" (۳۳:۲۳) ۲ "الکوکب الدریۃ" (۷) ۳ "خیر الکلام" (ص ۳۶)

﴿۱۱﴾ گمراہی کی طرف داعی ہونے کا الزام

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

دلائل مذکورہ اور دیگر دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندیت ایک گمراہ فرقہ ہے۔ ۱۔

اس کے بعد انہوں نے شیخ البانی وغیرہ متعصب غیر مقلدین (جن کے اقوال ہمارے لئے کوئی حجت نہیں ہیں) کے چند حوالے علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کے خلاف نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

لھذا ثابت ہوا کہ دیوبندی فرقہ بدعتی فرقہ ہے۔ دیوبندی حضرات اپنے فرقے کی طرف لوگوں کو تحریراً، تقریراً اور تمام ممکنہ طریقوں سے دعوت دیتے ہیں۔ ۲۔

دوسرے افتراہات کی طرح زبیر علی زئی کا علماء دیوبند پر یہ بھی افتراء ہے خود غیر مقلد علماء کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ علمائے دیوبند توحید و سنت کے داعی ہیں اور علماء دیوبند کی خدمات دعوت الی اللہ کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جب خود اکابر غیر مقلدین نے بھی تسلیم کر لیا کہ علمائے دیوبند اہل بدعت نہیں بلکہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں، اور ان کے عقائد قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ جیسا کہ ان کے حوالے گزر چکے ہیں۔ لھذا ثابت ہو گیا کہ زبیر علی زئی صاحب خود اپنے اکابرین کے اقوال کی روشنی میں بھی علمائے دیوبند کو بدعتی کہنے میں جھوٹے اور کذاب ہیں، اور یہ بھی ثابت ہو گیا علمائے دیوبند گمراہی کی نہیں بلکہ قرآن و سنت کی دعوت دیتے ہیں۔

البتہ زبیر علی زئی صاحب وغیرہ غیر مقلدین جن کو خود ان کے اپنے اکابر بھی بدعتی اور کاذب قرار دے چکے ہیں وہ گمراہ ہیں اور وہ اعلانیہ گمراہی کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ غیر مقلدین نے ایسے غیر مقلدین کے بارے میں کیا خوب

فرمایا ہے کہ:

جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں سے بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور پرانے کانگریسی ہیں جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لئے ایک نہایت گہری زمین دوز (Under Ground) تجویز کے تحت انگریزی پالیسی ”Divide And Congue“ (تفرقہ ڈالو اور فتح کرو) سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصاً اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔^۱

اللہ تعالیٰ ان غیر مقلدین کے شر سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

﴿۱۲﴾ انکار حدیث کا الزام

زبیر علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند ہر ایک جھوٹا الزام یہ بھی لگایا ہے کہ:
 دیوبندی حضرات اندھی تقلید کی وجہ سے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہیں ۱۔
 علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی کا یہ بھی محض افتراء ہے، مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت
 مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ کے حوالہ سے مفصل طور پر گزر چکا ہے کہ:
 (علمائے دیوبند) حدیث کو چونکہ قرآن کریم کا بیان اور دوسرے درجہ میں
 مصدر شریعت سمجھتے ہیں اس لئے کسی ضعیف حدیث کو بھی وہ حتی المقدور چھوڑنے
 کے لئے تیار نہیں ہوتے ۲۔

اس اقتباس سے علمائے دیوبند کا حدیث کے متعلق واضح ہے اور غیر مقلدین کے اپنے
 علماء کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ یہ غیر مقلدین دوسروں پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ ائمہ
 مجتہدین کی تقلید کرنے کا الزام لگاتے ہیں اور خود ابن تیمیہ وغیرہ علماء کی اندھا دھند تقلید کرتے
 ہیں۔ اور پھر زبیر علی زئی نے علمائے دیوبند کو منکرین حدیث ثابت کرنے کے لئے ان کی چند
 عبارات ذکر کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث سے مسائل مستنبط کرنا مجتہدین کا کام ہے نہ کہ
 ہر مقلد کا۔

اس کو حافظ زبیر علی زئی انکار حدیث سے تعبیر کر رہے ہیں حالانکہ یہی بات خود ان کے
 اپنے اکابر بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں:
 نصوص کتاب و سنت سے استنباط کرنا مجتہد کا کام ہے نہ کہ ہر کس وناکس کا ۳ لکھے
 نہ پڑھے نام محمد فاضل۔ اور یہ قابلیت خدا داد ہوتی ہے ادا عالی نہیں ہے ۴۔

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۲۸) ۲۔ ”مسک علمائے دیوبند“ (ص ۴۵)

۳۔ ”واضح البیان“ (ص ۲۳۸)

نیز لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے جاہل مجتہد کودین کی آفتوں میں شمار کیا ہے۔

(جامع صغیر ج ۱، ص ۳) ۱۔

سیالکوٹی صاحب مزید لکھتے ہیں:

مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایسے لوگوں کو جو آلات و قواعد اجتہاد سے بے بہرہ ہونے پر خلاف نصوص اجتہاد کر کے اختراع مسائل کرتے ہیں۔ ان پڑھ مجتہد کہتے تھے۔ یعنی لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل ۲۔

خود مولانا بٹالوی ارقام فرماتے ہیں:

جو لوگ قرآن و حدیث سے خبر نہ رکھتے ہوں، علوم عربیہ ادبیہ (جو خادم قرآن و حدیث ہیں) سے محض نا آشنا ہوں، صرف اردو فارسی تراجم پڑھ کر یا لوگوں سے سن کر یا ٹوٹی پھوٹی عربی جان کر مجتہد اور ہربات میں تارک تقلید بن بیٹھیں۔ ان کے حق میں ترک تقلید سے بجز ضلالت کسی ثمرے کی توقع نہیں ہو سکتی ۳۔

نیز فرماتے ہیں:

پچیس سال کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق (ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں، وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد کے اسباب اور بھی بکثرت موجود ہیں، مگر دین داروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔ گر وہ اہل حدیث میں جو بے علم یا کم

۱۔ "تاریخ اہل حدیث" (ص ۳۷۱) ۲۔ "واضح البیان" (ص ۳۵۴) ۳۔ "اشاعة السنة" (ج ۱

ص ۳۰، ۳۹)، بحوالہ: "صراط مستقیم اور اختلاف امت" (ص ۳۳) از: "صلاح الدین یوسف غیر مقلد"

علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں، اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔ ۱۔

اب جس وجہ سے زیر علی زئی دیوبندی حضرات پر انکار حدیث کا الزام لگا رہا ہے وہی چیز خود ان کے اپنے اکابرین میں بھی پائی جا رہی ہے۔ لہذا علی زئی اصول کے مطابق وہ بھی منکرین حدیث ہیں۔

ع ایس گناہ ہیست کہ در شہر شما نیز کند
دراصل زیر علی زئی کا علمائے دیوبند پر انکار حدیث کا الزام لگانا ”الناچور کو تو ال کو ڈانے“ کا مصداق ہے کیونکہ برصغیر (پاک و ہند) میں انکار حدیث کا فتنہ پیدا ہی غیر مقلدین کے بطن سے ہوا ہے۔ چنانچہ برصغیر میں فتنہ انکار حدیث کا بانی مولوی عبداللہ چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھا اور وہ اپنی تفسیر چکڑالوی کے زمانہ تالیف تک اپنے کو اہل حدیث کہلاتا رہا۔

غیر مقلدین کے وکیل اعظم مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

چکڑالوی کا زمانہ تفسیر چکڑالوی تک اہل حدیث کہلاتا تھا ۲۔

مشہور مؤرخ شیخ محمد اکرامؒ لکھتے ہیں:

اس گروہ (منکرین حدیث) کا ایک مرکز پنجاب میں ہے، جہاں لوگ انہیں

چکڑالوی کہتے ہیں۔ اور یہ اپنے آپ کو اہل القرآن کا لقب دیتے ہیں۔ اس

گروہ کا بانی مولوی عبداللہ چکڑالوی پہلے اہل حدیث تھا ۳۔

اسی طرح مشہور منکر حدیث حافظ اسلم جیراچپوری بھی پہلے غیر مقلد تھا۔ موصوف مولانا

نذیر حسین دہلویؒ کے خصوصی شاگرد مولانا سلامت اللہ جیراچپوریؒ کا بیٹا ہے مولانا امام خان نوشہرویؒ

غیر مقلد مولانا سلامت اللہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

۱۔ ”اشاعة السنة“ (ج ۱ ص ۲۹، ۳۰)، بحوالہ: ”صراط مستقیم اور اختلاف امت“ (ص ۳۲) از: ”صلاح الدین یوسف

غیر مقلد“ ۲۔ ”اربعین“ (ص ۳۳) از: مولوی عبداللہ غزنویؒ غیر مقلد ۳۔ ”موج کوثر“ (ص ۷۱)

آپ کے صرف ایک بیٹے مولانا محمد حافظ اسلم جیراچپوری ہیں۔ مشہور عالم، نامور مؤرخ، صاحب تصانیف کثیرہ مثلاً تاریخ الامت، تاریخ القرآن وغیرہ ہیں۔ اوائل عمر سے سلسلہ اہل حدیث میں منسلک تھے مگر اب آخر میں اس سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے کافی ہے اور حدیثیں دین نہیں بلکہ تاریخ دین ہیں۔ میں ”اہل قرآن“ کے فرقہ میں داخل نہیں کیونکہ میں اسوہ رسول ﷺ کو یقینی اور دینی سمجھتا ہوں بخلاف اہل قرآن کے جو عمل متواتر کے قائل نہیں (اقتباس از تحریر جناب مولانا حافظ محمد اسلم صاحب) ممدوح کے اس خیال کا نتیجہ ظاہر ہے کہ حدیث حجت شرعی نہیں ہے۔
شیخ محمد اکرم لکھتے ہیں:

مولانا محمد اسلم بھی اوائل عمر سے سلسلہ اہل حدیث میں منسلک تھے ۲۔

خود اسلم جیراچپوری نے لکھا ہے کہ

ہمارا گھر مقامی اور بیرونی اہل حدیث علماء کا مرجع تھا ۳۔

چودھری غلام احمد پرویز جس نے فتنہ انکار حدیث کو نئے اسلوب میں پیش کیا اور اس کو باہم عروج پر پہنچایا یہ بھی جیراچپوری صاحب کا خوشہ چین ہے۔ اسی طرح نیاز فتحپوری اور تمنا و عمادی وغیرہ مشہور منکرین حدیث بھی پہلے غیر مقلدین تھے۔

نیز فرقہ نیچریہ (جھنوں نے نیچر (قدرت) کے نام سے بے شمار احادیث کا انکار کر دیا) کے بانی سر سید احمد خان بھی پہلے غیر مقلد تھے اور انہوں نے ڈاکٹر ہنٹر کے جواب میں جو کتاب لکھی تھی اس میں بھی انہوں نے اپنے کو اہل حدیث کہا ہے۔ چنانچہ مولانا محمد حسین بٹالوی ”غیر مقلد

۱۔ تراجم علمائے حدیث ہند (ص ۳۸۸، ۳۸۹) ۲۔ موج کوثر (ص ۷۲)

۳۔ نوادرات (ص ۲۴۴)، بحوالہ آثار المدینہ (۲/۴۱۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ غیر مقلد کے بارے میں لکھتے ہیں:

اُس کا اہل السنّت یا اہل حدیث ہونا جس کا اس (مولانا امرتسریؒ) کو دعویٰ ہے ایسا ہے جیسے سرسید کا زمانہ تالیف جواب ڈاکٹر ہنٹر میں اہل حدیث ہونا۔ بلکہ سرسید ہی نے غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین صاحب کو غیر مقلد بنایا تھا۔ چنانچہ سرسید اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں: جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کو میں نے ہی نیم چڑھا دہا بی (غیر مقلد۔ ناقل) بنایا ہے۔ وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ مگر اس کو سنت ہڈی جانتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں، لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے۔ جناب مدوح میرے پاس تشریف لائے تھے۔ جب گفتگو ہوئی، میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کو وہ جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفع یدین کرنے لگے ۲۔

اب زیر علی زئی صاحب کی ایمانداری کو داد دیجئے کہ خود اپنے فرقہ کی اصلیت کو چھپانے کے لئے علمائے دیوبند پر انکار حدیث کا جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
الحاصل: برصغیر میں فتنہ انکار حدیث کا اصل سبب انکار تقلید ہے، اور سب مشہور منکرین حدیث اسی فتنہ ترک تقلید کی پیداوار ہیں۔ لیکن علی زئی وغیرہ غیر مقلدین اس سے عبرت لینے کی بجائے علمائے دیوبند پر انکار حدیث کا الزام لگا رہے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

﴿۱۳﴾ نماز سنت کے خلاف پڑھنے کا الزام

زبیر علی زئی نے الزام لگایا ہے کہ دیوبندیوں کی نماز سنت کے مخالف ہوتی ہے ۱۔
حالانکہ دیوبندی قرآن و سنت سے مستنبط فقہ حنفی کے مطابق نماز پڑھتے ہیں اور اکابر
علمائے غیر مقلدین نے بھی تسلیم کیا ہے کہ تمام مذاہب میں حدیث کے سب سے زیادہ موافق فقہ
حنفی ہے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

اسی لئے شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ تمام مذاہب میں حدیث سے
زیادہ موافق مذہب حنفی ہے ۲۔

جعفر شاہ پھلواڑی نواب صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ وہ حنفی طریقہ نماز کو اقرب الی
النسب سمجھتے تھے ۳۔

نیز نواب صاحب کے صاحبزادے نواب علی حسن خان صاحب اپنے والد کے حالات

میں لکھتے ہیں:

والا جاہ مرحوم نماز پنجگانہ حنفی طریقہ پر پڑھتے تھے البتہ ان کو فاتحہ خلف الامام

اور اول وقت کا خاص اہتمام مد نظر رہتا تھا ۴۔

نواب موصوف نے نماز پنجگانہ ادا کرنے میں حنفی طریقہ کیوں اختیار کیا، اس بارے

میں خود موصوف کا اپنا بیان ملاحظہ کریں:

بعد عبور کے مذاہب اربعہ پر میں نے اتباع دلیل کا اختیار کیا ہے۔ جو مذہب

۱۔ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ (ص ۲۸) ۲۔ ”ماثر صدیقی“ (حصہ چہارم ص ۶)۔ ”مواخ نواب صدیق حسن خان“

(ص ۲۸) از: ڈاکٹر رضیہ حامد، ”ابکاء المنین“ (ص ۳۲) ۳۔ ”الدین یسر“ (ص ۱۷۶) بحوالہ: ”حدیث اور اہل

حدیث“ (ص ۸۲) ۴۔ ”ماثر صدیقی“ (حصہ چہارم ص ۶۳)

موافق دلیل قوی و صحیح کے ہوتا ہے وہی میرا اختیار ہے خواہ مذہب حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی۔ میں کسی مذہب کا ترک و رد براہ تعصب کے نہیں کرتا ہوں، نہ کسی مذہب کا اخذ برائے ہوئے نفس کے ۱۔

اس سے معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے نزدیک فاتحہ خلف الامام اور رعایت اول وقت کے علاوہ حنفیوں کی نماز کے تمام مسائل دلیل قوی و صحیح کے موافق ہیں۔

اسی طرح غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا ندیر حسین دہلویؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ مدت العمر شاہی مسجد (دہلی) کے حنفی امام کے پیچھے نماز جمعہ ادا فرماتے رہے ۲۔

اب اگر حنفی نماز خلاف سنت ہے تو پھر شیخ الکل کی مدت العمر جمعہ کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ ان حقائق کی موجودگی میں علی زئی صاحب کا یہ کہنا کہ دیوبندیوں کی نماز (جو فقہ حنفی کے مطابق ہے) سنت کے مخالف ہے، سراسر جہالت اور حماقت ہے۔

اس کے برعکس فرقہ غیر مقلدین میں سے کوئی شخص نماز کی کوئی ایک کتاب بھی ایسی نہیں لکھ سکا جس کے مسنون ہونے پر خود ان کا اپنا اتفاق ہوا ہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک اپنے زعم میں مسنون نماز کی کوئی کتاب لکھتا ہے تو اس کا اپنا ہی ہم مسلک اس کتاب کا رد لکھ دیتا ہے۔ چنانچہ نماز کے موضوع پر ان کی مشہور کتاب ”صلوۃ الرسول“ جس کو مشہور غیر مقلد مولانا صادق سیالکوٹیؒ نے لکھا ہے، کار خود ان کے اپنے ایک عالم مولانا عبد الرؤف سندھو نے ”القول المقبول“ کے نام سے ایک ضخیم کتاب کی صورت میں کیا ہے، اور انہوں نے اس کتاب میں سیالکوٹی صاحب کی کتاب کا کچا چٹھا خوب کھول دیا ہے۔

”القول المقبول“ کی اشاعت نے ”غیر مقلدین“ کی صفوں میں کھلبلی مچا دی ہے اور کل تک یہ لوگ جس کتاب پر فخر کیا کرتے تھے آج مارے شرم کے اس کو لوگوں کے سامنے لانے

کی جرأت نہیں کر رہے۔

زبیر علی زئی صاحب نے غلام مصطفیٰ ظہیر غیر مقلد کے ساتھ مل کر ”صلوة الرسول“ کی تحقیق و تخریج کی ہے تاکہ سندھو صاحب نے اس کتاب کے جو پول کھولے ہیں ان پر پردہ ڈالا جاسکے لیکن یقیناً جائیے ان دونوں صاحبین کی یہ ساری کاوش محض تنکوں کے سہارے بچ بیکراں عبور کرنے کے مترادف ہے۔

کتاب ”صلوة الرسول“ جسکا مقصد ”غیر مقلدین“ کی نماز کو سنت کے مطابق اور احناف کی نماز کو سنت کے مخالف ثابت کرنا تھا کے مصنف کے ضعیف روایات نقل کرنے پر پردہ ڈالتے ہوئے زبیر علی صاحب عجیب انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حکیم صاحب رحمہ اللہ معذور ہیں انہوں نے حسب استطاعت ان احادیث کو باحوالہ نقل کیا ہے۔ تخریج احادیث اور تحقیق نصوص کا اُن کے دور میں عام رواج نہیں تھا۔ اب الحمد للہ کتب احادیث کی کثرت اور نایاب کتابوں کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے تحقیق کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔

فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا لے آنا صرف حکیم محمد صادق رحمہ اللہ پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ دیوبندیوں و بریلویوں کے مستند علماء اور حنفی فقہاء نے اپنی تصانیف کو ضعیف بلکہ موضوع روایات سے بھر رکھا ہے۔ مثلاً شیخ زکریا سہارنپوری صاحب کی کتاب ”فضائل اعمال“ وغیرہ ۱۔

علمائے دیوبند پر الزام لگاتے ہوئے زبیر علی زئی کو شرم آنے چاہئے جب اپنے پرہیزی ہے تو علمائے دیوبند یاد آتے ہیں۔

جرأت اور اظہار حق کا تو تقاضا تھا کہ زبیر علی زئی صاحب برملا اعلان کرتے کہ مصنف ”صلوة الرسول“ نے ضعیف احادیث کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے اور ضعیف غیر ثابت

۱۔ ”تسہیل الوصول الی تخریج صلوٰۃ الرسول“ ص ۱۹ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، لاہور

شدہ روایات کو ”صلوة الرسول“ کا نام دیکر نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے اس لیے اس کتاب کو نہ پڑھا جائے اور ہم اپنے غیر مقلدین کو چھوڑ کر نیا مذہب مرتب کرتے ہیں۔ جو ان کے روزانہ کے پروگرام میں شامل ہے، مگر علمائے دیوبند کی دشمنی نے زیر علی زئی کو اندھا کر دیا اس کے بجائے ضعیف احادیث کی کتاب ”صلوة الرسول“ کے متعلق لکھتے ہیں:

انہوں نے تین درجن (۳۶) سے زائد کتابیں لکھیں جن کے بیسیوں ایڈیشن نعمانی کتب خانہ لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث بنایا۔ ہزار ہا لوگ ان کی تصانیف پڑھ کر کاروانِ عمل بالحدیث میں شامل ہو گئے۔ پاکستان، ہندوستان کے علاوہ سعودی عرب اور یورپ میں بھی ان کی کتابیں پڑھی گئیں اور پڑھی جا رہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں مولانا صادق سیالکوٹی کی کتابیں مسلک کے فروغ کے لئے نسخہِ کیمیا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کا یہ صدقہ جاریہ قیامت تک باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ)

آپ کی پیاری کتابوں سے عامۃ المسلمین کو بے حد فائدہ پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ ان کتابوں میں ایک شہرہ آفاق کتاب ”صلوة الرسول“ ﷺ ہے ۱۔

زیر علی زئی نے ”صلوة الرسول“ کی ضعیف احادیث کو محض جھوٹے بہانوں سے ”حسنِ لغیرہ“ قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ خود زیر علی صاحب تسلیم کر چکے ہیں کہ قول راجح میں حسنِ لغیرہ روایت ضعیف ہی ہوتی ہے ۲۔

۱۔ ”تخریج صلوٰۃ الرسول“ ص ۱۸۰، ۱۸۱، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور (۱۳۱۹ھ/۱۹۹۹ء) ۲۔ الحدیث (ص ۱۶، ۱۷)

جن لوگوں کے اپنے دلائل کا یہ حال ہے وہ فقہ حنفی کے مضبوط دلائل میں شکاف ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

بت کریں آرزو کبریائی کی
کیا شان ہے تیری کبریائی کی

لطیفہ: زیر علی زئی صاحب نے دیوبندیوں کی نماز سنت کے مخالف ثابت کرنے کے لئے جو دو تین مسائل ذکر کئے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ

”سورج کے انتہائی زرد ہو جانے کے بعد یہ عصر کی نماز پڑھتے ہیں“۔

حالانکہ یہ ان کا سراسر بہتان ہے کیونکہ علمائے دیوبند اور احناف کے نزدیک سورج کے انتہائی زرد ہو جانے کی صورت میں عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ان کی تمام مساجد میں عصر ہمیشہ مسنون وقت میں پڑھی جاتی ہے۔

اور پھر زیر علی زئی صاحب اپنے موقف کے ثبوت میں ”صحیح مسلم“ کی ایک حدیث پوری ذکر کرنے کی بجائے اپنا خود کشیدہ خلاصہ پیش کیا ہے کہ:

”ایک صحیح حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر (صحیح العقیدہ) امراء (حکمران) نمازیں

لیٹ کر کے پڑھیں تو اپنی نماز اول وقت میں پڑھ لینی چاہیے“۔ الخ ۲۔

علمائے دیوبند کی کرامت دیکھئے کہ زیر علی زئی صاحب نے حدیث کا یہ خلاصہ علمائے دیوبند کو غلط العقیدہ ثابت کرنے کے لئے لکھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ان ہی کے قلم سے علمائے دیوبند کو صحیح العقیدہ ہونا ثابت کر دیا۔ وہ اس طرح کہ علی زئی صاحب نے خود تو سین (بریکٹ) کے اندر صحیح العقیدہ لکھ دیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص لیٹ کر کے بھی نماز پڑھے تو پھر بھی وہ صحیح العقیدہ ہے۔

اب علمائے دیوبند کے اہل حق ہونے پر اس سے بڑی دلیل اور کیا چاہئے؟

﴿۱۴﴾ علمائے دیوبند پر قرآن وحدیث کی غلط تاویلات اور تحریفات کا الزام
 زیر علی زئی نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر علمائے دیوبند پر یہ الزام تراشی کی ہے کہ یہ
 لوگ قرآن وسنت کی غلط تاویلیں کرتے ہیں اور تحریفات کے مرتکب ہیں۔
 اس دعویٰ پر انہوں نے بزعیم خود دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ (۱) یہ حضرات آیت کریمہ:
 ”فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ سے مذاہب اربعہ میں سے ایک مذہب کی
 تقلید کا وجوب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس آیت کریمہ سے سلف صالحین میں سے کسی نے یہ
 استدلال نہیں کیا اور نہ سوال کرنا تقلید کہلاتا ہے۔ (۲) (شیخ الہند) مولانا محمود حسن دیوبندی
 صاحب نے تقلید کا وجوب ثابت کرنے کی کوشش میں قرآن کریم میں تحریف کردی ہے۔ موصوف
 مذکور اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ:

یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا: فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ
 وَالرَّسُولِ وَاللَّيْ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔ (ایضاح الادلہ ص ۹۷ طبع
 ۱۳۳۰ھ مطبع قاسمی مدرسہ دیوبند باہتمام حبیب الرحمن)

”والی اولی الامر منکم کے اضافے کے ساتھ یہ آیت
 پورے قرآن میں کہیں موجود نہیں ہے یہ اضافہ محمود الحسن دیوبندی نے تقلید شخصی
 کو واجب قرار دینے کے لئے گھڑا ہے۔“

زیر علی زئی کی ان دونوں دلیلوں کا جواب ملاحظہ کریں۔

علمائے دیوبند پر قرآن وحدیث میں غلط تاویل کرنے کے الزام کا جواب (۱) علی زئی کے اعتراض کی پہلی دلیل کا جواب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود ان کے اپنے قلم سے ذکر کیا جائے، چنانچہ خود علی زئی نے علامہ خطیب بغدادیؒ اور حافظ ابن عبدالبرؒ کے حوالے ذکر کیے ہیں جن میں ان ہردو ائمہ نے مذکورہ آیت سے عامی یعنی جواہتہاد پر قدرت نہیں رکھتا کے لئے تقلید کو جائز اور واجب قرار دیا ہے۔

ذیل میں ان دونوں ائمہ کی عبارات کا ترجمہ زیر علی زئی کے قلم سے ملاحظہ کریں، موصوف لکھتے ہیں:

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۳ھ) نے لکھا ہے کہ: تقلید جس کے لئے جائز ہے وہ ایسا عامی ہے جو شرعی احکام کے دلائل نہیں جانتا، اس کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی عالم کی تقلید کرے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر (علماء) سے پوچھ لو۔ (الفقیہ والمفتی ۶۸/۲)

حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

یہ سب (تقلید کی نفی) عوام کے علاوہ (یعنی علماء) کے لئے ہے۔ رہے عوام تو ان پر مسئلہ پیش آنے کی صورت میں ان کے علماء کی تقلید ضروری ہے۔ کیونکہ انہیں دلیل معلوم نہیں ہوتی اور عدم علم کی وجہ سے وہ اس کے فہم تک نہیں پہنچ سکتے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ۱۱۴/۲، الرد علی من اخلد الی الارض ص ۱۲۳ ۱)

پھر حافظ ابن عبدالبرؒ نے اس کی دلیل میں مذکورہ آیت کو ذکر کیا ہے ۲۔

علی زئی نے اگرچہ مذکورہ بالا بیانات کی وجہ سے علامہ خطیبؒ اور حافظ ابن عبدالبرؒ پر تنقید کی ہے، لیکن ان جہاں علم کے مقابلے میں زیر علی زئی جیسے اناڑی کی تردید کیا وقعت رکھتی ہے؟

نیز مفسر قرآن علامہ آلوسیؒ (جن کو مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد نے بڑے پائے کے مفسر قرار دیا ہے) نے بھی اس آیت سے مسئلہ تقلید کا وجوب ثابت کیا ہے، اور اس کی تائید میں امام سیوطیؒ کا حوالہ بھی ذکر کیا ہے ۲۔ اب یہ تمام اہل علم اس آیت سے تقلید (جو تقلید شخصی اور تقلید مطلق دونوں کو شامل ہے) کا وجوب وجوہ ثابت کر رہے ہیں، اور سوال کرنے کو تقلید سے تعبیر کر رہے ہیں۔ لیکن زیر علی زئی ان سب حوالوں سے دانستہ چشم پوشی کر کے علمائے دیوبند پر یہ جھوٹا اور من گھڑت الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے اس آیت سے تقلید شخصی ثابت کر کے قرآن میں معنوی تحریف کر دی ہے، اور علمائے دیوبند سے پہلے کسی نے اس سے تقلید کا مسئلہ کشید نہیں کیا۔

ع ناطقہ سر بگربیاں ہے اس کیا لکھے

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ پر آیت قرآنی میں تحریف کرنے کے الزام کا جواب (۲) علی زئی وغیرہ غیر مقلدین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ پر جو تحریف کا الزام لگاتے ہیں اس کا جواب دیتے ہوئے محقق اہل سنت حضرت علامہ حبیب اللہ ڈیروی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت شیخ الہند نے غیر مقلدین کے خلاف بہترین عظیم ضخیم لا جواب کتاب

”ایضاح الادلہ“ لکھ کر غیر مقلدین کو دم بخود کر دیا۔ اب غیر مقلدین

حضرات نے ایک آیت جو کتاب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف

کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی

کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں۔ نواب صدیق حسن خان کی

کتاب ”الروضة السندیہ“ مثلاً ص ۱۳۵، ۱۳۵، ۱۵۵، ۱۵۶، ۲۳۲، ۳۰۸۔

مطبع علوی ہند، ”نزل الابرار“ مثلاً ص ۳۳، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۳، ۲۲۵، ۲۵۱۔

وغیرہا کتابیں دیکھ لیں۔

مولانا ارشاد الحق اثری کی کتاب توضیح الکلام ملاحظہ کریں۔ اس میں کئی آیات قرآنیہ غلط لکھی ہوئی موجود ہیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان هو الاذکری للذاکریں۔ ”توضیح الکلام“ (ص ۲۰۱، ۲۰۲)

حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ آیت قرآنی موجود نہیں۔ ہم غیر مقلدین حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں تاکہ اثری صاحب پر قرآن مجید کی آیت نئی گھڑنے کا الزام رفع کیا جاسکے۔

مولانا حافظ محمد گوندلوی غیر مقلد مولانا اثری صاحب کے استاذ صاحب لکھتے ہیں: اس میں کیا شبہ ہے کہ کاتب معصوم نہیں ہوتے غلطیاں کرتے ہیں حدیث کی کتابیں تو کیا قرآن مجید کے لکھنے میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ ”خیر الکلام“ (ص ۳۴۳)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ”ایضاح الادلہ“ میں صحیح بھی لکھی ہے: قاضی کا حکم آیت ”اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“ نائب خداوندی ظاہر اور حقیقت شناسان معانی کے نزدیک ارشاد واجب الانقیاد۔

تو اس مقام پر صحیح کیوں لکھی ہے۔ اگر تحریف کا ارادہ ہوتا تو یہاں بھی تحریف کرتے۔ اللہ تعالیٰ ظالم و بد معاش غیر مقلدین کو معاف نہیں کرے گا۔

دراصل غیر مقلدین کا حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ و دیگر اکابرین دیوبند کے خلاف تحریف کے الزامات لگانا ”چور بچائے شور چور چور“ کا مصداق ہے۔ کیونکہ خود یہ لوگ انگریز کے زمانہ سے اسی کے اشارہ سے قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور عبارات اکابر میں تحریفات کرتے چلے آ رہے ہیں۔

علامہ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے اپنی کتاب ”تنبیہ الغافلین علی تحریف

الغالبین“ میں ان کی تحریفات کی خوب نقاب کشائی کی ہے۔ یہ کتاب قابل دید و لائق مطالعہ ہے۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

قارئین: حافظ زبیر علی زئی نے علمائے دیوبند (کثرہم اللہ سوادہم) کو بدعتی ثابت کرنے کے لئے جو الزامات لگائے ہیں ان کی حقیقت آپ نے ملاحظہ کر لی، اور آپ پر یہ حقیقت بھی اچھی طرح واضح ہو گئی کہ جن الزامات کی وجہ سے علی زئی صاحب نے علمائے دیوبند کو بدعتی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے وہ خود ان کے اپنے مسئلہ اکابرین میں مع المزید پائے جاتے ہیں۔ لہذا اگر ان کے زعم میں علمائے دیوبند بدعتی ہیں تو پھر زبیر علی زئی اصول کی روشنی میں ان کے اپنے اکابر سب سے بڑے بدعتی ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلک اہل السنۃ والجماعت پر قائم رکھے اور تمام اہل فتن کے شرور سے ہماری حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم۔ وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه واتباعه اجمعين۔
برحمتک یا ارحم الراحمين۔

ال حدیث زیر علی زئی کے پیچھے نماز کا حکم

الحمد للہ گزشتہ صفحات میں تفصیل سے وضاحت کر دی گئی کہ ال حدیث زیر علی زئی غیر مقلد نے طائفہ منصورہ اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کا جو فتویٰ لگایا ہے وہ الزام محض ہے اور علمائے دیوبند کے ذمہ جو عقائد لگائے یا علمائے دیوبند کے قرآن و سنت پر مبنی جن عقائد کو غلط قرار دیا وہ زیر علی زئی کا افتراء ہے۔ اب ذرا زیر علی زئی کے پیچھے نماز کا حکم خود اس موصوف کے استاذ عالی شان کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔

زیر علی زئی نے بذغم خود اپنے اساتذہ میں سید بدیع الدین شاہ مرحوم (م ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء) پیر جھنڈا (سندھ) کا نام بھی لکھا ہے۔

زیر علی زئی سید بدیع الدین راشدی مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں:

شاہ صاحب کی تعریف و توثیق پر تمام علمائے حق کا اتفاق ہے اور آپ فی الحقیقت ثقہ، امام، متقن تھے، مولانا محب اللہ شاہ راشدی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: ”ثقہ“ مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز سرگودھوی نے فرمایا: ”عالم محقق“ میں نے مدینہ میں محمد بن ہادی المدخلی سے ان کے گھر میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ما سمع عنہ الا خیر“ ہم ان کے بارے میں خیر ہی سنتے ہیں۔ صالح بن نافع الحارثی المدنی نے کہا: ”صاحب سنہ من اہل الحدیث ونفع اللہ بہ“ آپ اہل حدیث میں سے صاحب سنت تھے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا ہے۔ (الو السبیل فی میزان الجرح والتعديل ص ۲۶-۲)

ابو جہیر محمد اسلم سندھی سید بدیع الدین شاہ راشدی مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں۔

”شاہ صاحب ایک ثقہ امام، علم و فقہ کے بحر، تقویٰ و ورع کے پیکر ایک عظیم محدث اور عصر حاضر میں محدثین کرام کے صحیح جانشین، بے باک حق گو، کردار و گفتار میں یکساں، اتباع السنۃ اور عقیدۃ السلف کے لیے غیور، ایک عظیم استاذ، مصلح اور داعی تھے۔“

یہی سندھی موصوف لکھتے ہیں:

”شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ الراشدی السندی رحمہ اللہ عصر قریب میں بلاشبہ سلفیت اور توحید و سنت کے بہت بڑے امام اور داعی تھے۔“

سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی تصانیف میں ایک کتاب ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے“ بھی ہے۔

سید بدیع الدین شاہ راشدی نے اس رسالہ میں احناف اور خاص کر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے یہ لکھا کہ ان کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔ زیر علی زئی غیر مقلد کا رسالہ ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ بھی اپنے استاذ کے اس رسالہ کا چر بہ ہے۔ جس طرح ہر باطل علمائے دیوبند کو اپنا مقابل سمجھتا ہے اسی طرح غیر مقلدین کا یہ ٹولہ بھی اپنے لیے سب سے زیادہ خطرہ علمائے دیوبند کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ انہیں تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ مگر پنجابی ضرب المثل ہے ”رب رے تے مت گھسے“ (جب رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں تو عقل جاتی رہتی ہے)۔ ان کی بھی یہی حالت ہے زیر علی زئی نے بھی اپنے مزعومہ استاذ کے رسالہ کا چر بہ اتارتے وقت یہ خیال نہ کیا کہ استاذ نے جو تیر علمائے دیوبند پر چلایا ہے، علمائے دیوبند کو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھنا ہی تھا خود شاگرد اس کا شکار ہو گیا۔

سید بدیع الدین شاہ راشدی نے اپنے رسالہ ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے“ میں احناف کی اقتداء

میں نماز نہ ہونے کی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ احناف نماز نہ پڑھنے والے کو کافر نہیں کہتے سید صاحب لکھتے ہیں:

”اور اسی عقیدہ کی بنا پر وہ (احناف) ترک الصلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے۔“
 ”ان عبارات سے روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ اور آئمہ حدیث رحمہم اللہ ترک الصلوٰۃ کو کافر کہنے پر متفق ہیں۔“ ۲۔

زبیر علی زئی اپنے مزمومہ استاذ کے برعکس تارک الصلوٰۃ کو کافر نہیں کہتا ملاحظہ ہو:

”اس سلسلے میں ایک بڑا مسئلہ ترک صلوٰۃ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک تارک الصلوٰۃ کافر ہے اور بعض اسے فاسق فاجر کہتے ہیں۔ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے ”کتاب الصلوٰۃ“ میں فریقین کے دلائل جمع کر دیئے ہیں محدث البانی رحمہ اللہ اور بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ: تارک الصلوٰۃ کافر نہیں۔ ۳۔

زبیر علی زئی کے معتمد فضل اکبر کاشمیری نے احادیث میں جن امور پر وعید کفر ہے اور وہاں وعید کفر کی تاویل کرتے ہوئے فتویٰ کفر نہیں لگایا جاتا ان امور میں ترک صلوٰۃ کو بھی شمار کیا ہے۔ ۴۔

اور ان امور پر تکفیر کو خطرناک قرار دیتے ہوئے اسے پرانی بیماری، یہودیت کی سازش، قوم یہودی کی باقیات، روائض، خوارج اور تنگ نظری کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے ۵۔ لکھا ہے:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گو بعض اعمال پر کفر کا اطلاق فرمایا ہے مگر اہل علم نے ان اعمال کے مرتکب پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ ۶۔

زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ:

۱۔ ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے ص ۳۲۔“ ۲۔ ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے ص ۳۶۔“

۳۔ ”الحدیث“ ۹/۳۳۔ ۴۔ ”الحدیث“ ۱۹/۳۳۔ ”ایضاً“ ۲۲/۳۳۔ ۵۔ ”ایضاً“ ۲۱/۳۳۔ ۶۔ ”ایضاً“ ۲۱/۳۳۔

”ماہنامہ الحدیث“ میں ہر تحریر سے ادارے کا متفق ہونا ضروری ہے اور اختلاف کی صورت میں صراحتاً یا اشارۃً وضاحت کر دی جاتی ہے۔

زبیر علی زئی نے سید بدیع الدین شاہ راشدی کے تذکرہ میں ان سے تارک الصلوٰۃ کو کافر قرار دینے پر کسی اختلاف کا کوئی ذکر نہیں کیا، جب کہ سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب کے دوسرے بھائی اور مرمومہ استاذ سید محبت اللہ راشدی کے تذکرہ میں زبیر علی زئی نے ان سے اپنے اختلاف، کبھی ان کی تقلید اور کبھی، اپنے رجوع سب کو لکھا ہے۔

یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ سید بدیع الدین شاہ راشدی سے تارک الصلوٰۃ کو کافر نہ کہنے والے کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کے فتویٰ کے انتساب کو زبیر علی زئی تسلیم کرتے ہیں اور سید بدیع الدین شاہ راشدی کے فتویٰ کے مطابق زبیر علی زئی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۔ ناطقہ سرگرمیاں اسے کیا کہیے

اب زبیر علی زئی کے مذمومہ استاذ جسے انھوں نے ”ثقة“ امام ”متقن“ علم وفقہ کے بحر تقویٰ و ورع کے پیکر، عظیم محدث اور عصر حاضر میں محدثین کے صحیح جانشین۔

جیسے القابات سے نوازتے ہوئے تحقیق الرجال کے اپنے وضعی (گھڑنتو) اصول کے مطابق ثقہ (درست) ثابت کر لیا ہے ان کے فتویٰ کے مطابق ال حدیث زبیر علی زئی غیر مقلد کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اب زبیر علی زئی کے لیے دو ہی راستے ہیں۔

۱۔ اپنے استاذ عالی مقام کے فتویٰ کو تسلیم کرتے ہوئے گزشتہ تقریباً تیس سالوں کی اپنی نمازیں لوٹائیں اور فکر آخرت اگر ہے تو اس کا خیال کرتے ہوئے ایک اشتہار کے ذریعہ اپنے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کو لوٹانے کا اعلان شائع کریں۔

۲۔ اگر زبیر علی زئی کو اپنے استاذ علی مقام کا فتویٰ تسلیم نہیں تو ان کی ساری زندگی کی نمازوں کا کفارہ جو ان کے مذہب میں ہے اس کا انتظام کریں اور اس امام عالی مقام کے پیچھے جو لوگ اپنی نمازیں

برباد کر چکے ہیں انہیں بھی اپنے مذہب کے موافق کوئی راستہ دکھائیں۔

ہاں!

ایک تیسرا راستہ بھی ہے کہ ائمہ کرام رحمہم اللہ کی تقلید چھوڑنے سے اپنے اس انجام سے عبرت پکڑیں۔ ائمہ کرام رحمہم اللہ کی تقلید اختیار کرتے ہوئے سلف کے اتباع میں اپنی اور اپنے دوستوں کی آخرت سنواریں، اور اپنے رب تعالیٰ کی رضا حاصل کریں ورنہ آپ کی یہ حالت ہے کہ:

نہ خدا ہی ملانہ وصالِ ضم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

پرستانِ زبیر علی زئی کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ اہل حدیث زبیر علی زئی اور ان کے استاذ عالی مقام کے آپس میں ان متضاد فتوؤں کو دیکھتے ہوئے اس انجام سے عبرت حاصل کریں اور مقبولانِ بارگاہِ خداوندی سے عنادِ بغض اور ان کی دشمنی سے رب تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوتے ہوئے اپنی دنیا، آخرت برباد نہ کریں۔

ائمہ کرام رحمہم اللہ کی تقلید چھوڑنے، اسلاف کا اتباع ترک کرنے اور اولیاء اللہ کی بے ادبی کا انجام یہ ہے کہ استاذ و شاگرد دونوں نے اولیاء اہل السنۃ علمائے دیوبند کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے جو تیر چلایا اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے خدمت گاروں کو محفوظ رکھا اور ایک ہی جرم میں ملوث استاذ، شاگرد دونوں ایک دوسرے کے وار کا شکار ہو گئے۔

فَاَعْتَبِرُوا يَا اُولٰٓئِیَ الْاَبْصَارِ

زبیر علی زئی صاحب کی خدمت میں ایک مخلصانہ گزارش

الحمد للہ گذشتہ صفحات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ:

﴿۱﴾ اکابر اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے عقائد قرآن و سنت کی روشنی میں اسلاف اہل السنۃ ہی کے عقائد ہیں۔

﴿۲﴾ اس لئے علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول مقبول نمازوں میں سے ہے۔

﴿۳﴾ زبیر علی زئی نے جن حضرات کو اپنے اساتذہ میں شمار کیا ہے انہوں نے اور ان کے ممدوحین نے بھی ان مسائل میں جن پر زبیر علی زئی کو اعتراض ہے علمائے دیوبند کے نظریہ سے بھی پر زور الفاظ میں یہی اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے۔

﴿۴﴾ زبیر علی زئی کے اپنے مذموہ استاذ کے فتویٰ کے مطابق خود حافظ زبیر علی زئی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

اس لئے !

﴿۱﴾ زبیر علی زئی نے بدعتی ہونے کا جو فتویٰ علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ پر لگایا ہے اس سے پر زور فتویٰ اپنے اساتذہ اور ممدوحین غیر مقلدین اور خود اپنے آپ پر لگائے۔

﴿۲﴾ اپنی نمازیں لوٹاتے ہوئے اپنے مقتدیوں سے بھی نمازیں لوٹائے کہ جن نظریات پر وہ تنقید کرتا ہے خود ان نظریات کے حاملین کا مدح خواں ہے۔

﴿۳﴾ اپنے مذموہ استاذ کے فتویٰ کے مطابق اپنی گذشتہ تمام نمازیں لوٹائے اور اپنے پیچھے نمازیں پڑھنے والوں میں بھی اس کا اعلان کرے۔

﴿۴﴾ اپنے اسلاف پر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہوئے اپنے نئے مذہب کا اعلان کرے کہ ان کے ہاں نئی تحقیق پر صبح شام مذہب بدلنا قابل فخر سمجھا جاتا ہے۔ اور اپنے بے لگام غیر مقلدین کو یہ محقق کہتے ہیں جو اکابر سے اپنا راستہ جدا کرتے ہوئے تحقیق کے نام پر لوگوں کو اپنی تقلید کی دعوت دیتے ہیں۔

اور اگر

یہ نہ ہو سکے تو ان اکابر، اسلاف اور مخلص خادمان دین پر تنقید و تشنیع کے جو شرذبہ علی زئی نے چلائے ہیں رب تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے اعلان توبہ شائع کر کے دنیا و آخرت میں سرخ روئی حاصل کرے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْاِتْبَاعُ۔

رکعات تراویح ایک تحقیقی جائزہ

مؤلفہ

حضرت مولانا حافظ ظہور احمد الحسنی دامت برکاتہم

ایک جامع دستاویز جس میں قرآن و سنت، زمانہ خیر القرون اور اسلاف امت کے مضبوط دلائل اور ناقابل تردید حقائق سے بیس رکعات نماز تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

بیس رکعات کے علاوہ آٹھ رکعات وغیرہ پر پیش کیے جانے والے دلائل کا خود غیر مقلدین کے مسئلہ اکابر اور بنیادی مأخذات سے جواب دیا گیا ہے۔ نیز آیات، احادیث، آثار اور کتب اسماء الرجال کے مضبوط دلائل سے غیر مقلدین کے لیے مسکت جوابات اور قابل دید معلومات۔

ناشر: مدرسہ عربیہ خفییہ تعلیم الاسلام، زاہد آباد، حضرو، انک۔

فون: 0572-311400

مسنون نماز تراویح

مؤلفہ

حضرت مولانا حافظ ظہور احمد الحسنی دامت برکاتہم

بیس رکعات نماز تراویح کے مسنون ہونے اور نماز تہجد اور نماز تراویح کے الگ الگ دو

نمازیں ہونے پر ایک جامع مآخذ جس میں قرآن و سنت ائمہ اصحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ اسلاف رحمہم

اللہ تعالیٰ علیہم کے مضبوط دلائل سے غیر مقلدین کے اپنے مسلمات کی روشنی میں لا جواب

مباحث پیش کیے گئے ہیں۔

ناشر: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام، زاہد آباد، حضور، انٹک۔

فون: 0572-311400

چہل حدیث مسائل نماز

مؤلفہ

حضرت مولانا حافظ ظہور احمد الحسینی دامت برکاتہم

حضور نبی کریم حضرت سیدنا محمد ﷺ سے ثابت نماز کے چالیس مسائل پر منتخب چالیس احادیث مبارکہ عربی متن، اردو ترجمہ اور آسان مختصر تشریح کے ساتھ

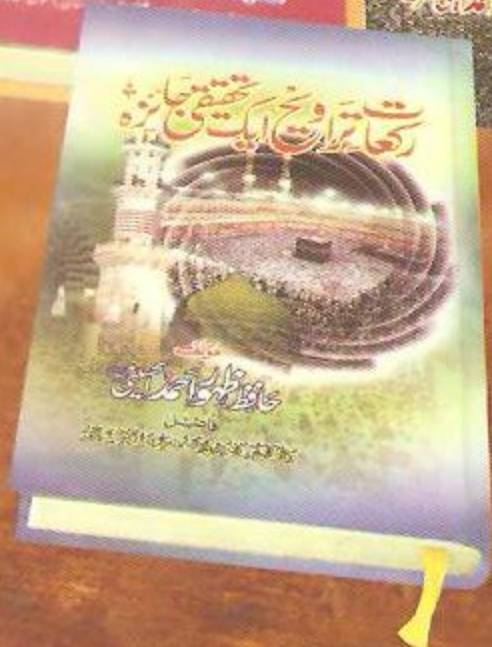
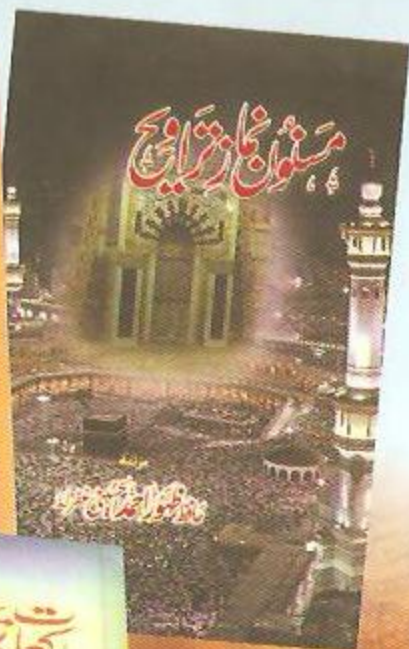


رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ احناف کے طریقہ نماز پر غیر مقلدین کے اعتراضات اور احادیث مبارکہ پر ان کے شکوک و شبہات کا خود ان کے اپنے اکابر اور مسلمہ مآخذات سے جواب۔



حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عظمت اور فقہ حنفی کے قرآن و سنت سے مأخوذ ہونے پر ایک جامعہ مقدمہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔
ناشر: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام، زاہد آباد، حضرو، انگ۔

فون: 0572-311400



مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام

محله زاهد آباد، حضرو، انک، پاکستان فون: 0572,311400